e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھنامہ
avadhnama

غالب انعام برائے 2026 کا اعلان

نئی دہلی۔غالب انسٹی ٹیوٹ ہر سال اردو ادب اور ڈرامے کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والے حضرات کی خدمت میں غالب انعام پیش کرتا ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ اور اڈ کمیٹی کی میٹنگ 16/نومبر 2026 کو ایوان غالب میں جسٹس آفتاب عالم کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اوارڈ کمیٹی کے صدر اور تمام ممبران نے باقی غور وخوض کے بعد ظفر الدین علی احمد خاں انعام برائے اردو تحقیق وتحقیق کے لیے پروفیسر نسیم احمد (بنارس)، غالب انعام برائے اردو نثر کے لیے پروفیسر احمد محفوظ (دہلی) اور ہم سب غالب انعام برائے اردو ڈرامہ کے جناب سلیم عارف کا انتخاب کیا۔ یہ انعام مبلغ 75000 (پچھتر ہزار) روپے مع تمغہ، اور سند پر مشتمل ہوگا۔ واضح ہو کہ یہ انعام جشن غالب تقریبات کے افتتاحی اجلاس مورخہ 18/دسمبر 2026 کو شام 5/بجے، ایوان غالب دہلی میں پیش کیے جائیں گے۔

یمنا ندی میں آلودگی پر سپریم کورٹ سخت

یمنا ندی میں مسلسل بڑھتی آلودگی پر سپریم کورٹ نے ناراضگی ظاہر کی ہے۔ عدالت نے ریاستوں اور مرکز کے ذمہ داران کو طلب کرنے کی وارننگ دی ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ یمنا کی صفائی پر خطیر رقم خرچ کرنے کے باوجود ندی میں آلودگی کم ہونے کے بجائے بڑھ گئی ہے۔ دریا کے کناروں کے آباد جھوں قصبوں اور دیہات کی بلدیہ کی ناکامی کو یمنا کی خراب حالت سے ظاہر ہوتی ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ یمنا میں غیر اپنی چھوڑے جانے والے 520 نالوں کی حالت بھی ندی کی خراب صورتحال کی عکاسی کرتی ہے۔ جسٹس منوج مشرا اور جسٹس منموہن کی بنچ نے مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کو ہدایت دی کہ وہ ہر ریاست، مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور اضلاع میں یمنا اور بڑے نالوں کے داخلی اور خارجی مقامات پر پانی کے معیار کی نگرانی کرے۔ ساتھ ہی عدالت نے وارننگ دی کہ اگر کسی ریاست مرکز کے زیر انتظام علاقے نے طے کردہ حدود سے گزرتے ہوئے پانی کا معیار خراب ہونا پتے متعلقہ انتظامیہ کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا اور اس پر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

ایس آئی آر کا حکم کس نے دیا؟ سپریم کورٹ میں 48 سوالات داخل

چیف الیکشن کمشنر اور دونوں الیکشن کمشنروں سے الگ الگ جواب طلب کرنے کا مطالبہ، سماعت آج

انتخابی کمیشن نے سپریم کورٹ کو بتایا، ووٹر لسٹ میں نام بحال کرانے کے لیے فارم چھ بھرنے والوں کے خلاف مقدمہ نہیں چلے گا

نئی دہلی (یو این آئی) انتخابی کمیشن نے واضح کیا ہے کہ ووٹر لسٹ کی خصوصی تفصیلی نظر ثانی (ایس آئی آر) کے دوران جن ووٹروں کے نام فہرست سے حذف کیے گئے ہیں، انہیں ووٹر لسٹ میں اپنا نام شامل کرانے کے لیے محض فارم چھ جمع کرانے پر عوامی نمائندگی ایکٹ 1950 کی دفعہ 31 کے تحت کسی مقدمے کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا، جاپے ان کے نام سابقہ فہرستوں میں درج رہے ہوں۔ یہ وضاحت راکیش کمار سنگھ کی جانب سے دائر ایک رٹ عرضی کے سلسلے میں الیکشن کمیشن کی طرف سے نائب الیکشن کمشنر ہیرا نند پرکاش نیترو نے 14/نومبر کو داخل کیے گئے حلف نامے کے ذریعے سپریم کورٹ کے سامنے پیش کی گئی۔ کمیشن نے کہا کہ یہ وضاحت تین نومبر کو جاری کی گئی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ جن ووٹروں کے نام سابقہ ووٹر لسٹوں میں درج تھے، لیکن مسودہ فہرست میں نہیں ہیں، انہیں فارم چھ جمع کرانے پر وقت غلط اعلان کرنے کے الزام میں قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ کمیشن نے کہا کہ ایسی صورت حال میں فارم چھ داخل کرنا ہدف خود غلط اعلان نہیں سمجھا جائے گا، بشرطیکہ درخواست کرنا پہلے سے کسی دوسرے پارلیمانی یا اسمبلی حلقے میں رجسٹرڈ نہ ہو اور اس کا اعلان قانون کے مطابق ہو۔



اس کے ساتھ ہی یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ انتخابی کمیشن کی جانب سے داخل مشترکہ حلف نامے کو چیف الیکشن کمشنر اور دونوں انتخابی کمشنروں نے کب اور کس طریقہ کار کے تحت منظوری دی تھی۔ درخواست میں مغربی بنگال میں عدالتی افسران کے فیصلوں کے خلاف بڑے پیمانے پر اپیلیں دائر کیے جانے کا معاملہ بھی اٹھایا گیا ہے۔ درخواست گزاروں نے انتخابی کمیشن کے ڈیجیٹل نظام اپ ڈیٹ اور ای سائی نیٹ کو مرکزی سطح پر برطرف کرنے کے فیصلے پر بھی وضاحت طلب کی ہے۔ ان کا سوال ہے کہ یہ فیصلہ کس نے کیا اور اس کے لیے کون سا تکنیکی طریقہ کار اختیار کیا گیا۔

موقع آئے جب چیف الیکشن کمشنر کی رائے سے دونوں انتخابی کمشنر متفق نہیں تھے۔ اس کے علاوہ یہ بھی جاننا چاہا گیا ہے کہ ملک بھر میں بیک وقت ایس آئی آر کرانے کا حتمی فیصلہ کس نے کیا تھا اور نئے ووٹروں کے اندراج کے لیے فارم 6 کے فارمیٹ اور قواعد میں تبدیلی کس کے حکم پر کی گئی۔ درخواست گزاروں نے انتخابی کمیشن کے ڈیجیٹل نظام اپ ڈیٹ اور ای سائی نیٹ کو مرکزی سطح پر برطرف کرنے کے فیصلے پر بھی وضاحت طلب کی ہے۔ ان کا سوال ہے کہ یہ فیصلہ کس نے کیا اور اس کے لیے کون سا تکنیکی طریقہ کار اختیار کیا گیا۔

قانونی بنیاد کے طور پر درخواست گزاروں نے آئین کے آرٹیکل 32 اور سپریم کورٹ کے قواعد کا حوالہ دیا ہے۔ انہوں نے جسٹس کے ایس پٹاسوامی مقدمے کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ تکنیکی اور طریقہ کار سے متعلق حقائق واضح کرنے کے لیے متعلقہ حکام سے براہ راست سوالات کے جاسکتے ہیں۔ درخواست میں عدالت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ متعلقہ عہدیداروں کو 48 سوالات کے جوابات حلف نامے کی بنیاد پر حلف نامے کے ذریعے داخل کرنے کی ہدایت دی جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کسی دستاویز کو خفیہ قرار دے کر فراہم کرنے سے انکار کیا جاتا ہے تو اس کی قانونی بنیاد بھی واضح کی جائے۔

درست اعداد وشمار سے ہی موثر ترقیاتی منصوبہ بندی ممکن

سی ایم یوگی نے مردم شماری 2027 کا آغاز کیا، یوپی کے 75 اضلاع میں گھر گھر پہنچیں گے اہلکار

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ نے کہا کہ مردم شماری 2027 اتر پردیش کی بہتر جہت ترقی کی سمت طے کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ مردم شماری سے حاصل ہونے والے درست اور مستند اعداد وشمار کی بنیاد پر حکومت مستقبل کی اسکیموں کے لیے ٹھوس ایکشن پلان تیار کر سکے گی۔ اس سے انتظامیہ کو اسکیموں کو زمینی سطح پر موثر طریقے سے نافذ کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب تک ریاست کی بیشتر ترقیاتی اسکیمیں 2011 کی مردم شماری کے اعداد وشمار پر مبنی رہی ہیں۔ ایسے میں نئی مردم شماری کے ذریعے معاشرے کے ہر طبقے کی حقیقی، سماجی، معاشی اور آبادیاتی (ڈیموگرافک) صورتحال کا پتہ لگانا ضروری ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ نے پیر کو لکھنؤ واقع لوک بھون میں مردم شماری 2027 کے تعبیر ایپ لانچ کا آغاز کیا۔ یوگی نے کہا کہ کسی کے پاس صحیح اعداد وشمار ہوں گے، وہ اتنے ہی موثر طریقے سے اپنی اسکیمیں بنا اور نافذ کر سکے گا۔ اتر پردیش ملک کا سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے۔ ہندوستان کا ہر چھٹا شخص یوپی میں رہتا ہے، جبکہ دنیا کا ہر 36 واں شخص اس ریاست میں رہتا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے مردم شماری میں کسی بھی شخص یا کمیونٹی کے چھوٹ جانے کو سنگین مسئلہ قرار دیتے ہوئے مشرقی اتر پردیش کے مسہر سماج کی مثال دی۔ انہوں نے کہا کہ مسہر سماج کے بہ سب سے پسماندہ طبقہ طویل عرصے تک بنیادی سہولیات سے محروم رہا۔ ان کے پاس پکے مکان تو دور، جھونپڑی والی زمین کا کاغذ تک نہیں تھا۔ کئی خاندانوں کے پاس راشن کارڈ اور دوسری سرکاری سہولیات تک نہیں تھیں۔ اگر پچھلی مردم شماری میں ان کی حقیقی صورتحال سامنے آ گئی ہوتی تو وہ پہلے ہی سرکاری اسکیموں کے حق میں ہوتے تھے۔

یوگی نے کہا کہ انہیں وزیر اعلیٰ بننے کے بعد اس کمیونٹی کے لیے الگ سے اسکیم بنانی پڑی اور پھر انہیں سرکاری اسکیموں سے جوڑا گیا۔ مردم شماری میں کسی مستحق شخص کا نام چھوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ طویل عرصے تک سرکاری اسکیموں کے فائدے سے محروم رہ سکتا ہے۔ اسی طرح کہیں تین اسکول ہونے اور کہیں کئی کلومیٹر تک اسکول نہ ہونے جیسی حالتیں بھی درست اعداد وشمار کے فقدان کا نتیجہ ہیں۔ مردم شماری سے اسکولوں، صحت مراکز، سڑکوں اور دیگر بنیادی سہولیات کی حقیقی ضرورت کا اندازہ لگایا جا سکے گا۔ انہوں نے بتایا کہ اتر پردیش میں 16 نومبر سے 30 نومبر تک خوشاری کی مہم چلائی جائے گی۔ اس کے تحت شہری سرکاری پورٹل پر خود اور اپنے خاندان کی معلومات درج کر سکیں گے۔ اس کے بعد دسمبر سے 4 جنوری تک گھر گھر جا کر آبادی کی گنتی کی جائے گی۔ مردم شماری کے دوسرے مرحلے میں ہر شخص سے مذہب، ذات، تعلیم، پیشہ، مادری زبان اور دیگر آبادیاتی پیمانوں سے جڑے 40 سوالات پوچھے جائیں گے۔

بلقیس بانو عصمت دری معاملہ

سپریم کورٹ نے دو مجرموں کی عمر قید کی سزا کی معطل، ضمانت بھی منظور



نئی دہلی (ایجنسی) سپریم کورٹ نے بلقیس بانو اجتماعی عصمت دری اور قتل معاملے میں سزا یافتہ دو مجرموں کی عمر قید کی سزا معطل کرتے ہوئے انہیں ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے واضح کیا ہے کہ دونوں کی سزا کے خلاف داخل اپیلوں پر سماعت جاری رہے گی اور ان کی رہائی سے ان کی سزا کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ ضمانت پانے والے دونوں مجرموں کی شناخت وپن چندر کمبالیال جوشی اور پردیپ دھن لال موڑیا کے طور پر ہوئی ہے۔ دونوں 17 سال سے زیادہ عرصے سے جیل میں بند ہیں۔ عدالت نے ان کی طویل قید اور دیگر حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضمانت دینے کا فیصلہ کیا۔ یہ حکم 28 اکتوبر کو جاری کیا گیا تھا۔ دونوں مجرموں کی جانب سے سپریم کورٹ میں پیش ہونے والے وکیل سدھارتھ لٹھرا نے عدالت کو بتایا کہ ان کے مؤکل 17 سال سے زائد عرصے سے جیل میں ہیں۔ انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ ان میں سے ایک کا نام ابتدائی ایف آئی آر میں شامل نہیں تھا اور واقعے کے وقت ریاست سے باہر تھا۔ دونوں کے خلاف الزامات زیادہ تر شاہد کے بیانات پر مبنی ہیں۔ عدالت نے ان کی رہائی کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ جرم انتہائی سنگین نوعیت کا تھا اور اس کے اثرات آج بھی متاثرین کی زندگی پر موجود ہیں۔ بنچ نے کہا کہ ایسے معاملات میں ضمانت دینے سے پہلے عدالت کو ہر پہلو پر غور کرنا ہوتا ہے۔ عدالت نے واضح کیا ہے کہ دونوں کی سزا کے خلاف داخل اپیلوں پر سماعت جاری رہے گی اور ان کی رہائی سے ان کی سزا کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ ضمانت پانے والے دونوں مجرموں کی شناخت وپن چندر کمبالیال جوشی اور پردیپ دھن لال موڑیا کے طور پر ہوئی ہے۔ دونوں 17 سال سے زیادہ عرصے سے جیل میں بند ہیں۔ عدالت نے ان کی طویل قید اور دیگر حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضمانت دینے کا فیصلہ کیا۔ یہ حکم 28 اکتوبر کو جاری کیا گیا تھا۔ دونوں مجرموں کی جانب سے سپریم کورٹ میں پیش ہونے والے وکیل سدھارتھ لٹھرا نے عدالت کو بتایا کہ ان کے مؤکل 17 سال سے زائد عرصے سے جیل میں ہیں۔ انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ ان میں سے ایک کا نام ابتدائی ایف آئی آر میں شامل نہیں تھا اور واقعے کے وقت ریاست سے باہر تھا۔ دونوں کے خلاف الزامات زیادہ تر شاہد کے بیانات پر مبنی ہیں۔ عدالت نے ان کی رہائی کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ جرم انتہائی سنگین نوعیت کا تھا اور اس کے اثرات آج بھی متاثرین کی زندگی پر موجود ہیں۔ بنچ نے کہا کہ ایسے معاملات میں ضمانت دینے سے پہلے عدالت کو ہر پہلو پر غور کرنا ہوتا ہے۔ عدالت نے واضح کیا ہے کہ دونوں کی سزا کے خلاف داخل اپیلوں پر سماعت جاری رہے گی اور ان کی رہائی سے ان کی سزا کا خاتمہ نہیں ہوگا۔

ریزرویشن والی سیٹوں کے ریزیشن کا اختیار حکومت کے پاس، سپریم کورٹ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ کا مہاراشٹر میں ایس سی۔ ایس ٹی ریزرویشنوں کے ریزیشن پر اہم حکم آیا ہے۔ اپنے حکم میں سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ کسی وڈھایا امیدوار کا کسی خاص انتخابی حلقہ کو ایس سی۔ ایس ٹی کے لیے ریزرو کرانے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ چیف جسٹس کی سربراہی والی 3 رکنی بنچ نے واضح کیا ہے کہ ریزرویشن کا ریزیشن کس طریقے سے اور کس مدت کے اندر ہوگا، یہ مکمل طور پر انتظامیہ یعنی حکومت کے صوابدید پر منحصر ہے۔ سپریم کورٹ نے مہاراشٹر کے ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی انتخابات میں ریزرویشن کے طریقہ کار اور ریزیشن کے ضابطوں سے متعلق 2025 کے رول 12 کو چیلنج کرنے والی عرضی خارج کر دی۔ عدالت نے کہا کہ 2025 کی ترمیم کے بعد ہونے والے آئندہ انتخابات کو ریزیشن کے لیے پہلا انتخاب نہیں مانا جائے گا۔

گرفتاری کے وقت اعظم خان کو وجوہات بتائی گئی تھیں یا نہیں؟

الہ آباد ہائی کورٹ نے ای ڈی سے حلف نامہ کیا طلب

پریاگ راج (ایجنسی) الہ آباد ہائی کورٹ نے سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اور اتر پردیش کے سابق کابینی وزیر محمد اعظم خان کی گرفتاری کے معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) سے حلف نامہ طلب کیا ہے۔ عدالت نے ای ڈی ومنگل تک یہ واضح کرنے کی ہدایت دی ہے کہ کیا اعظم خان کو 31 اکتوبر کو حتمی ارانڈنگ کے معاملے میں گرفتار کرتے وقت گرفتاری کی وجوہات بتائی گئی تھیں یا نہیں۔ معاملے کی اگلی سماعت منگل کو ہوگی، جس میں عدالت مناسب حکم صادر کر سکتی ہے۔ جسٹس راجیو گپتا اور جسٹس وپیدر سنگھ پنچولی پر مشتمل بنچ نے یہ ہدایت اعظم خان کی اس عرضی پر سماعت کے دوران دی، جس میں انہوں نے ای ڈی کی جانب سے اپنی گرفتاری کو چیلنج کیا ہے۔ سماعت کے دوران ای ڈی کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل ذیب حسین نے عدالت کو بتایا کہ گرفتاری کے وقت ایجنسی کے افسران نے تین سے چار مرتبہ اعظم خان کو گرفتاری کی وجوہات بتانے اور ان کی تحریری تصدیق حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ای ڈی کے مطابق گرفتاری کی وجوہات اور درخواست اور دیگر متعلقہ دستاویزات اعظم خان کو خصوصی عدالت میں پیش کیے جانے کے 12 سے 14 گھنٹوں کے اندر فراہم کر دی گئی تھیں۔ ایجنسی کا کہنا ہے کہ اعظم خان نے دستاویزات وصول کرنے کی تصدیق بھی انہوں (انڈر پروٹسٹ) ان پر دستخط بھی کیے۔ ان کے وکیل نے بھی دستاویزات کی وصولی ملنے کی تصدیق کی تھی۔ ای ڈی کے وکیل نے سپریم کورٹ کے رام کشور رازدان مقدمہ میں دیے گئے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ضابطہ فوجداری کی روک تھام سے متعلق قانون (پی ایم ایل اے) کی دفعہ 19 میں استعمال ہونے والی عبارت 'جتنی جلد ممکن ہو' کا مطلب یہ ہے کہ گرفتاری کی وجوہات 24 گھنٹے اندر فراہم کی جانی چاہئیں۔ ان کے مطابق ایجنسی نے آئین کے آرٹیکل 22(1) کے تقاضوں کی پابندی کی ہے۔

سونیا گاندھی کی یاد داشتوں پر مبنی کتاب کا اجرا

ہندوستانی معاشرے میں قبولیت حاصل کرنے کی جدوجہد بیان کی



راہل، پرینکا، کھڑگے، اکھلیش، کیپٹن امریندر سنگھ، سی جوزف وجے اور انڈیا اتحاد کے کئی رہنما تقریب میں شریک، سونیا بولیں، ہندوستانی معاشرے میں قبولیت حاصل کرنا ایک مشکل تجربہ تھا

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس پارلیمانی پارٹی کی چیئر پرسن سونیا گاندھی نے پیر کو نئی دہلی میں اپنی یادداشتوں پر مبنی کتاب 'بیلانگنگ' (Belonging) ایک ایسا لفظ ہے جو ان کی کتاب میں بار بار سامنے آتا ہے۔ یہ اس جدوجہد کی عکاسی کرتا ہے جو انہوں نے خود کو ہندوستانی معاشرے کا حصہ بنانے اور یہاں قبولیت حاصل کرنے کے لیے کی۔ انہوں نے کہا کہ جب آپ کسی معاشرے میں باہر سے آتے ہیں تو اکثر یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ دوسروں جیسے نہیں ہیں اور لگ مسلسل آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ ایسی صورت حال میں اگر آپ سے کوئی غلطی ہو جائے، کوئی غلط قدم استعمال ہو جائے یا کوئی کام درست طریقے سے نہ ہو تو آپ فوراً ہی کٹہرے میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کے مطابق، یہ سب کچھ قبول کیے جانے اور بالآخر اس معاشرے کا حصہ بننے کی کوشش کا ایک حصہ ہے۔ سونیا گاندھی نے کہا کہ ان کا خیال ہے کہ یہ تجربہ صرف ان کا نہیں ہے، جو آج سے ہندوستان آئی تھیں، بلکہ ہندوستان کی بہت سی خواتین بھی اسی طرح کے حالات سے گزرتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مختلف سماجی اور ثقافتی ماحول سے آنے کی وجہ سے ان کے لیے یہ تجربہ شاید کچھ زیادہ مشکل رہا ہو لیکن ہندوستانی خواتین کے لیے بھی اپنی جگہ بنانا اور معاشرے میں قبولیت حاصل کرنا اتنا ہی مشکل اور پیچیدہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بہت اہم ہے کہ ہم اس مسئلہ پر بات کریں۔ سونیا گاندھی نے واضح کیا کہ یہی احساس اور تجربات ان کی کتاب کے عنوان کے انتخاب کی بنیادی وجہ بنے۔ انہوں نے اپنی کتاب کا نام 'بیلانگنگ' اسے جرنی آف انڈیا لیے رکھا ہے کہ یہ اپنائیت، قبولیت اور کسی معاشرے سے تعلق کے احساس کی تلاش کی کہانی ہے۔ کتاب کی تقریب اجرا میں لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی اور کانگریس کی رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا بھی موجود تھیں۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، سینیٹ پارٹی کے متعدد سینئر رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ تقریب میں انڈیا اتحاد کے کئی رہنما بھی شریک ہوئے، جن میں ساج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، ترنمول کانگریس کے رہنما ابھیشیک بنرجی، بھارکھڑکے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین، جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اور نیشنل کانفرنس کے سربراہ فاروق عبداللہ شامل تھے۔ عمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے اور پی چدمبرم و پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ امریندر سنگھ نے بھی تقریب میں شرکت کی۔ بار بار کہنا انڈیا کے زیر اہتمام شائع ہونے والی یہ کتاب 10 نومبر کو منظر عام پر آئی تھی۔

این ڈی اے کے لئے دوتہائی اکثریت حاصل کرنا آسان نہیں!

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مرکز میں برسر اقتدار نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) اب حد بندی اور خواتین ریزرویشن سے متعلق زیر التوا بل منظور کرانے کے لیے اپنی پوری طاقت جھونکتا نظر آ رہا ہے۔ اطلاع کے مطابق آئندہ مرکزی اجلاس میں یہ بل پیش کیا جا سکتا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اس بل کو منظور کرانے کے لیے این ڈی اے کو لوک سبھا میں دو تہائی اکثریت کے ہدف حاصل کرنا ہوگا۔ راشٹریہ لوک دل کے سینئر لیڈر کے سی تیاگی کا کہنا ہے کہ "حد بندی بل اور خواتین سے متعلق بل، دونوں پیش کیے جانے کا امکان ہے۔ این ڈی اے پوری طاقت کے ساتھ انہیں منظور کرانے کی کوشش کرے گا۔ ہمیں امید ہے کہ یہ بل پاس ہو جائے گا۔ کانگریس سمیت اپوزیشن کے بارے میں انہوں نے کہا، "مجھے نہیں لگتا کہ حد بندی اور خواتین سے متعلق بل کی مخالفت کرے گا۔ کانگریس ہو یا دیگر، ہم اپنی ساتھ کمزور کریں گے۔" حاصل امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں ہی پارلیمنٹ کا سرمائی اجلاس شروع ہوگا۔ حالانکہ ابھی تک تاریخوں کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ بی جے پی ترجمان آر پی سنگھ نے کہا کہ دیکھیے تو خواتین ریزرویشن بل کو لانا ہی چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ خواتین کی بہبود میں اضافہ ہو۔ حد بندی اور خواتین کی نشستوں کی تعداد بڑھے۔ لیکن اپوزیشن قصداً رکاوٹیں پیدا کرتی ہے۔ آج کا یہ اہم ہے متعلق بل کو منظور کرانے کے لیے صرف اکثریت کافی نہیں ہے، بلکہ ایوان میں دو تہائی اکثریت حاصل کرنا ضروری ہے۔

یوپی اسمبلی انتخابات کی تیاری تیز

کانگریس اور سماج وادی پارٹی کے درمیان نشستوں کی تقسیم پر اجلاس آج

کانگریس 'انڈیا بلاک' کے ساتھ مل کر یوپی کی عوام کے سامنے ایک مضبوط متبادل پیش کرے گی: کھڑگے



نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس نے اتر پردیش میں آئندہ اسمبلی انتخابات کی حکمت عملی اور سماج وادی پارٹی کے ساتھ نشستوں کی تقسیم کے معاملے پر پیر کو یہاں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ منعقد کی۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری (تنظیم) کے سی وینوگوپال، اتر پردیش کے انچارج راجندر پال گوتم، ریاستی صدر اجے رائے، سابق صدر عمران مسعود اور کچھ دیگر رہنما شریک ہوئے۔ کھڑگے نے اس میٹنگ میں ہوئی بات چیت کی تفصیل تو نہیں بتائی، لیکن یہ ضرور کہا کہ اتر پردیش کا آئندہ اسمبلی انتخاب ملک کی سیاست کو کئی سمت عطا کرے گا۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ ریاستی عوام تبدیلی کی طرف دیکھ رہی ہے اور سماجی انصاف، یکساں مواقع و محروم طبقات کے حقوق کو مضبوط ہوتے دیکھنا چاہتی ہے۔ بیٹوں کی تقسیم سے متعلق سوال پر انھوں نے کہا کہ 'مجھے پورا یقین ہے کہ کانگریس پارٹی انڈیا بلاک کے ساتھ مل کر اتر پردیش کی عوام کے سامنے ایک مضبوط متبادل پیش کرے گی۔' میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ ریاست میں دسمبر کے پہلے ہفتے سے انتخابی مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کانگریس اور سماج وادی پارٹی کے درمیان نشستوں کی تقسیم کے سلسلے میں منگل کو یہاں میٹنگ ہونے کی تجویز ہے۔ میٹنگ میں دونوں جماعتوں کی جانب سے کون کون سے رہنما شرکت کریں گے، اس کا ابھی انکشاف نہیں کیا گیا ہے۔

پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے کی رہائش گاہ پر آج ہونے والی میٹنگ میں اتر پردیش میں آسمبلی انتخابات کی تیاریوں اور سماج وادی پارٹی کے ساتھ نشستوں کی تقسیم کے معاملے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ میں سنگھ کے، مسٹر راہل گاندھی، تحریر صدر پرینکا گاندھی واڈرا، صدر ملکارجن کھڑگے کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال، اتر پردیش کے انچارج راجندر پال گوتم، ریاستی صدر اجے رائے اور سینئر لیڈر عمران مسعود موجود تھے۔ میٹنگ میں ریاست کی موجودہ سیاسی صورتحال پر تفصیل سے بات چیت ہوئی۔ اس میٹنگ میں ریاست کے تمام بڑے لیڈروں کو مدعو کیا گیا تھا۔ میٹنگ میں ریاست کی موجودہ سیاسی صورتحال پر تفصیل سے بات چیت ہوئی۔ اس میٹنگ میں ریاست کے تمام بڑے لیڈروں کو مدعو کیا گیا تھا۔

بی جے پی ریزرویشن ختم کرنا چاہتی ہے: اکھلیش یادو

ذات پر مبنی مردم شماری سے ہی سماجی انصاف کی راہ کھلے گی، ایس پی سربراہ کا بی جے پی پر سخت حملہ



لکھنؤ: اتر پردیش میں 2027 کے اسمبلی انتخابات سے قبل سیاسی سرگرمیاں تیز ہونے لگی ہیں۔ اسی دوران سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سربراہ اور ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ وہ ریزرویشن ختم کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت ملک میں ذات پر مبنی مردم شماری کرائے، تاکہ سماجی انصاف کی راہ ہموار ہو اور آبادی کے تناسب سے تمام طبقات کو ان کے حقوق اور احترام مل سکے۔ اکھلیش یادو نے پیر کو صحافیوں سے بات چیت کے دوران کہا کہ ملک ذات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ان کے مطابق، ذات کی بنیاد پر مردم شماری ہونے سے سماجی انصاف کا راستہ کھلے گا اور مختلف طبقات کی آبادی کے صحیح اعداد وشمار سامنے آئیں گے۔

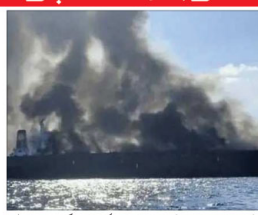
انہوں نے بی جے پی حکومت پر ریزرویشن کے نظام کو کمزور کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایسی جماعت ہے جس نے لیٹرل انٹری کے ذریعے ریزرویشن چھینا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سرکاری ملازمتوں میں بھی ریزرویشن کے حقوق متاثر کیے گئے ہیں۔ ساج وادی پارٹی کے سربراہ نے سرکاری اسکولوں کی بندش اور ملازمتوں کے اختیارات میں پرچہ لیک ہونے کے واقعات کو بھی حکومت کی ناکامی قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ 26 ہزار سے زیادہ اسکول بند کر دیے گئے ہیں، جبکہ نوجوانوں کو جو سرکاری ملازمتیں ملی تھیں، ان کے امتحانات کے پرچے لیک کر دیے گئے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ یہ حکومت سماجی انصاف کے اصولوں کے مطابق کام نہیں کرنا چاہتی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ایسی حکومت سے سماجی انصاف کی امید کیسے کی جا سکتی ہے۔ ان کے مطابق، حکومت کو ذات پر مبنی مردم شماری کے ذریعے مختلف سماجی طبقات کی آبادی کا تعین کرنا چاہیے اور اسی تناسب سے انہیں عزت، حقوق اور مواقع فراہم کرنے چاہئیں۔ سیاسی مبصرین کے نزدیک اکھلیش یادو کا یہ بیان اتر پردیش میں آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر اہمیت رکھتا ہے۔ سماج وادی پارٹی پہلے بھی ذات پر مبنی مردم شماری اور پسماندہ طبقات کو آبادی کے تناسب سے حقوق دینے کے مطالبات کو اپنے سیاسی ایجنڈے کا اہم حصہ بناتی رہی ہے۔ واضح رہے کہ اتر پردیش میں اگلے اسمبلی انتخابات 2027 میں ہونے ہیں۔ انتخابات سے قبل ریاست میں سیاسی جماعتوں نے ایک دوسرے پر حملے تیز کر دیے ہیں اور ریزرویشن، سماجی انصاف، روزگار اور ذات پر مبنی مردم شماری جیسے موضوعات ایک بار پھر سیاسی بحث کے مرکز میں آ گئے ہیں۔

آبنائے ہرمز میں تیل کا ایک اور ٹینکر بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا

ایرانی بحریہ کا دعویٰ، جہاز میں آگ بھڑک اٹھی

ایرانی حملوں کے درمیان امریکہ نے بحرین میں اپنے شہریوں کو چوکس رہنے کا مشورہ دیا

تہران، 16 نومبر (یو این آئی) ایرانی بحریہ نے اتوار کی دیر رات کہا کہ آبنائے ہرمز کے مشرقی میں تیل کا ایک ٹینکر سمندری بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا، جس کے نتیجے میں اس میں آگ لگ گئی۔ بحریہ کے مطابق، یہ واقعہ چند گھنٹے قبل پیش آیا اور متعلقہ جہاز سمندری پابندیوں کی خلاف ورزی کر رہا تھا۔ اس نے وارننگ دی کہ ایرانی مسلح افواج کے ساتھ ہم آہنگی کے بغیر اس اسٹریٹجک آبی گزرگاہ یا آس پاس کے متنوعہ علاقوں سے گزرنے کی کوشش کرنے والے جہاز بارودی سرنگوں کی زد میں آسکتے ہیں اور ان میں آگ لگ سکتی ہے۔ اس سے قبل اتوار کو ایران کے اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر سی سی) نے دعویٰ کیا تھا کہ آبنائے کے جنوبی حصے سے غیر مجاز راستے پر گزرنے کی کوشش کے دوران تیل کے دو ٹینکر بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر آگ کی لپیٹ



میں آگئے۔ آئی آر جی سی نے کہا کہ ان میں سے ایک ٹینکر جس میں 20 لاکھ بیرل سے زیادہ خام تیل لدا تھا، جنوبی خلیج میں ڈوب گیا۔ تاہم اس نے جہازوں کی شناخت یا ان کے عملے کے بارے میں کوئی معلومات نہیں دی۔ ایران نے 12 فروری کو امریکہ کی طرف سے دوبارہ حملے شروع کیے جانے کے بعد آبنائے ہرمز کو دوبارہ بند کرنے کا اعلان کیا تھا۔ ایران نے خبردار کیا ہے کہ اس کے طے شدہ راستوں کے علاوہ دیگر راستوں کا استعمال کرنے یا بغیر اجازت گزرنے والے جہازوں کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ آبنائے ہرمز عالمی سطح پر خام تیل اور مائع قدرتی گیس (ایل این جی) کی سپلائی کا ایک اہم سمندری رستہ ہے۔ یہاں جہازوں کی آمد و رفت میں غلل پڑنے سے عالمی توانائی کی سپلائی کے حوالے سے تشویش بڑھ گئی ہے۔

☆مغربی ایشیا میں بڑھتے ہوئے سکیورٹی خطرات اور ایرانی حملوں کے پیش نظر امریکہ نے بحرین میں مقیم اپنے شہریوں سے اضافی احتیاط برتنے کی اپیل کی ہے۔ بحرین میں واقع امریکی سفارت خانے نے اتوار کو جاری کردہ سکیورٹی ایڈوائزری میں کہا کہ شہری ممکنہ الرٹس، پروازوں کی منسوخی، فضائی حدود کی بندش اور سفر میں رکاوٹوں کے لیے تیار رہیں۔ سفارت خانے نے یمن کے حوثی گروپ سے مشلک افواج کی جانب سے مسلح حملوں کے خدشے اور امریکی سرکاری اہلکاروں، ٹھکانوں نیز کاروبار کو نشانہ بنائے جانے کے امکان کا بھی ذکر کیا۔ سفارت خانے نے کہا کہ شہریوں اور ویزا سے متعلق معمول کی خدمات جاری رہیں گی۔ ساتھ ہی مشرقِ وسطیٰ کا سفر کرنے والے امریکی شہریوں کو فضائی خدمات پر نظر رکھنے اور متبادل منصوبہ تیار رکھنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ اس سے قبل بحرین کی دفاعی فوج نے اتوار کو بتایا تھا کہ اس کے فضائی دفاعی نظام نے ایران کی جانب سے کیے گئے کئی فضائی حملوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ فوج نے کہا کہ اس کی تمام پوئنٹس انتہائی چوکس ہیں اور ملک کے دفاع کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ ایران نے اسلامک ریوولیوشنری گارڈ کور پس (آئی آر جی سی) نے اتوار کو دعویٰ کیا کہ اس نے امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی کے بیچ بحرین والے محاذوں پر اپنی طاقت بڑھائیں گے اور تعزیرا محاصرہ ختم کرنے کی کوششیں جاری رکھیں گے۔ حوثیوں نے اس سے برکس دعویٰ کرتے ہوئے کہا ہے کہ سرکاری افواج نے اپنے ٹھکانے اور رسد کے راستے کھو دیے ہیں اور وہ بڑی حد تک آکسیجن کی جانب پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ اس دوران، یمنی فوج نے یمن ڈاٹ ایکس کے تحت 906 فضائی، ڈرون، توپ خانے اور راکٹ حملوں کی اطلاع دی ہے۔ تاہم، اس نے یہ واضح نہیں کیا کہ یہ حملے کس مدت کے دوران کیے گئے۔ فوج نے دعویٰ کیا کہ 201 حوثی جنگجوؤں اور کمانڈروں کو ہلاک یا کارہ بنایا گیا اور 121 فوجی گاڑیوں اور آلات کو تباہ یا نقصان پہنچایا گیا۔ سرکاری افواج نے اکتوبر کے اوائل میں باب المندب اور ذباب

تعز کا محاصرہ توڑنے کے لیے یمنی فوج کی نئی صف بندی

باب المندب سے پسپائی پر حکومت اور حوثیوں کے متضاد دعوے

عدن، 16 نومبر (یو این آئی) یمن کی فوج حوثی باغیوں کا محاصرہ توڑنے کے لیے تعز میں فوجیوں کی دوبارہ تعیناتی کر رہی ہے۔ وہیں، حوثی باغیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ سرکاری افواج کو اسٹریٹجک آبنائے باب المندب کے آس پاس کے ٹھکانوں سے پیچھے ہٹنا پڑا ہے۔ یمنی فوج نے کہا کہ وہ خطرات کا مقابلہ کرنے اور شہریوں کے تحفظ کے لیے جنوبی اور جنوب مغربی محاذوں پر فوجیوں کی تعیناتی میں تبدیلی کر رہی ہے۔ اس نے بتایا کہ تعز، مآرب اور الجوف میں لڑائی جاری ہے۔ یہ بیان حکومت نواز افواج کی جانب سے بحیرہ احمر کے ساحل پر واقع باب المندب اور پڑوسی علاقے ذباب سے پیچھے ہٹنے کے اعلان کے بعد سامنے آیا ہے۔ وزیر اطلاعات سالم ابوبکر محمد ثابت العقیلی نے کہا کہ اس اقدام سے حکومت کے عارضی دارالحکومت عدن اور اس پاس کے صوبوں کو حوثیوں کی عسکری سرگرمیوں سے بچانے میں مدد ملے گی۔ اپنے پیچھے ہٹنے والے فوجیوں نے کہا ہے کہ وہ خطرے والے محاذوں پر اپنی طاقت بڑھائیں گے اور تعز کا محاصرہ ختم کرنے کی کوششیں جاری رکھیں گے۔ حوثیوں نے اس سے برکس دعویٰ کرتے ہوئے کہا ہے کہ سرکاری افواج نے اپنے ٹھکانے اور رسد کے راستے کھو دیے ہیں اور وہ بڑی حد تک آکسیجن کی جانب پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ اس دوران، یمنی فوج نے یمن ڈاٹ ایکس کے تحت 906 فضائی، ڈرون، توپ خانے اور راکٹ حملوں کی اطلاع دی ہے۔ تاہم، اس نے یہ واضح نہیں کیا کہ یہ حملے کس مدت کے دوران کیے گئے۔ فوج نے دعویٰ کیا کہ 201 حوثی جنگجوؤں اور کمانڈروں کو ہلاک یا کارہ بنایا گیا اور 121 فوجی گاڑیوں اور آلات کو تباہ یا نقصان پہنچایا گیا۔ سرکاری افواج نے اکتوبر کے اوائل میں باب المندب اور ذباب کے کچھ حصوں پر دوبارہ قبضہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس سے تقریباً ایک ماہ قبل حوثیوں نے اس علاقے پر قبضہ کیا تھا۔ آبنائے باب المندب بحیرہ احمر کو خلیج عدن سے جوڑتی ہے اور نہر سوئز سے آنے جانے والے بحری جہازوں کے لیے ایک اہم سمندری گزرگاہ ہے۔ یمن سے 2014 سے خانہ جنگی جاری ہے، جب ایران نواز حوثی باغیوں نے دارالحکومت صنعاء اور کئی صوبوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد 2015 میں سعودی عرب کی قیادت والے اتحاد نے بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ یمنی حکومت کی حمایت میں مداخلت کی تھی۔

یوکرین کا روس پر 1336 ڈرونز سے اب تک کا سب سے بڑا فضائی حملہ ناکام ماسکو کا دعویٰ

تمام ڈرونز مار گرائے گئے؛ تیل تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا گیا

ماسکو، ماسکو میں روسی وزارت دفاع کی طرف سے پیر 16 نومبر کے روز کہا گیا کہ یکم فضائی دفاعی نظام نے یوکرین کی طرف سے 1300 سے زائد مسلح ڈرونز کے ساتھ کیا جانے والا ایک بڑا فضائی حملہ ناکام بنا دیا۔ روسی وزارت دفاع کے ملے جلے بیان کے مطابق نیوز ایجنسیوں کی رپورٹوں کے مطابق تقریباً ۱۳۳۶ پانچ شمال قبل ماسکو کی طرف سے یوکرین میں فوجی مداخلت کے ساتھ شروع ہونے والی روسی یوکرینی جنگ میں کیے جانے والے سب سے بڑے ڈرونز حملے کے ساتھ ہی ہفتے کے دوران روس کے مختلف علاقوں، روس میں زیر تردد شامل کر لیے گئے یوکرینی جزیرہ نما کریمیا اور بحیرہ اسود اور بحیرہ آزوف میں کئی جنگی اہداف پر یوکرینی فوج کی طرف سے ایک ہزار سے زائد مسلح ڈرونز کے ساتھ حملے کیے جا چکے ہیں۔ اس سے بڑا فضائی حملہ تھا، جس میں 1,336 جنگی ڈرونز کو فضا میں ہی تباہ کر دیا گیا۔ روسی یوکرینی جنگ میں کیف کی طرف سے روسی اہداف پر جنگی ڈرونز کے ساتھ کیے جانے والے حملوں میں گزشتہ چند ماہ کے دوران بہت تیزی آ چکی ہے۔ دریں اثنا حالیہ ہفتوں کے دوران روس کے مختلف علاقوں، روس میں زیر تردد شامل کریمیا اور بحیرہ آزوف میں کئی جنگی اہداف پر یوکرینی فوج کی طرف سے ایک ہزار سے زائد مسلح ڈرونز کے ساتھ حملے کیے جا چکے ہیں۔ اس کے جواب میں روس کی طرف سے بھی یوکرین میں عسکری تنصیبات تک ساتھ ساتھ شہری علاقوں پر حملوں میں بھی تیزی لائی جا چکی ہے، جس کی وجہ سے وہاں عام شہریوں کے لیے معمول کی زندگی تقریباً ناممکن ہو گئی ہے۔ ماسکو اب یوکرین میں بجلی اور توانائی کی تنصیبات پر بھی بہت زیادہ حملے کر رہا ہے، تاکہ یوکرینی معیشت کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا جا سکے۔ روس کے علاقے روستوف کے گورنر یوری سلائیسار نے پیر کے روز بتایا کہ یوکرینی سرحد کے قریب واقع روسی شہر شراژ آوف میں، جہاں تیل کے دو بڑے روسی ڈپو واقع ہیں، یوکرینی ڈرون حملوں کے نتیجے میں کم از کم تین افراد زخمی ہو گئے۔ ادھر روسی وزارت دفاع کا کہنا ہے کہ یوکرین نے ماسکو کے میئر سیرگئی سوبیانن نے کہا کہ یوکرین کی طرف سے گزشتہ رات ماسکو کی طرف تقریباً ۶۰۰ جنگی ڈرونز لانچ کیے گئے، جن میں سے زیادہ تر ماسکو سے بہت دور لیکن پرواز کے دوران ہی تباہ کر دیے گئے۔ روس کا نیا رہنما نظام یورپ کے بڑے حصے کو ماسکو کی نظروں میں لا سکتا ہے۔



ٹرمپ پیر سے ایشیا کے دورے پر، تجارتی معاہدوں اور سفارتی ملاقاتوں پر توجہ

شی جن پنگ اور پوتن سے جوہری ہتھیاروں پر سہ فریقی مذاکرات متوقع

واشنگٹن، 16 نومبر (یو این آئی) امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ پیر کو ایشیا کے دورے پر روانہ ہوں گے، جہاں وہ تجارتی معاہدوں اور اہم سفارتی ملاقاتوں کے ذریعے اپنی بین الاقوامی ساکھ واپس لانے کی کوشش کریں گے۔ اس دورے میں وہ روس کے صدر ولادیمیر پوتن اور چین کے صدر شی جن پنگ کے ساتھ سفر قریبی جوہری مذاکرات میں بھی شامل ہوں گے۔ یہ دورہ صدر ٹرمپ کے لیے سیاسی طور پر ایک چیلنجنگ وقت پر ہو رہا ہے۔ وسط مدتی انتخابات میں صدر ٹرمپ کی ریپبلکن پارٹی کی شکست کے علاوہ فضائی سفر میں آنے والی حالیہ رکاوٹ اور قومی مسائل پر ترجیح انتظامیہ کی ناکامی اہم مدعے ہوئے ہیں۔ صدر ٹرمپ آسیان سربراہ اجلاس میں حصہ لینے کے لیے فلپائن کے دارالحکومت منیلا جائیں گے، جس کے بعد وہ چین کے تیکنالوجی مرکز شینزین کا رخ کریں گے۔ اس دورے پر صدر ٹرمپ کے پاس یہ ثابت کرنے کا موقع ہوگا کہ ملک کے اندر کی سیاسی مشکلات کے عالمی سطح پر امریکہ کی نمائندگی کرنے کی ان کی صلاحیت پر اثر نہیں ڈالا ہے۔ امریکی ٹیکنالوجی کمپنی اور اہم سی ای او کے ساتھ ساتھ ایپل کے سی ای او ٹم کک بھی صدر ٹرمپ کے ہمراہ ہوں گے۔ یہاں وہ تجارتی معاہدوں کو آگے بڑھانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ یہ دورہ ایسے وقت تناؤ بھی صدر ٹرمپ کے دورے کو متاثر کر سکتا ہے۔ یہاں وہ تجارتی معاہدوں کو آگے بڑھانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ یہ دورہ ایسے وقت ہو رہا ہے جب امریکہ مغربی ایشیا اور یورپ میں خارجہ پالیسی کی دیگر ترجیحات کے درمیان توازن برقرار رکھنے کے بوجھ بردار بنا ہوا ہے۔ اس دورے کا آغاز جنوبی کوریا کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) جینسن ہوانگ سے ہوگا اور چینی حکومت کی ایک میڈیا ایجنٹ سے جڑے الزامات کے بیچ یہ معاملہ زیر بحث آیا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے اس تنازع اور چین کے ساتھ صدر کی بات چیت پر اس کے ممکنہ اثرات کو کم کرکے دکھانے کی کوشش کی ہے۔ مسٹر ٹرمپ کے دورہ ایشیا میں ملیشیا میں جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم (آسیان) سمٹ اور شینزین میں ایشیا پیسفک اکنامک کوآپریشن (ایپک) کی میٹنگ میں حصہ لینا شامل ہے۔ امید ہے کہ وہ ان ملاقاتوں کا استعمال نئے تجارتی معاہدے کرنے، اقتصادی شراکت داریوں کو مضبوط کرنے اور اس خطے میں امریکہ کی اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مستحکم کرنے کے لیے کریں گے، جس کی اہمیت عالمی مسابقت تیز ہونے کے ساتھ بڑھی ہے۔ وائٹ ہاؤس کے حکام نے کہا ہے کہ انتظامیہ ایشیا میں امریکہ کے اقتصادی تعلقات کو وسعت دینے کی کوششوں کے تحت قابل لیڈز کے ساتھ معاہدے سمیت نئے تجارتی معاہدوں کو آگے بڑھانے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ یہ دورہ ایسے وقت منصوبے کا اشارہ دیا ہے۔ سفارتی بات چیت کے توازن برقرار رکھنے پر بھی توجہ مرکوز رہے گی۔ ٹرمپ نے چین کو جدید پہلی کنٹرکٹر تیکنالوجی کی برآمدات پر ممکنہ پابندیوں کے حوالے سے دونوں رہنماؤں کے درمیان بات چیت کے امکان کو بھی کم کرکے پیش کیا ہے۔ امریکہ کے ایک سینئر عہدیدار نے انتظامیہ کے اندرونی غور وخوض کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ممکنہ طور پر فی الحال ہم اس بارے میں چین کو مطلع نہیں کریں گے۔ تیکنالوجی سے جڑا یہ تنازع قومی سلامتی سے متعلق خدشات اور تجارتی تعلقات کو آگے بڑھانے کے درمیان توازن قائم کرنے کے چیلنج کو اجاگر کرتا ہے۔





شیخ حسینہ کے مقدمے کی دوبارہ سماعت کا کوئی قانونی جواز نہیں: چیف پراسیکیوٹر

ہندوستان کی جانب سے منصفانہ سماعت کی یقین دہانی کے مطالبے پر بنگلہ دیش کا ردعمل

ڈھاکہ، 15 نومبر (یو این آئی) بنگلہ دیش کے بین الاقوامی جرائم ٹریبونل (آئی سی ٹی) کے چیف پراسیکیوٹر محمد امین الاسلام نے معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ کے دوبارہ مقدمے کا امکان مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی معاملے کی سماعت مکمل ہونے کے بعد اسی جرم کے لیے دوبارہ مقدمہ چلانے کی کوئی قانونی گنجائش نہیں ہے۔ مسٹر امین الاسلام نے اتوار کو ایک پریس کانفرنس میں کہا ایک بار مقدمے کی سماعت مکمل ہو جانے کے بعد اسی معاملے میں دوسری بار ساعت کی کوئی قانونی گنجائش نہیں ہے۔ انہوں نے نئے سرے سے مقدمہ چلانے کی تجویز کو غیر معمولی قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ بی بی سی کے مطابق، ہندوستان کی وزارت خارجہ نے ایک افسر نے اشارہ دیا تھا کہ ہندوستانی حکومت شیخ حسینہ کو بنگلہ دیش کے حوالے کرنے سے پہلے اس بات کی یقین دہانی چاہتی ہے کہ انہیں دوبارہ منصفانہ ساعت کا موقع دیا جائے گا۔ ہندوستان چاہتا ہے کہ انہیں سزائے موت کے خلاف اپیل کرنے اور جولائی 2024 کی عوامی بغاوت کے دوران سنید جرائم سے متعلق مقدمات میں دوبارہ ساعت کا موقع ملے۔ اس پر مسٹر امین الاسلام



نے کہا کہ ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے قانونی نظام میں پہلے سے نئے سرے سے مقدمے کی سماعت کا انتظام موجود تھا، لیکن تینوں ممالک میں اسے ختم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے سوال کیا، جب کوئی ملک خود اس نظام پر عمل نہیں کرتا تو وہ دوسرے ملک کو نئے سرے سے مقدمہ چلانے کا مشورہ کیسے دے سکتا ہے؟ انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ ہندوستان نے شیخ حسینہ کو بنگلہ دیش واپس جا کر قانونی کارروائی کا سامنا کرنے یا مقررہ مدت کے اندر اپیل دائر کرنے کی ترغیب کیوں نہیں دی۔ وہ بنگلہ دیش چھوڑنے کے بعد سے ہندوستان میں مقیم ہیں۔ مسٹر امین الاسلام نے کہا کہ نہ تو حکومت اور نہ ہی چیف پراسیکیوٹر کو موجودہ قانون سے ہٹ کر شیخ حسینہ کو اپیل کا حق دینے کا اختیار حاصل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بین الاقوامی جرائم (ٹریبونل) ایکٹ، 1973 کو عوامی لیگ کی حکومت نے بنایا تھا اور 2010 میں ٹریبونل کی کارروائی کے قواعد بھی اسی حکومت نے تیار کیے تھے۔ 2024 تک ٹریبونل اسی قانون اور قواعد کے تحت کام کرتا رہا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ وقت میں این پی پی کی قیادت والی حکومت نے اپیل سے متعلق دفعات میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ مسٹر امین الاسلام نے کہا، اگر قانون میں اس کی گنجائش نہیں ہے تو یہ حکومت، ٹریبونل اور نہ ہی چیف پراسیکیوٹر کو اس کی اجازت دینے کا اختیار حاصل ہے۔ شیخ حسینہ کو جولائی 2024 کی عوامی بغاوت کے دوران مبینہ انسانیت مخالف جرائم سے متعلق ایک معاملے میں بنگلہ دیش کے بین الاقوامی جرائم ٹریبونل نے سزائے موت سنائی تھی۔ اس عوامی بغاوت کے بعد انہیں اقتدار سے ہٹنا پڑا تھا اور وہ ہندوستان چلی گئی تھیں۔

ریاض پر دو بیلسٹک میزائل اور مشرقی صوبے پر تین ڈرون حملے ناکام

سعودی فضائی دفاع کا دعویٰ * یمن میں جنوبی افواج کی نئی صف بندی

ریاض، 15 نومبر (یو این آئی) سعودی عرب کے فضائی دفاعی نظام نے اتوار کی صبح سویرے دارالحکومت ریاض کی طرف داغے گئے 2 بیلسٹک میزائلوں کو ناکام بنانے کے لیے بھیجے گئے 3 ڈرون بھی مار گرائے گئے ہیں۔ یہ حملے ایسے وقت میں ہوئے ہیں، جب حوثی باغی سعودی عرب کے ہوائی اڈوں، فوجی ٹھکانوں اور توانائی کی بنیادی ڈھانچے کو مسلسل نشانہ بنا رہے ہیں۔ حال ہی میں ریاض کے مالیاتی علاقے میں سرکاری تیل کمپنی سعودی آرامکو کی ایک انتظامی عمارت کو بھی حملے میں نقصان پہنچایا گیا۔ ملک کے مشرقی صوبے میں بھی گزشتہ چند ہفتوں کے دوران کئی حملے ہوئے ہیں، جہاں تیل اور گیس کے زیادہ تر ذخائر موجود ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، ستمبر سے سعودی عرب پر ہونے والے حملوں میں 26 افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جن میں سے 23 افراد ہوائی اڈوں کو نشانہ بنا کر کیے گئے حملوں میں مارے گئے ہیں۔ اس دوران یمن کی حوثی مسلح افواج نے اتوار کو بتایا کہ انہوں نے تعز کے مغرب میں واقع ذباب ہوائی اڈے اور باب المندب علاقے سے اپنے فوجیوں کو دوسری جگہ منتقل کر دیا ہے۔ فوج نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد عدن اور پڑوسی صوبوں کی سلامتی کو یقینی بنانا ہے۔ جنوبی افواج نے اپنے بیان میں کہا، اس دوبارہ تعیناتی کا مقصد عدن اور پڑوسی صوبوں کی حفاظت کرنا ہے۔ ہم حوثیوں کی بغاوت ختم کرنے اور ملک میں ریاستی نظام بحال ہونے تک ان کا مقابلہ جاری رکھیں گے۔ بیان کے مطابق، تعز کا حوثیوں کی جانب سے کیا گیا محاصرہ ختم کرنے کی کوششیں بھی جاری رہیں گی۔ یہ کارروائیاں سعودی قیادت والے اتحاد کی حمایت سے کی جا رہی ہیں۔ یمن کی مسلح افواج کے ترجمان نے جنوبی افواج کی حمایت کرتے ہوئے عدن کی حفاظت اور تعز کا محاصرہ ختم کرنے کو قومی اور اخلاقی ذمہ داری قرار دیا۔ یمنی فوج نے کہا کہ یہ مشلک افواج کی بربادی کو باب المندب کو آزاد کرانے میں مدد کے لیے اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے۔



روس کے سرگئی شوئیگو اعلیٰ قیادت سے بات چیت کے لیے بیلاروس ای پہنچے

ماسکو، 16 نومبر (یو این آئی) اسپیکٹر) روسی سلامتی کونسل کے سیکرٹری سرگئی شوئیگو، ایک روسی وفد کی قیادت کرتے ہوئے، پیر کو سرکاری دورے پر متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے دارالحکومت ابوظہبی پہنچے۔ آر آئی اے نووستی کے نمائندے نے یہ اطلاع دی۔ اس دورے کے دوران وہ ملک کی اعلیٰ سیاسی اور عسکری قیادت سے بات چیت کرنے والے ہیں۔ دورے میں یو اے ای کے سینئر حکام کے علاوہ سیکیورٹی اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے سربراہان سے ملاقاتیں بھی شامل ہیں۔ بات چیت میں دنگر امور کے ساتھ دوطرفہ تعاون، فوجی اور تکنیکی تعاون اور تجارتی و اقتصادی تعلقات بات چیت متوقع ہے۔ روسی وفد میں داخلہ اور خارجہ کی وزارتوں، وزارت انصاف، سینٹرل بینک، سینٹرل سروس فار ملٹری ٹیکنیکل کوآپریشن، روسکوسموس، روسائوم اور دفاعی صنعت کی کمپنیوں کے اعلیٰ حکام شامل ہیں۔



اسرائیل کی سلامتی کے لیے طویل مدتی قومی حکمت عملی اور اتحاد ضروری ہے: گادی آئزن کوٹ

تل ابیب، 15 نومبر (یو این آئی) اسرائیل کے سینئر رہنما اور سابق فوجی سربراہ گادی آئزن کوٹ نے ملک کی سلامتی اور مستقبل کے لیے ایک واضح اور طویل مدتی قومی سلامتی پالیسی ضروری ہے۔ وہ مشلک سوالات پوچھے، حالات کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینے اور ٹھوس حکمت عملی تیار کرنے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔ انہوں نے اعلان کیا ہمیں ان سے سبق سیکھنا چاہیے اور ہی حکومت کی تشکیل کے بعد میرا ارادہ قومی سلامتی حکمت عملی تیار کرنے کا ہے، جسے میں نے گزشتہ پارلیمنٹ (نیسٹ) میں یولی ایڈلسٹین کے ساتھ مل کر منظور کرایا تھا اسرائیلی دفاعی افواج (آئی ڈی ایف) کی نومبت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بن گوریون یہ کہا جاتے تھے کہ اسرائیل کی سلامتی کا ایک لازمی حصہ دفاعی افواج کا عوامی فوج ہونا ہے، جس میں ہر شخص اپنا کردار ادا کرتا ہے اور ملک کے دفاع میں حصہ لیتا ہے۔ مسٹر آئزن کوٹ نے مزید کہا کہ صرف قومی سلامتی کافی نہیں ہے بلکہ ایک مضبوط ریاست کی بنیاد شہری ذمہ داری کے واضح تصور پر بھی قائم ہوتی ہے، جس کی بنیاد ریاست کے تئیں شہریوں کی ذمہ داری اور شہریوں کے تئیں ریاست کی ذمہ داری پر ہوتی ہے۔ انہوں نے اسے اسرائیل کی قیادت کرنے کے خواہش مند ہر شخص کے لیے ایک رہنما اصول قرار دیا۔ اتحاد کی اہمیت بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسی شہری ذمہ داری سے ملک میں اتحاد پیدا ہوتا ہے۔



افریقی یونین کے امن دستوں نے صومالی فوج کو پانچ فوجی اڈے سونپے

موغادیشو، 16 نومبر (یو این آئی) صومالیہ میں افریقی یونین سپورٹ اینڈ اسٹیبلائزیشن مشن (اے یو ایس ایس ایم) کے امن دستوں نے اتوار کی دیر رات براوے ذیلی علاقے میں واقع پانچ فارورڈ فوجی اڈے صومالی قومی مسلح افواج کے حوالے کر دیے۔ اے یو ایس ایس ایم نے کہا کہ یہ حوالگی صومالیہ میں سکیورٹی انتظامات کی ذمہ داری مقامی افواج کو سونپنے کے عمل میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ حوالے کیے گئے پانچ اڈوں میں براوے ایئربیس، براوے نوئل، کسمایو روڈ، سی پورٹ اور رن وے شامل ہیں۔ مشن کے مطابق، یہ تمام اڈے مکمل طور پر فعال حالت میں ہیں۔ مشن کے علاقائی کمانڈروں نے صومالی مسلح افواج سے گزشتہ برسوں میں حاصل کی گئی سیکورٹی کامیابیوں کو برقرار رکھنے اور مقامی لوگوں سے امن قائم رکھنے کی کوششوں میں ثابت قدم رہنے کی اپیل کی۔ مشن کا اقوام متحدہ کا مینڈیٹ 31 دسمبر کو ختم ہونے والا ہے۔ ایسے میں اس میں حصہ لینے والے کچھ ممالک نے صومالیہ سے اپنے فوجیوں کو واپس بلانا شروع کر دیا ہے۔ صومالیہ میں افریقی یونین کی امن مہم 2007 میں افریقی یونین مشن (اے سوم) کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔

چھٹھ مہاپروا کے انتظامات پر یوپی ملک بھر میں سوشل میڈیا پر پہلے نمبر پر ٹرینڈ

101 گھاٹوں کی ترقی کے لیے 120.34 کروڑ روپے مختص، وزیر اے کے شرما نے صفائی کارکنوں کی ستائش کی



لکھنؤ، 16 نومبر۔ اتر پردیش کے محکمہ شہری ترقیات نے لوک عقیدے کے تہوار چھٹھ کے دوران صفائی، خوبصورتی، اور عقیدت مندوں کی سہولت کے لیے کیے گئے وسیع انتظامات سے ملک بھر میں ایک منفرد پہچان حاصل کی ہے۔ شہری ترقیات اور اتوانائی کے وزیر جناب اے کے شرما کی قیادت میں ،ریاست کے شہری اداروں کی طرف سے کیے گئے شاندار کام کو سوشل میڈیا پر بھی کافی پذیرائی ہوئی اور ملک بھر میں پہلے نمبر پر ٹرینڈ ہوا۔ اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے، وزیر مسٹر شرما نے کہا کہ ہمارے میونسپل کارکنوں کی انتھک کوششوں، استقامت اور لگن نے اس بات کو یقینی بنایا کہ چھٹھ صاف ستھرے ماحول میں منایا جائے۔ سب کی محنت رنگ لائی گئی، اور آج صبح سے ہی اتر پردیش کی صاف چھٹھ کی گونج پورے ملک میں سوشل میڈیا پر سنائی دے رہی ہے۔ یہ کامیابی ریاست کے تمام صفائی کارکنوں، میونسپل کارکنوں اور شہری اداروں کی پوری ٹیم کی اجتماعی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ چھٹھ مہاپروا کے موقع پر شہری ترقیات اور اتوانائی کے وزیر جناب اے کے شرما لکھنؤ کے نگمن میلہ گھاٹ پہنچے، جہاں انہوں نے پوجا کی اور ریاست کے لوگوں کے لیے خوشی، خوشحالی اور خوشگوار زندگی کی دعا کی۔ اس دوران انہوں نے گھاٹ پر موجود عقیدت مندوں کا استقبال کیا اور صفائی، رہنمائی، سیکورٹی، پینے کے پانی اور دیگر شہری سہولیات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ چھٹھ مہاپروا ہمارے شاندار ثقافتی ورثے، فطرت کے تئیں شکر گزاری اور آستھا کی علامت ہے۔ عقیدت مندوں کو صاف، محفوظ اور آسان ماحول فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ وزیر مسٹر شرما نے کہا کہ وہ چھٹھ تہوار کی تیاریوں کے سلسلے میں گزشتہ کئی دنوں سے گھاٹوں کا جائزہ لے رہے تھے اور مسلسل افسران سے رابطے میں تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہر سال کی طرح اس بار بھی ریاست بھر کے گھاٹوں پر لاکھوں عقیدت مندوں کے آنے کی توقع تھی، اور اسی کے مطابق انتظامات کیے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہر ضلع میں ضلع مجسٹریٹ کی قیادت میں ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی تھی، جو مسلسل نگرانی کرتی رہی۔ انہوں نے کہا کہ ہر گھاٹ پر صفائی کارکنوں، غوطہ خوروں، میڈیکل ٹیموں، روشنی، بیریکیڈنگ اور پینے کے پانی کا مناسب انتظام کیا گیا تھا۔ وزیر مسٹر شرما نے کہا کہ ان کوششوں کا مقصد صرف انتظامات کرنا نہیں بلکہ ہر عقیدت مند کو بہتر اور محفوظ تجربہ فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے تمام اضلاع میں ایسی ہی تیاریاں کی گئی تھیں، تاکہ کسی بھی گھاٹ پر بھیڑ کا دباؤ نہ بنے اور عقیدت مند آسانی سے اپنی عبادت کر سکیں۔ وزیر مسٹر شرما نے کہا کہ ریاست کے ہر شہری کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ماحول کو صاف رکھنے میں تعاون کرے، اور انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پوجا کے بعد پلاسٹک اور کچرا ندی یا تالاب میں نہ پھینکیں، بلکہ اسے مقررہ مقامات پر جمع کریں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے تمام شہری ادارے اس مہم کو مستقل طور پر جاری رکھیں گے۔ وزیر مسٹر شرما نے کہا کہ شہری اداروں کے اتر پردیش میں چھٹھ مہاپروا کی تقریبات کو ایک نیا روپ دینے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے، جس میں صفائی نظم و نسق، عوامی رابطہ اور شہری شرکت پر زور دیا گیا ہے۔ گھاٹوں کی صفائی سے لے کر عقیدت مندوں کے لیے پرسکون سجاوٹ، لائٹنگ اور سہولیات تک، ہر سطح پر میونسپل ملازمین نے اپنے فرائض پوری لگن کے ساتھ انجام دیے۔ انہوں نے کہا کہ جب کام اجتماعی عزم اور لگن سے کیا جاتا ہے تو اس کے مثبت نتائج پورے ملک کو نظر آتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ٹرینڈ اس اجتماعی کوشش اور عوامی شرکت کی کامیابی کی علامت ہے۔

جناب زینبؑ کا عظیم کارنامہ رہتی دنیا ئے انسانیت کیلئے مشعل راہ اور اسوۂ حسنہ: مولانا عباس ارشاد نقوی

جناب زینب کے یوم شہادت پر علمانے ثانی زہرا کی سیرت وعظمت پر کی سیر حاصل گفتگو



لکھنؤ (پریس ریلیز)۔ راجہ جی پور م کے نکیت رائے تالاب واقع شیہ روضہ زینبیہ میں ثانی زہرا کمیٹی کے زیر اہتمام خاتون جنت، شہزادیٔ کونین، مادر حسنین، دل بند مصطفےٰ، زوجہ مرتضیٰ، حضرت فاطمہ زہراؑ اور فرخ کوفہ وشام، عالمہ غیر معلمہ ، ہمشیر شبر شبیر ، ثانی زہرا حضرت زینب کبریٰ کی دلسوز شہادت کے سلسلہ میں 10 نومبر سے سات روزہ مجالس بعنوان ' 8 واں روح پرور اجتماع ' آج 16 نومبر 2026 کو اختتام پذیر ہوگیا۔ روضہ کے طاہر جرولی ہال میں صبح 10 بجے سے منعقد ہونے والے اس اجتماع میں روزانہ پانچ مجالس کا انعقاد کیا گیا ، علاوہ ازیں شام کو مجلس اور مابعد مجلس مشاعرے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ آج 16 نومبر بروز دوشنبہ پہلی مجلس ٹھیک 15:10 بجے تلاوت ربانی سے شروع ہوئی جس کے بعد خوشنود مصطفےٰ نے پیش خوانی کی اور نوازش حسین نے مرثیہ پیش کیا۔ 15:11 بجے فرید مصطفےٰ کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید صادق عباس عابدی نے مجلس کو خطاب کیا۔ ایک بجے دن میر ہجمدی کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید عباس ارشاد نقوی نے مجلس کو خطاب کیا۔ مسٹر رضوی نے مزید بتایا کہ ان مروانی مجالس کے بعد خواتین کا پروگرام شروع ہوا جو دیر شب تک جاری رہا۔ اس دوران شب میں سات بچے زنانی مجلس ہوئی جس کو ذاکرہ سیدہ قدسیہ زیدی نے خطاب کیا اور بعد مجلس مستورات نے شبیہ تابوت جناب زینب عقیدت واحترام کے ساتھ برآمد کیا مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا عباس ارشاد نقوی نے ثانی زہرا حضرت جناب زینب کبریٰ کی حیات پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے بی بی کی سیرت وفضیلت بیان کی۔

مرحومین کیلئے فاتحہ خوانی بھی ہوئی ۔ یہ پروگرام بتقید رویئت ہلال 29 منعقد کیا گیا۔ کمیٹی کے سکریٹری آفتاب رضوی نے پروگرام کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ 6 جمادی الثانی مطابق 16 نومبر بروز دوشنبہ پہلی مجلس ٹھیک 15:10 بجے تلاوت ربانی سے شروع ہوئی جس کے بعد خوشنود مصطفےٰ نے پیش خوانی کی اور نوازش حسین نے مرثیہ پیش کیا۔ 15:11 بجے فرید مصطفےٰ کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید صادق عباس عابدی نے مجلس کو خطاب کیا۔ ایک بجے دن میر ہجمدی کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی کی یاد میں تعزیتی نشست



لکھنؤ: 16 نومبر (پی این ایس) ابنائے ندوۃ العلماء 1996ء بیچ کی جانب سے دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے سابق مہتمم، ممتاز عالم دین اور بزرگ استاذ حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں جامع مسجد مشتاق پلیا لکھنؤ میں ایک پُروقار تعزیتی نشست کا انعقاد مکمل ہوا، جس میں ہندوستان کے مختلف شہروں سے تشریف لائے ہوئے بیچ نے 1996ء بیچ کے فارغین نے شرکت کی۔ نشست کی صدارت مولانا ڈاکٹر ابوسحبان روح القدس ندوی نے فرمائی۔ اس موقع پر مولانا ڈاکٹر فرمان ندوی، حضرت مولانا مرحوم کے صاحب زادے مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمن اعظمی ندوی، دولما ومولانا اقبال مدنی اور مولانا عبداللہ مخدومی ندوی نے اپنے تاثراتی وتعزیتی کلمات میں حضرت مولانا کی علمی، ندوی، انتظامی اور اصلاحی خدمات کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی۔ مقررین نے مولانا مرحوم کی علمی عظمت، اخلاص، تواضع، طلبہ سے شفقت، ندوۃ العلماء سے گہری وابستگی اور ان کی بے مثل جدوجہد، دینی وملی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا اور ان سے وابستہ یادوں اور واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم کی ادبی وعلمی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ نشست ابنائے ندوہ 1996ء بیچ کی اپنے بزرگ استاذ اور محسن کے تئیں محبت، وفاداری اور علمی وروحانی نسبت کے اظہار کی ایک یادگار وشش ثابت ہوئی۔

راجہ بھیا کے خلاف سوشل میڈیا پر نازیبا تبصرہ

جنستادل کے ضلع صدر نے حضرت گنج تھانے میں درج کرائی شکایت

لکھنؤ: 16 نومبر (پی این ایس) جنستادل لوک تانترک کے قومی صدر اور کنڈا کے ایم ایل اے کنور رگھوراج پرتاپ سنگھ عرف راجہ بھیا کے خلاف سوشل میڈیا پر نازیبا اور تضحیک آمیز تبصرے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ فیس بک کے تبصرے کے بارے میں جنستادل لوک تانترک لکھنؤ کے ضلع صدر سنکلم سنگھ سورج نے حضرت گنج پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے۔ انہوں نے متعلقہ شخص کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ سنکلم سنگھ نے بتایا کہ 14 نومبر کو وہ کسی کام سے حضرت گنج آیا تھا۔ اس نے اپنے فیس بک اکاؤنٹ پر ایک پوسٹ دیکھی۔ الزام ہے کہ اس پوسٹ میں یوگیندر یادو نامی شخص نے جن سدبھاؤ ڈیموکریٹک پارٹی کے قومی صدر راجہ بھیا کے خلاف نازیبا اور تضحیک آمیز تبصرہ کیا ہے۔ شکایت کنندہ کا کہنا ہے کہ پوسٹ میں توہین آمیز الفاظ اور گالی گلوچ کی گئی تھی۔ اسے فیس بک پر عوامی طور پر شیئر کیا گیا۔ سیاسی اور سماجی ساکھ کو نقصان پہنچانے کے الزامات: شکایت میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کے تبصرے راجہ بھیا کی سماجی اور سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پارٹی کے ضلعی صدر نے اپنی درخواست میں کہا ہے کہ قومی صدر کے خلاف ایسی زبان کے استعمال سے وہ ذہنی صدمے کا شکار ہوئے ہیں۔ انہوں نے پولیس سے معاملے کو سنجیدگی سے لینے اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ شکایت کنندہ نے فیس بک پوسٹ کے اسکرین شاٹس، توہین آمیز تبصرے کے اسکرین شاٹس اور شکایت کے لنکس بھی فراہم کیے ہیں۔ پولیس سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ سوشل میڈیا پر کیے گئے تبصروں کی تحقیقات کرے اور ملوث شخص کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کرے۔

مقامی مسائل کا سائنسی حل تلاش کریں طلبہ: پدم شری ڈاکٹر راجندر پرساد

لینگوٹج یونیورسٹی میں 32 ویں قومی اطفال سائنس کانگریس کا ضلعی سطح پر انعقاد



لکھنؤ، 16 نومبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگوٹج یونیورسٹی کے ڈائریکٹر مشیلے ادکلام آزاد کی کلیدی بلاک میں 32 ویں قومی اطفال سائنس کانگریس کا ضلعی سطح کا پانچ روزہ آغاز ہوگیا۔ اس کانگریس کا موضوع 'پائیداری کے لیے سائنس اور اختراع کے موضوع پر انعقاد عمل میں آیا۔ اس موقع پر پدم شری ڈاکٹر راجندر پرساد نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ کو علمی و تحقیقی سفر میں مسلسل کوششیں جاری رکھنی چاہئیں اور کبھی ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے کسان بھی روایتی مسائل اور جگاڑ کے ذریعے اختراعی تجربات کررہے ہیں جو جدید طریق کی ایک اہم مثال ہے۔ سابق ڈائریکٹر نیشنل کونسل برائے تعلیم، تحقیق و تربیت ڈاکٹر سنجیو کمار بہارد نگھ نے کہا کہ طلبہ کو سوالات پوچھنے کی عادت پیدا کرنی چاہیے۔ سائنس کے مطالعے کے ساتھ ساتھ انہیں اپنی دیگر دلچسپیوں کو بھی برقرار رکھنا چاہیے۔ جوائنٹ ڈائریکٹر تعلیم ڈاکٹر پدم کمار نے اساتذہ پر زور دیا کہ وہ طلبہ کے ہر تجسس اور سوال کا مناسب جواب دیں اور انہیں مصنوعی ذہانت (آئی اے) کے بارے میں بھی بیدار کریں۔ پی این آئی پی کے سینئر سائنس داں ڈاکٹر مہیش کپور نے کہا کہ اختراعی فکر بچپن کی تربیت کی نئی بلندیوں تک پہنچا سکتی ہے۔ ریاستی ہر بلو کوآرڈینیٹر ڈاکٹر وشنو پرتاپ سنگھ نے تعارفی خطاب میں بتایا کہ لکھنؤ سے اطفال سائنس داں کے 890 کروپوں نے رجسٹریشن کرایا ہے جبکہ مختلف اسکولوں کے تقریباً 600 طلبا اس پروگرام میں شرکت کررہے ہیں۔

مرا ایمان ہے میرا یقیں ہے ★ مرا اللہ رب العالمیں ہے

بزم صفی کے زیر اہتمام شکیل گیاوی کی قیام گاہ، لائبہ اکیڈمی، علی نگر، کھدرا میں عظیم الشان طرحی مشاعرہ

لکھنؤ معروف تنظیم بزم صفی کے زیر اہتمام شکیل گیاوی کی قیام گاہ، لائبہ اکیڈمی، علی نگر، کھدرا میں عظیم الشان طرحی مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ مشاعرہ کی صدارت عبدالستار خاں بیدل مرادآبادی کی اور نظامت ڈاکٹر شمس الحسن شمس سندیلوی نے کی جبکہ فریضۂ نظامت خوش فکر شاعر ارشاد شکیل غازی پوری نے ادا کی۔ مہمانان گرامی میں محمد خالد صدیقی صبر حدی، ضیا تقوی اور عرفان رنگی پوری کے نام خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔ آغاز تلاوت رشی کے کلام پاک اور سلیم نابش کے نعت کلام سے ہوا۔ واضح رہے کہ یہ بزم 1951ء سے تسلسل کے ساتھ اردو شعر وادب کے میدان میں علمی وفنی کردار ادا کر رہی ہے۔ شعرا نے بیدل مرادآبادی کی غزل کے (محبت قبلۂ اہل یقیں ہے) مصرعِ طرح پر خوب خوب طبع آزمائی کی۔ پسندیدہ ومنتخب اشعار حسب ذیل ہیں۔



ہر اک جانب سے غم گھیرے ہیں مجھ کو
کہوں کیسے مجھے کچھ غم نہیں ہے
ڈاکٹر شمس الحسن شمس سندیلوی

جو کہتے ہیں یہ دنیا دلنشیں ہے
انھیں اس بات پر کہنا یقیں ہے
خالد صدیقی صبر حدی

زمینداری ہے اب خطرے میں اس کی
ہمیں نے خون سے سینچی زمیں ہے
عرفان رنگی پوری

زمانے بھر میں یہ اعلان کردو
محبت قبلۂ اہل یقیں ہے
ضیا تقوی

ہمیں حاصل یہاں دو گز زمیں ہے
یہی منظر روشنی کا آفتیں ہے
ڈاکٹر اقبال حسین

وہ جس پر ناز کرتا ہے زمانہ
ہمارے خانہ دل کا مکیں ہے
سلیم نابش

ہمارا عقد ثانی کا ارادہ
نہیں بالکل نہیں بالکل نہیں ہے
سلیم رونق لکھنوی

محبت مٹ نہیں سکتی جہاں سے
محبت دیکھ لو اب بھی یہیں ہے
ارشاد شکیل غازی پوری

غزل کے ساتھ تم لکھو نزل بھی
غزل لکھی ہے تو پھر آفرین ہے
محسن عظیم

مرا ایمان ہے میرا یقیں ہے
مرا اللہ رب العالمیں ہے
سمیع اللہ سدھارتھ نگری

ہجوم زندگی میں بھی ہے تنہا
یہ دل جیسے مکانِ بے مکیں ہے
شکیل گیاوی

طرحی مشاعرہ کا اختتام پر تکلف عشائیہ پر ہوا۔

جانوروں کی بیماری کے لیے 829.60 لاکھ منظور

لکھنؤ، 16 نومبر۔ اتر پردیش حکومت نے ریاست میں جانوروں کی بیماریوں پر قابو پانے کے اہم منصوبہ بند اور منظم نفاذ کے لیے رواں مالی سال میں 82960000 روپے کی رقم کو منظوری دی ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ اینمل ہسبنڈری نے سرکاری حکم نامہ جاری کیا ہے اور ڈائریکٹر آف ڈیزیز کنٹرول اینڈ فیلڈ، اینمل ہسبنڈری ڈپارٹمنٹ کو اس اسکیم سے متعلق ضروری ہدایات فراہم کی ہیں۔ یہ اسکیم 60 فیصد مرکزی اور 40 فیصد ریاستی فنڈز سے ہے۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ ڈائریکٹر ڈیزیز کنٹرول اینڈ فیلڈ، اینمل ہسبنڈری ڈپارٹمنٹ، مرکزی اسپانسر شدہ اسکیموں کے بارے میں حکومت ہند کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری کیے گئے سرکاری احکامات/رہنمائی خطوط کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے ذمہ دار ہوں گے۔ منظور شدہ فنڈ ریاستی حکومت اور حکومت ہند کے منظور کردہ ایکشن پلان کے مطابق خرچ کیے جائیں گے۔ اسکیم کے رہنما خطوط کی تعمیل کو یقینی بناتے ہوئے۔

پولیس نے کیا پانچ وارنٹیوں کو گرفتار



دیوبند، 16/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) جرائم پیشہ افراد کے خلاف شروع کی گئی مہم کے تحت، دیوبند پولیس نے پانچ وارنٹیوں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے تمام ملزمان کو مختلف مقدمات میں عدالت کی طرف سے جاری کیے گئے غیر ضمانتی وارنٹ (NBW) کی بنیاد پر گرفتار کیا۔ ایس ایس پی سہارنپور کی ہدایت پر ایس پی دیہات اور ایڈیو بندی گنگوہی نے انسپکٹر انچارج سنبھل چوہان کی قیادت میں پولیس ٹیم نے کارروائی کی۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان میں راہل کمار عرف پورہ کا رہائی امیت کمار، محلہ کیستھواڑہ کا رہائی شہزاد عرف کاؤس گوپالی کا رہائی اعظم، محلہ پٹھان پورہ کا رہائی فیصل اور گاؤں مہدین پور کا رہائی دھرم سنگھ عرف دھرم شامل ہیں۔ پولیس کے مطابق امت کمار کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 506 کے تحت، شہزاد کے خلاف آرمس ایکٹ کے تحت، اعظم کے خلاف ایکسٹری ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت، فیصل کے خلاف چوری اور دیگر متعلقہ دفعات کے تحت اور دھرم سنگھ کے خلاف حملہ، بدسلوکی اور دھمکانے کی دفعات کے تحت مقدمات زیر سماعت ہیں۔ ان تمام معاملات میں عدالت نے ان کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کئے ہوئے تھے۔

ڈاکٹر عبدالعلی طبی کالج میں نئے طلباء کی آمد پر استقبالیہ پروگرام



لکھنؤ: 16 نومبر (پی این ایس) ڈاکٹر عبدالعلی طبیہ کالج لکھنؤ میں اس سال نئے طلبہ کی آمد پر استقبالیہ پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر ایمیریٹس ڈین ایمریٹس نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی۔ کالج کے چیئرمین مولانا یوسف حسینی بھی موجود رہے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولانا صفیر احمد نے خطاب پیش کی، نعت انما نرہ نے پیش کی۔ عبدالعلی طبیہ کالج کو اپنی تعلیم میں جدید وروایتی طریقوں کا حسین امتزاج قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ کالج کا مقصد صرف ڈاکٹر پیدا کرنا نہیں بلکہ ایسے ڈاکٹر تیار کرنا ہے جو علم، اخلاق اور خدمت کے جذبے سے سرشار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ کو چاہیے کہ وہ اپنے اساتذہ کی رہنمائی میں محنت، دیانت داری اور مریض کی خدمت کو اپنا شعار بنائیں۔ مولانا یوسف حسینی نے طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ اپنا وقت ضائع نہ کریں، ہر لمحے کو قیمتی سمجھیں اور اپنے اساتذہ کی عزت کو اپنا فرض سمجھیں۔ انہوں نے کہا کہ کالج کی ترقی کا راز نظم و ضبط، محنت اور باہمی تعاون میں ہے۔ انہوں نے طلبہ کو ہدایت کی کہ وہ اپنے والدین کا خاص خیال رکھیں اور ان کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ کالج کی ہر سہولت طلبہ کی بہتری کے لیے ہے، اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ پرنسپل ڈاکٹر سراج الدین خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ طب ایک مقدس پیشہ ہے اور ڈاکٹر کو ہمیشہ انسانیت کی خدمت کو اپنا مقصد بنانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کالج طلبہ کی ہر ممکن مدد کے لیے تیار ہے۔ ڈائریکٹر پروفیسر حکیم ارشد علی نے مہمان خصوصی کا تعارف کرایا۔ اساتذہ کی جانب سے نئے طلبہ کے لیے ہونے والے انڈکشن پروگرام پر روشنی ڈالی۔ اس دوران نئے طلبہ کی اپیرن پنٹی بھی کی گئی۔ آخر میں پرنسپل پروفیسر سراج الدین خان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا۔ اس موقع پر کالج کے تمام اساتذہ اور نئے طلبہ کے والدین اور تمام طلبہ موجود رہے۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر الطاف احمد نے کی۔

گھنے کہرے میں بھی ہوگی پروازوں کی محفوظ لینڈنگ

زیرو ایئر پورٹ پر CAT-IIIB سسٹم کا ٹرائل شروع

گریٹر نوئیڈا، 16 نومبر (پی این ایس) موسم سرما کے دوران گھنے کہرے کی وجہ سے پروازوں میں تاخیر، منسوخی اور موڑ کے مسائل سے مسافروں کو راحت فراہم کرنے کے لیے، نوئیڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہوائی اڈے (جیور ہوائی اڈے) نے ایک بڑی تکنیکی پہل شروع کی ہے۔ ہوائی اڈے نے CAT-3BCAT-IIIB) انسٹرومنٹ لینڈنگ سسٹم کی جانچ شروع کی ہے۔ یہ جدید ٹیکنالوجی انتہائی کم مرئی حالات میں بھی ہوائی جہاز کی محفوظ لینڈنگ کے قابل بنائے گی۔ ایک بار جب ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ایوی ایشن (DGCA) سے ضروری منظوری مل جاتی ہے اور یہ نظام مکمل طور پر کام کر جاتا ہے، تو اس سے دھند کے دوران پروازوں کے آپریشن میں نمایاں طور پر بہبود ہونے کی امید ہے۔ اس سے پروازوں میں تاخیر منسوخی، اور گھنے دھند کی وجہ سے ڈائیورشن کے مسائل کو کم کیا جا سکتا ہے، خاص طور پر دسمبر اور جنوری میں۔ اس سے دہلی-این سی آر اور مغربی اتر پردیش کے ہوائی مسافروں کو خاصی سہولت ملے گی۔ CAT-IIIB ایک جدید انسٹرومنٹ لینڈنگ سسٹم (ILS) ہے جو طیارے کو رن وے کے قریب پہنچنے کے دوران درست اونچائی اور رن وے کی سیدھ کا درست ڈیٹا فراہم کرتا ہے۔ عام حالات میں، پائلٹ کو لینڈنگ کے دوران رن وے اور اس کے اردگرد کا واضح نظارہ ہونا چاہیے، لیکن گھنی دھند میں یہ مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں، ILS ہوائی جہاز کو ریڈیو سگنلز کے ذریعے درست سمت اور مناسب گلائیڈ پاتھ فراہم کرتا ہے۔ CAT-IIIB زمرہ کے تحت، ہوائی جہاز رن وے ویژول رینج (RVR) کے اندر 50 میٹر تک اتر سکتا ہے، شرائط اور اجازتوں کے ساتھ۔ یہ ٹیکنالوجی خاص طور پر ہوائی اڈوں کے لیے مفید ہے جہاں سردیوں کے دوران گھنی دھند فلائٹ آپریشن کو متاثر کرتی ہے۔ اطلاعات کے مطابق، جیور ہوائی اڈے پر CAT-IIIB سسٹم کے تکنیکی معائنہ اور کیلیبریشن ٹیسٹ شروع ہو گئے ہیں۔ رن وے پر نصب انسٹرومنٹ لینڈنگ سسٹم میں اہم آلات کی درستگی کی جانچ کی جا رہی ہے۔ اس میں لوکلائزر کی جانچ شامل ہے، جو ہوائی جہاز کو رن وے کی درست سمت میں رہنمائی کرتا ہے۔ مزید برآں، گلائیڈ پاتھ، جو ہوائی جہاز کو لینڈنگ کے دوران درست اونچائی اور ڈھلوان کا زاویہ فراہم کرتا ہے، کا بھی معائنہ کیا جا رہا ہے۔

18 نومبر کو منعقد ہوگا 'شبلی ڈے 2026'، رکن پارلیمنٹ دھرمیندر یادو ہوں گے مہمانِ خصوصی

لکھنؤ: 16 نومبر (پی این ایس) عظیم مورخ، مفکر، تعلیم اور ادیب علامہ شبلی نعمانی کی علمی، تعلیمی اور ادبی وراثت کو نئی نسل تک پہنچانے کے مقصد سے 18 نومبر کو راجدھانی لکھنؤ میں 'شبلی ڈے 2026' کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس پروگرام کا اہتمام پورواچل فیچر فورم کی جانب سے کیا جا رہا ہے۔ فورم کے کنوینر آفاق احمد اعظمی نے بتایا کہ تقریب میں اعظم گڑھ کے رکن پارلیمنٹ دھرمیندر یادو مہمانِ خصوصی ہوں گے، جبکہ اتر پردیش قانون ساز کونسل کے رکن اور سابق رکن اسمبلی شاہ عالم گڈو جمالی مہمانِ اعزازی کی حیثیت سے شرکت کریں گے۔ تقریب میں دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے شعبہ عربی کے صدر مولانا محمد علاؤ الدین ندوی، لکھنؤ یونیورسٹی کے پروفیسر ایاز احمد اصلاحی، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے ذیین اور شعبہ طلبہ بہبود کے سربراہ پروفیسر مسعود عالم اور دار المستفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ کے اگزیکٹو ممبر الیاس اعظمی بطور مقررین اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ اس موقع پر تعلیم، ادب، صحافت، کاروبار اور سماجی خدمات سمیت مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی پورواچل کی پانچ ممتاز شخصیات سمیت مجموعی طور پر سات افراد کو اعزاز سے نوازا جائے گا۔ شبلی نسل کو علامہ شبلی نعمانی کے افکار ونظریات اور ان کی علمی وادبی خدمات سے روشناس کرانے کے مقصد سے فورم کی جانب سے لکھنؤ کے مختلف اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مضمون نویسی کے مقابلے بھی منعقد کیے جا رہے ہیں، جن میں طلبہ وطالبات جوش وخروش کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔

اودھ نامہ
لکھنؤ منگل ۱۷ نومبر ۲۰۲۶ء

ایران کے خلاف جنگ کے اگلے مرحلے کی تیاری؟



اسد مرزا



نیویارک میں اسرائیلی اور امریکی بیانات تیاری اور فضائی ڈراوے پر زور دیتے ہیں، ایران پر حملے کے کسی اعلان شدہ فیصلے کی نشاندہی نہیں کرتے۔ مجموعی طور پر یہ فوجی تیاری، سفارتی دباؤ اور علاقائی خطرات کا غیر مستحکم امتزاج ہے، جس کے اثرات توانائی کی سلامتی، جہاز رانی اور ہندوستان کے اسٹریٹجک توازن تک پہنچتے ہیں۔

ایران کے ساتھ ممکنہ جنگ کے لیے اسرائیلی اور امریکی تیاریاں تیز ہو رہی ہیں۔ رپورٹوں کے مطابق بنجمن نیتن یاہو نے حالیہ دنوں میں روزانہ ڈونلڈ ٹرمپ کو فون کر کے حملوں پر زور دیا، جبکہ واشنگٹن سفارت کاری اور دباؤ کے درمیان توازن تول رہا ہے۔ نیویارک کے اسرائیل ہیوم اجلاس میں دیے گئے بیانات تیاری کو نمایاں کرتے ہیں مگر کسی فوری حملے کی تصدیق نہیں کرتے۔

اسرائیل ہیوم سمٹ' ایک اخبار کی منعقد کردہ کانفرنس ہے، کوئی سرکاری یا فوجی منصوبہ بندی کا فورم نہیں۔ اس کا نیویارک میں دوسرا ایڈیشن 11 نومبر کو منہٹن میں ہوا، جس میں اسرائیلی وامریکی سیاسی اور سابق شخصیات نے دوطرفہ تعلقات اور سفارت کاری پر گفتگو کی۔ یوجر لیوی نے اسرائیل ہیوم کو انٹرویو دیا؛ ان کی باتیں ان کا ذاتی جائزہ ہیں، جنگ کا سرکاری اسرائیلی فیصلہ نہیں۔ ٹائمز آف اسرائیل اور ایکسیوس نے اسرائیلی وامریکی ذرائع کے حوالے سے الگ الگ رپورٹ کیا کہ نتن یاہو نے حالیہ کال میں ٹرمپ پر زور دیا کہ وہ جلد ایران پر حملہ کریں۔ اہم لیوی نے 11 نومبر کی سمٹ میں کہا کہ اسرائیل کو ایران کے ساتھ ایک اور جنگ کے لیے تیار رہنا چاہیے، اور سوال 'اگر' نہیں بلکہ 'کب' کا ہے۔

بیانات کیا کہتے ہیں، اور کیا نہیں کہتے

لیوی نے ایرانی میزائل بوچھار کے خلاف ایرہ میزائل دفاعی نظام کی کارکردگی کا ذکر کیا، 92 فیصد انٹرسپشن شرح کا دعویٰ کیا، اور کہا کہ اسرائیل اور امریکا انٹرسپٹر ذخائر پیدا اور بڑھا رہے ہیں اور زیادہ بلندی پر روکنے کی صلاحیت چاہتے ہیں۔ انہوں نے ایک اسرائیلی سیٹلائٹ کا بھی ذکر کیا جو ٹرا کا پائنٹ کی حقیقی وقت میں رہنمائی کرتا ہے۔ یہ بیانات اہم ہیں، مگر دفاعی صنعت کے سربراہ کے ہیں، حکومتی اعلان نہیں۔

اسی سمٹ میں امریکی بیانات زیادہ سیاسی تھے۔ اسرائیل اخبار یروشلم کے مطابق اقوام متحدہ میں امریکی سفیر مائیک والٹز نے ایرانی حکومت کو پہلے سے زیادہ کمزور قرار دیا اور کہا کہ اب ایرانی معاہدے سخت پابے ہیں۔ ستمبر میں الیما نیز کو ایک الگ انٹرویو میں انہوں نے کہا تھا کہ ایران کے لیے مذاکرات میں واپسی کا دروازہ کھلا ہے اور وقت واشنگٹن کے حق میں ہے۔ یوں دباؤ اور سفارت کاری بیک وقت اپنائی گئی حکمت عملی دکھائی دیتی ہیں؛ یہ ایک اور حملے کا حوامی امریکی عہدیدار ہے۔

فوجی تیاریوں کی اطلاعات کے بیٹ منظر میں یہ فرق نہایت اہم ہے۔ این بی آر نے اکتوبر میں امریکی و اسرائیلی جنگی منصوبہ بندی سے آگاہ ایک شخص کے حوالے سے بتایا کہ دونوں ملک امریکی وسط مدتی انتخابات کے بعد ممکنہ حملے کی تیاری کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ فریق اضافی کے مقصد تہران پر معاہدے کے لیے دباؤ ڈالنا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ایک گمنام ذریعے سے منسوب تھا، سرکاری پالیسی کے طور پر اعلان شدہ نہیں۔ لیوی کے بیانات طویل مدتی تیاری کے احساس کو تقویت دیتے ہیں، مگر کسی قریب الوقوع کارروائی کی آزادانہ تصدیق نہیں کرتے اور نہ اس کے مقاصد ظاہر کرتے ہیں۔

علاقائی سیاسی، دفاعی ذراوا اور کشیدگی اور خطرہ انداز

پہلا علاقائی مضمر یہ ہے کہ میزائل دفاع کو مستقل ضرورت سمجھا جا رہا ہے؛ لیوی کی وضاحت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیل کے خیال میں ایران کی بیلسٹک میزائل صلاحیت مستقبل کی سلامتی منصوبہ بندی میں مرکزی رہے گی۔ بہتر انٹرسپشن حملے کے متوقع نقصان کو گھٹا کر فضائی ذراوے کو مضبوط کر سکتی ہے۔

لیکن یہ تحفظ کی ضمانت نہیں: بلند شرح انٹرسپشن کے باوجود میزائل ٹکرا سکتے ہیں، اور طویل یا بار بار کے حملوں میں انٹرسپٹر کی لاگت اور دستیابی رکاوٹ بن سکتی ہے۔ 92 فیصد کا دعویٰ اسرائیل ہیوم کے مطابق لیوی کا دعویٰ ہے، آزادانہ طور پر تصدیق شدہ اعداد و شمار نہیں۔

وسیع تر خطرہ ایک سکیورٹی دو رہا ہے۔ اسرائیل جن تیاریوں کو دفاعی کہتا ہے، یعنی مزید انٹرسپٹر، بہتر سینسرز اور خلائی ہم آہنگی، تہران میں انہیں نئی جارحانہ کارروائی کی بنیاد سمجھا جا سکتا ہے۔ تب ایران اپنی فوجی تیاریوں یا علاقائی جہاز رانی اور بنیادی ڈھانچے پر دباؤ سے دفاعی ذراوا حال کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ نتیجہ ایسا چکر ہو سکتا ہے جس میں ہر فریق کے کہ وہ اگلا حملہ روک رہا ہے، جبکہ دوسرے میں پہلے نشانہ بننے کا خوف بڑھتا جائے۔

والٹز کا یہ کہنا کہ ایران کمزور ہے بھی خطرہ بن سکتا ہے اگر اسے دباؤ کا کامیابی اور اسے مزید بڑھانے کا ثبوت سمجھا جائے۔ دوسری طرف مذاکرات پر آمادگی سفارت کاری کی گنجائش چھوڑتی ہے۔ انتخاب محض حملہ یا مذاکرات نہیں: فوجی تیاری مذاکرات کو سہارا دے سکتی ہے، لیکن اگر رہنما جنگ کو عوامی طور پر ناگزیر قرار دیں تو سمجھوتے کی گنجائش کم بھی ہو سکتی ہے۔

اسرائیل وامریکا تعاون: گہری ہم آہنگی، مشترکہ خطرات

ایرہ تعاون کے لیے امریکا اور اسرائیل کی برابر فنڈنگ پر لیوی کا زور میزائل دفاع کو مشترکہ صنعتی اور سفارتی منصوبے کے طور پر پیش کرتا ہے۔ پائلٹ کے کاک پٹ تک سیٹلائٹ معلومات پہنچنے کا بیان کامیاں خلائی نگرانی اور فوجی کارروائیوں کی قریبی اشتراک کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔ ایسی صلاحیتیں بڑھیں تو تعاون ڈیٹا، معلومات اور عملی ہم آہنگی تک پھیل سکتا ہے۔

سمٹ میں امریکی گولڈن ڈوم منصوبے پر گفتگو اسرائیلی نظاموں کو وسیع تر میدانیہ میں رکھتی ہے، مگر کسی مخصوص معاہدے کا بتایا نہیں کرتی۔

اس شراکت کے دو پہلو ہیں۔ بہتر کہ ترقی لاگت بانٹ سکتی اور پیداواری صلاحیت بڑھا سکتی ہے۔ مگر یہ واشنگٹن کو اسرائیل وایران تصادم میں زیادہ براہ راست ملوث بھی کر سکتی ہے، خواہ دفاعی مدد، انٹیلی جنس تعاون یا علاقائی فوجی تعیناتیوں کے ذریعے۔ اس لیے میزائل روکنے میں اسرائیل کی مدد اور جارحانہ کارروائی میں شرکت کا فرق سیاسی اور اسٹریٹجک اعتبار سے نہایت اہم ہوگا۔

امریکی پیغامات اسی پالیسی کشمکش کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی اس سوال کا جواب نہیں دیتے کہ اسرائیل نئی فوجی کارروائی چاہتے تو واشنگٹن کس چیز کی حمایت کرے گا۔ این بی آر کی تیاریوں کی رپورٹ، اور ساتھ ہی نوٹ کہ ان کا مقصد ایران کو معاہدے کی طرف دھکیلنا بھی ہو سکتا ہے، واضح کرتا ہے کہ تیاری کو حتمی فیصلہ نہیں سمجھنا چاہیے۔

ہندوستان: توانائی کا انحصار اور خارجی توازن

ہندوستان کے لیے سب سے فوری تشویش بیان بازی نہیں بلکہ نئے سرے سے رکاوٹ کا خطرہ ہے۔ ہندوستان توانائی کا بڑا درآمد کنندہ ہے، اور خلیجی سپلائی اور آبنائے ہرمز پر انحصار بھی عدم استحکام کو معاشی طور پر تباہ خیز بنا دیتا ہے۔

اٹلانٹک کونسل کے مطابق مارچ میں گزرگاہ پر پابندیاں شروع ہونے سے پہلے ہندوستان کی تقریباً 45 فیصد خام تیل درآمدات، آدھی ایل این جی اور 90 فیصد ایل پی جی اسی آبنائے سے گزرتی تھیں۔ اس نے ہندوستان کو تیسرا بڑا تیل درآمد کنندہ بھی بنایا۔ لہٰذا تیل کی بلند قیمتیں یا جہاز رانی میں خلل بلکل اخراجات اور تجارت دونوں پر اثر ڈال سکتے ہیں۔

نئی امریکی و اسرائیلی مہم نئی دہلی کی سفارت کاری کو بھی پیچیدہ بنا دے گی۔ ہندوستان کے امریکا، اسرائیل، ایران اور خلیجی عرب ریاستوں کے ساتھ تعلقات میں اہم مفادات ہیں۔ اسے غالباً کشیدگی میں کمی اور تجارتی راستوں کے تحفظ کی حمایت کرنا ہوگی، مگر ایسی صف بندی سے بچنا ہوگا جو کسی شراکت دار سے تعلقات بگاڑ دے۔

امریکی پیغامات اسی پالیسی کشمکش کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی اس سوال کا جواب نہیں دیتے کہ اسرائیل نئی فوجی کارروائی چاہے تو واشنگٹن کس چیز کی حمایت کرے گا۔ این بی آر کی تیاریوں کی رپورٹ، اور ساتھ ہی نوٹ کہ ان کا مقصد ایران کو معاہدے کی طرف دھکیلنا بھی ہو سکتا ہے، واضح کرتا ہے کہ تیاری کو حتمی فیصلہ نہیں سمجھنا چاہیے۔

ہندوستان: توانائی کا انحصار اور خارجی توازن

ہندوستان کے لیے سب سے فوری تشویش بیان بازی نہیں بلکہ نئے سرے سے رکاوٹ کا خطرہ ہے۔ ہندوستان توانائی کا بڑا درآمد کنندہ ہے، اور خلیجی سپلائی اور آبنائے ہرمز پر انحصار بھی عدم استحکام کو معاشی طور پر تباہ خیز بنا دیتا ہے۔

اٹلانٹک کونسل کے مطابق مارچ میں گزرگاہ پر پابندیاں شروع ہونے سے پہلے ہندوستان کی تقریباً 45 فیصد خام تیل درآمدات، آدھی ایل این جی اور 90 فیصد ایل پی جی اسی آبنائے سے گزرتی تھیں۔ اس نے ہندوستان کو تیسرا بڑا تیل درآمد کنندہ بھی بنایا۔ لہٰذا تیل کی بلند قیمتیں یا جہاز رانی میں خلل بلکل اخراجات اور تجارت دونوں پر اثر ڈال سکتے ہیں۔

سیکھنے کا بحران اور اسکولوں میں داخلے کا بڑھتا گراف

سچائی یہ ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں بعض خامیاں برقرار ہیں، لیکن انہیں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مزید برآں، موجودہ، کمزور، اور غیر موثر پالیسی اور نفاذ کے طریقوں کو بہتر طریقوں کو اپنانے میں ناکامی، ان کوتاہیوں کو دانستہ طور پر نظر انداز کرنے کی وجہ ہے

محمد آصف اقبال، نئی دہلی



عام طور پر تعلیم بچوں کو معاشرے کے کامیاب اور ذمہ دار شہری بننے کے لیے علم اور ہنر حاصل کرنے میں مدد کار ہوتی ہے۔ لیکن مقصد کی حقیقت میں تبدیل کرنے کے لیے، طلباء، اساتذہ اور والدین کے درمیان مثبت تعلق کو فروغ دینا نہایت ضروری ہے۔ نتیجہ میں طلبہ اپنی صلاحیتوں پر بروان چڑھانے، اُنہیں فروغ دینے اور اطراف کے ماحول سے زندگی کے مقاصد کو حاصل کرنے میں سرگرم عمل ہو سکتے ہیں۔ لیکن کیا آپ ایسی صورت حال کا تصور کر سکتے ہیں جہاں طلباء اسکول جاتے ہیں، پڑھائی کے لیے خود کوشش کرتے ہیں، اساتذہ نصاب مکمل کرواتے ہیں، لیکن پھر بھی طلباء اپنی نصابی کتابوں کو صحیح طریقے سے پڑھنے یا ان میں پڑھائے گئے تصورات کو سمجھنے سے قاصر ہیں؟ یہ صورتحال موجودہ تعلیمی نظام کا ایک بہت بڑا اور سنگین بحران ہے۔ خاص طور پر سرکاری اور نجی سکولوں میں اس طرح کے مسائل عام طور پر دیکھنے میں آتے ہیں۔ لازم ہے کہ پالیسی ساز اداروں اور اُصول درآمد کرنے والی ایجنسیوں کو اس سنگین بحران پر جلد حل تلاش کرنا چاہیے۔

واقعہ یہ ہے کہ بحران کے وقت بھی اسکول بند نہیں ہوتے ہیں، اس کے باوجود وہ بچوں کی تعلیم کو محدود کر رہے ہیں۔ نتیجہ میں بچوں کی صلاحیتوں میں مختلف حیثیتوں سے فرق بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ صورتحال بچوں کی صلاحیتوں کے درمیان بڑھتے فرق کو واضح کرتی ہے اور یہ حقیقت بھی آشکار ہوتی ہے کہ اسکول میں گزارے گئے کئی سالوں پر محیط تعلیم کے باوجود یکسانی کی مہارتوں کے درمیان خلا بڑھ رہا ہے۔

ورلڈ ڈویلپمنٹ رپورٹ کی روشنی میں ※ تعلیمل کے وعدے کو مکمل جامیہ پہنانے ※ کے لے، عالمی بنک کے مختصفینے دنام بھر کے تعلیمیں نظاموں سے تازہ ترین اعداد و شمار اکٹھے کیے ہیں۔ جس میں انہوں نے پایا کہ گھانا اور ملاوی میں دوسری جماعت کے اختتام تک، طلبہ لفظوں سے ماتوں نہیں ہیں اور انہیں پڑھنے میں دشواری ہو رہی ہے۔ ہندوستان کے دیہاتوں میں، تیسرے درجے کے تین چوتھائی سے بھی کم طلباء معاوضے کے لیے دباؤ ڈالنا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ایک گمنام ذریعے سے منسوب تھا، سرکاری پالیسی کے طور پر اعلان شدہ نہیں۔ لیوی کے بیانات طویل مدتی تیاری کے احساس کو تقویت دیتے ہیں، مگر کسی قریب الوقوع کارروائی کی آزادانہ تصدیق نہیں کرتے اور نہ اس کے مقاصد ظاہر کرتے ہیں۔

علاقائی سیاسی، دفاعی ذراوا، کشیدگی اور خطرہ انداز

پہلا علاقائی مضمر یہ ہے کہ میزائل دفاع کو مستقل ضرورت سمجھا جا رہا ہے؛ لیوی کی وضاحت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیل کے خیال میں ایران کی بیلسٹک میزائل صلاحیت مستقبل کی سلامتی منصوبہ بندی میں مرکزی رہے گی۔ بہتر انٹرسپشن حملے کے متوقع نقصان کو گھٹا کر فضائی ذراوے کو مضبوط کر سکتی ہے۔

لیکن یہ تحفظ کی ضمانت نہیں: بلند شرح انٹرسپشن کے باوجود میزائل ٹکرا سکتے ہیں، اور طویل یا بار بار کے حملوں میں انٹرسپٹر کی لاگت اور دستیابی رکاوٹ بن سکتی ہے۔ 92 فیصد کا دعویٰ اسرائیل ہیوم کے مطابق لیوی کا دعویٰ ہے، آزادانہ طور پر تصدیق شدہ اعداد و شمار نہیں۔

وسیع تر خطرہ ایک سکیورٹی دو رہا ہے۔ اسرائیل جن تیاریوں کو دفاعی کہتا ہے، یعنی مزید انٹرسپٹر، بہتر سینسرز اور خلائی ہم آہنگی، تہران میں انہیں نئی جارحانہ کارروائی کی بنیاد سمجھا جا سکتا ہے۔ تب ایران اپنی فوجی تیاریوں یا علاقائی جہاز رانی اور بنیادی ڈھانچے پر دباؤ سے دفاعی ذراوا حال کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ نتیجہ ایسا چکر ہو سکتا ہے جس میں ہر فریق کے کہ وہ اگلا حملہ روک رہا ہے، جبکہ دوسرے میں پہلے نشانہ بننے کا خوف بڑھتا جائے۔

والٹز کا یہ کہنا کہ ایران کمزور ہے بھی خطرہ بن سکتا ہے اگر اسے دباؤ کا کامیابی اور اسے مزید بڑھانے کا ثبوت سمجھا جائے۔ دوسری طرف مذاکرات پر آمادگی سفارت کاری کی گنجائش چھوڑتی ہے۔ انتخاب محض حملہ یا مذاکرات نہیں: فوجی تیاری مذاکرات کو سہارا دے سکتی ہے، لیکن اگر رہنما جنگ کو عوامی طور پر ناگزیر قرار دیں تو سمجھوتے کی گنجائش کم بھی ہو سکتی ہے۔

اسرائیل وامریکا تعاون: گہری ہم آہنگی، مشترکہ خطرات

ایرہ تعاون کے لیے امریکا اور اسرائیل کی برابر فنڈنگ پر لیوی کا زور میزائل دفاع کو مشترکہ صنعتی اور سفارتی منصوبے کے طور پر پیش کرتا ہے۔ پائلٹ کے کاک پٹ تک سیٹلائٹ معلومات پہنچنے کا بیان کامیاں خلائی نگرانی اور فوجی کارروائیوں کی قریبی اشتراک کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔ ایسی صلاحیتیں بڑھیں تو تعاون ڈیٹا، معلومات اور عملی ہم آہنگی تک پھیل سکتا ہے۔

سمٹ میں امریکی گولڈن ڈوم منصوبے پر گفتگو اسرائیلی نظاموں کو وسیع تر میدانیہ میں رکھتی ہے، مگر کسی مخصوص معاہدے کا بتایا نہیں کرتی۔

اس شراکت کے دو پہلو ہیں۔ بہتر کہ ترقی لاگت بانٹ سکتی اور پیداواری صلاحیت بڑھا سکتی ہے۔ مگر یہ واشنگٹن کو اسرائیل وایران تصادم میں زیادہ براہ راست ملوث بھی کر سکتی ہے، خواہ دفاعی مدد، انٹیلی جنس تعاون یا علاقائی فوجی تعیناتیوں کے ذریعے۔ اس لیے میزائل روکنے میں اسرائیل کی مدد اور جارحانہ کارروائی میں شرکت کا فرق سیاسی اور اسٹریٹجک اعتبار سے نہایت اہم ہوگا۔

امریکی پیغامات اسی پالیسی کشمکش کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی اس سوال کا جواب نہیں دیتے کہ اسرائیل نئی فوجی کارروائی چاہے تو واشنگٹن کس چیز کی حمایت کرے گا۔ این بی آر کی تیاریوں کی رپورٹ، اور ساتھ ہی نوٹ کہ ان کا مقصد ایران کو معاہدے کی طرف دھکیلنا بھی ہو سکتا ہے، واضح کرتا ہے کہ تیاری کو حتمی فیصلہ نہیں سمجھنا چاہیے۔

ہندوستان: توانائی کا انحصار اور خارجی توازن

ہندوستان کے لیے سب سے فوری تشویش بیان بازی نہیں بلکہ نئے سرے سے رکاوٹ کا خطرہ ہے۔ ہندوستان توانائی کا بڑا درآمد کنندہ ہے، اور خلیجی سپلائی اور آبنائے ہرمز پر انحصار بھی عدم استحکام کو معاشی طور پر تباہ خیز بنا دیتا ہے۔

اٹلانٹک کونسل کے مطابق مارچ میں گزرگاہ پر پابندیاں شروع ہونے سے پہلے ہندوستان کی تقریباً 45 فیصد خام تیل درآمدات، آدھی ایل این جی اور 90 فیصد ایل پی جی اسی آبنائے سے گزرتی تھیں۔ اس نے ہندوستان کو تیسرا بڑا تیل درآمد کنندہ بھی بنایا۔ لہٰذا تیل کی بلند قیمتیں یا جہاز رانی میں خلل بلکل اخراجات اور تجارت دونوں پر اثر ڈال سکتے ہیں۔

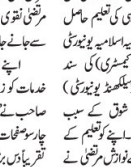
نئی امریکی و اسرائیلی مہم نئی دہلی کی سفارت کاری کو بھی پیچیدہ بنا دے گی۔ ہندوستان کے امریکا، اسرائیل، ایران اور خلیجی عرب ریاستوں کے ساتھ تعلقات میں اہم مفادات ہیں۔ اسے غالباً کشیدگی میں کمی اور تجارتی راستوں کے تحفظ کی حمایت کرنا ہوگی، مگر ایسی صف بندی سے بچنا ہوگا جو کسی شراکت دار سے تعلقات بگاڑ دے

دبستان سرسی کا روشن چراغ: محقق، ادیب، شاعر سید نوازش مرتضیٰ نقوی سرسوی

منظر عباس نقوی سرسوی

زندہ رہیں گے ہم بھی کتابوں کی شکل میں
آبِ حیات ہم نے نہ پیا تو کیا ہوا

نوازش مرتضیٰ سرسوی



مغربی اتر پردیش کی مردم خیز اور تاریخی بستی سرسی ضلع سنبھل جس کا تاریخی نام سرائے شیعہ ہے۔ جہاں ہر دور میں مختلف شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے جنم لیا اور اپنے علم و فن سے اپنا اور بستی کا نام روشن کیا۔ اگر اردو شعر و ادب کے حوالے سے بات کی جائے تو انیسویں صدی میں فلسفہ الشعراء سید محمد نقوی سیدسرسوی، شیخ کرامتی حسین اتر سرسوی، حکیم الملک مولانا محمد عباس نقوی برق سرسوی، علامہ قمر سرسوی مرحوم، ناظر حسین موجد سرسوی (مرثیہ گو)، مولانا محمد ہادی نقوی ہادی تلامذہ سرسوی مرحوم (مرثیہ گو)، ذوار حسین وارفتہ سرسوی جیسے عظیم شعراء کے نام ملتے ہیں۔ ادب کے حوالے سے ڈاکٹر شمشاد زیدی سرسوی مرحوم اور تسکین زیدی سرسوی مرحوم قابل ذکر ہیں۔ خصوصاً اردو ادب کے حوالے ڈاکٹر خوشحال زیدی مرحوم کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ بنی نسل میں تاریخ کے حوالے سے اپنے اثاثہ کو کتابی شکل میں محفوظ کر کے منظر عام پر لانے والی شخصیت سید نوازش مرتضیٰ نقوی سرسوی کا نام قابل ذکر ہے۔

۱۶ نومبر ۱۹۷۹ء کو ممسکن حضرت سید جمال الدین زیدی الواسطی المعروف دادا مخدومؒ سے تعلق رکھنے والی شخصیت نے ممسکن حضرت سید حسین شرف الدین نقوی المعروف شاہ ولایتؒ میں آغوش سید منور رضا نقوی سرسوی میں آنکھ کھولی۔ والدین نے اپنے اس لخت جگر کا نام نوازش مرتضیٰ منتخب کیا۔

امروہہ کے معروف تعلیمی ادارے امام المدارس انٹر کالج سے انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد جے۔ایس۔ہندو ڈگری کالج امروہہ سے بی۔ایس۔سی کی تعلیم حاصل کی۔اس کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی سے ایم۔ایس۔سی (کیمسٹری) کی سند حاصل کی۔بی۔ایڈ (ریڈیکلمنڈ یونیورسٹی) بھی کیا۔ادبی ذوق و شوق کے سبب ایم۔اے (اردو) بھی کیا۔اپنے کو تعلیم کے لئے وقف کر دینے والے نوازش مرتضیٰ نے چند برس کی ہی جگدیش سرن ہندو ڈگری کالج اور اطل ارکارا کیڈمی میں کیمسٹری کے استاد کے طور پر اپنی خدمات انجام دیں۔ان سے درسی فیض حاصل کرنے والے نہ جانے کتنے طلباء علی عہدوں پر فائز ہیں۔

دور حاضر میں ادبی حوالے سے نسل نو کی نمائندگی کرنے والی شخصیت سید نوازش مرتضیٰ نقوی کا تعلق سرسی کے محلہ چودھریان کے ایک ایسے خانوادہ سے ہے جہاں ہر دور میں تعلیم یافتہ اور مختلف شعبوں میں ملازمت کرنے والے حضرات نے جنم لیا۔ان کے دادا کے بھائی مولانا سید احمد رضا نقوی سرسوی مرحوم ایک ممتاز عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ سرسی کے امام جمعہ والجماعت بھی تھے۔والد ماجد سید منور رضا نقوی مرحوم بھی حکومت اتر پردیش میں ایک اعلیٰ سرکاری عہدہ پر فائز تھے۔والدہ ماجدہ حسن زہرا مرحومہ بھی امروہہ کے ایک معروف خانوادہ سے تعلق رکھتی تھیں۔والد ماجد نے ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد امروہہ ہی میں سکونت اختیار کر لی تھی۔جس کے سبب نوازش صاحب کی تعلیم بھی امروہہ میں ہی ہوئی۔

ان کے پرنور چہرے پر نمایاں سیاہ ریش کی شکل میں شرعی آثار ان کی شخصیت میں مزید چار چاند لگا دیتے ہیں۔ مزاج میں سنجیدگی اور سادہ مزاج طبیعت کے مالک نوازش مرتضیٰ نقوی سرسوی ادیب، شاعر، محقق اور معلم کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔

اپنے وطن کی ثقافت و تاریخ علمی و ادبی شخصیات کی خدمات کو زمانے سے روشناس کرانے کے لئے نوازش صاحب نے ''نوازش انوار'' جیسی کتاب مرتب کی۔ساڑھے چار سو صفحات پر مشتمل اس کتاب کو مرتب کرنے میں ان کو تقریباً دس برس کا ایک طویل عرصہ لگا۔ظاہری بات ہے کہ تحقیقی کام میں جن شواہد کو مدنظر رکھ کر مرتب کیا جاتا ہے اس کا انداز صرف ایک محقق ہی کر سکتا ہے۔اس کتاب میں انھوں نے بانیٔ سرسی حضرت سید جمال الدین زیدی الواسطی المعروف مخدوم صاحب کی آمد سے موجودہ دور تک کے حالات پیرو قرطاس کرتے ہوئے پوری تاریخ اس کتاب میں مثل ''گاگر میں ساگر'' رقم کرنے کی کوشش کی ہے۔جس میں چھ باب مرتب کئے گئے ہیں۔جہاں چند خاندانوں کا شجرہ، تاریخ سرسی، تاریخی عمارتیں، تعلیمی اداروں، مساجد وعزاخانوں کا ذکر ہے۔وہیں مختلف شعبوں سے وابستہ نمایاں شخصیات سرسی کے مجاہدین آزادی، علماء و شعراء، جو دنیا بھر میں کہیں بھی رہے ہوں، ان سب کے مختصر حالات بھی بیان کئے گئے ہیں۔اگر ''نوازش انوار'' کو ایک انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

یقیناً اتنی تحقیق و مشقت کے بعد بھی اس تذکرہ کو کافی نہیں کہا جا سکتا لیکن اس کے باوجود نوازش صاحب کی طائرانہ نگاہ جہاں تک پہنچ سکتی تھی انہوں نے اس کے دائرہ میں آنے والی ہر چیز کو تحقیق اور دیانتداری کے ساتھ پیرو قرطاس کرنے میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ یقیناً یہ کتاب آنے والی نسلوں بالخصوص محققین کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔

اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود اس کار عظیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا آسان نہیں تھا لیکن وطن عزیز سے محبت اور اجداد کو خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے تحقیق کی راہ میں آنے والی تمام دشواریوں کا بڑی پامردی سے مقابلہ کیا۔یقیناً ہر دور میں تحریر کو ایک ایسا پھر مہ مندرہ دیہ ہے کہ جو موجودہ نسلوں سے زیادہ آنے والی نسلوں کو فیض پہنچایا کرتی ہے۔''نوازش انوار'' مصرف یہ کہ اہل سرسی بلکہ محققین کے لئے بھی بہت ہی اہم ثابت ہوگی۔

نوازش مرتضیٰ صاحب کے مضامین اکثر مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔تاریخی حوالوں سے ان کے مضامین اہمیت رکھتے ہیں۔۲۰۱۹ء مولانا توحید حسین فاؤنڈیشن سرسی کے زیر اہتمام شائع ہونے والے ماہنامہ ''توحید'' کے مدیر کی حیثیت سے بھی انھوں نے اپنی ذمہ داری کو نہایت خوبی انجام دیا۔اس ماہنامہ نے اپنی کامیابی کے کئی برس مکمل کئے۔

دو بھائی اور جیٹھانی دونوں میں شعری ماحول ہونے کے سبب وہ بچپن سے کیسے چھوٹے رہ سکتے تھے۔ماموں حسنین شجاع نقوی 'راہی امروہوی' مرحوم کہنہ مشق شاعر تھے۔ان کی صحبت کا ہی اثر تھا کہ انھیں بھی شعر گوئی کا شوق پیدا ہوا۔لیکن ۱۹۹۸ء میں والد ماجدہ کے سائے سے محرومی کے سبب شاعری کا شوق پروان چڑھنے لگا۔شاعری میں باقاعدہ طور پر استاد اشعراء جناب سید رفیع الحسن نقوی رفیع سرسوی مرحوم سے شرف تلمذ حاصل کیا۔نوازش مخلص کرتے ہیں۔الفاظ کے انتخاب کا سلیقہ اور ان کو اپنے خیال کے سانچے میں ڈھالنے کے ہنر نے ان کی شاعری کو کم سنی نسل کے شعراء میں منفرد مقام عطا کیا ہے۔نعت نوحہ، منقبت اور غزل وغیرہ کے حوالے سے شعری سفر جاری و ساری ہے۔نمونے کے طور پر چند اشعار یہاں تحریر کئے جاتے ہیں۔

جیسا کہ نعت میں کہتے ہیں:

ابوطالبؑ سے جاری ہے اب تلک یہ
شانِ خوباں محبوب خدا کی

قصیدہ مصطفیٰؐ کا پڑھ رہا ہے
سنو آوازِ خاکِ کربلا کی

کربلا کے پیاسوں کے حوالے سے ایک شعر میں کہتے ہیں:

زمینِ کربلا میں دیکھئے ایسے بھی منظر ہیں
سکوں پیاسے گلوں کو ہے تڑپتے خنجر ہیں

وہیں کربلا کے سجدہ گزاروں کے سجدوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

نہ جانے کتنے سربسجدے میں جھکتے آئے ہیں لیکن
خدا کے دیں کو ان جیسا نہ پرنازبے وہ سر بہتر ہیں

''خالق کائنات کے وجود کے سلسلہ میں کہتے ہیں:

میں تو ہر شے میں اس کو پاتا ہوں
کیسے کہہ دوں خدا نہیں ہوتا

سماجی معاملات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں مختلف ادبی و ثقافتی تنظیموں سے وابستگی بھی انھیں انتہائی طور پر مصروف رکھتی ہے۔۲۰۲۳ء میں انھوں نے مختلف مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاریوں کے لئے طلاب کو ایک پرسکون ماحول فراہم کرنے کی غرض سے جدید تکنالوجی سے آراستہ ''ساحلیا لائبریری'' قائم کی۔جس سے بلا تفریق مذہب و ملت طلاب فیضیاب ہو رہے ہیں۔

تعلیم کے تئیں ان کی اسی دلچسپی اور خدمات کے لئے



سید نوازش مرتضیٰ نقوی



امروہہ فاؤنڈیشن نے انھیں ۲۰۱۹ء میں ''شاہ ولایت ایوارڈ'' سے نوازا۔بارگاہ رب العزت میں دعا کہ حضتر موازش سرسوی صاحب کو طول عمر عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆☆

دربھنگہ ٹائمز کا گوشہ جمال اویسی: ایک ادبی بازخوانی

ڈاکٹر مجیر احمد آزاد، دربھنگہ

شہر دربھنگہ سے شائع ہونے والا معروف ادبی جریدہ ''دربھنگہ ٹائمز'' کا تازہ شمارہ (اپریل تا جون، جولائی تا ستمبر 2026) منظر عام پر آچکا ہے۔شمارے کے مشمولات نہ صرف ادبی اعتبار سے قابل مطالعہ ہیں بلکہ موجودہ ادبی منظرنامے میں کئی اہم موضوعات پر غور و فکر اور بحث کے نئے دروازے بھی کھولتے ہیں۔اس شمارے کی ایک نمایاں خصوصیت مختلف ادبی شخصیات کے حوالے سے خصوصی مطالعات ہیں۔اگرچہ شمارہ بنیادی طور پر جمال اویسی کے گوشے سے مزین ہے، تاہم پروفیسر کمال الدین اور باقونہ رجز کے لیے بھی تعزیتی صفحات مختص کیے گئے ہیں۔

جمال اویسی کا گوشہ اس اعتبار سے خصوصی اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں محض ایک معروف شاعر و ناقد کی پذیرائی نہیں کی گئی بلکہ ان کی شخصیت، فکر اور فن کو مختلف زاویوں سے سمجھنے اور پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔گوشے میں مضامین، یادنامے، خطوط، خاکہ، مکالمہ اور مونو ریکلام شامل کر کے ان کی ادبی شخصیت کا ایک بہر جہت تصور سامنے لایا گیا ہے۔

اداریے میں گوشہ جمال اویسی کے سلسلے میں ایڈیٹر ڈاکٹر منصور خوشتر لکھتے ہیں:

''زندگی کے آخری دنوں تک انہیں دربھنگہ ٹائمز کی فکر رہی۔وہ رسالے کے بارے میں پوچھتے، اس کا آئندہ شمارے کی بات کرتے اور اپنی مصروفیات کے ساتھ رسالے کی پیش رفت پر بھی نظر رکھتے تھے۔یہ تعلق رہی نہیں تھا۔اس میں ایک اپنائیت تھی جو وقت کے ساتھ اور بھی گہری ہوتی گئی۔'' وہ آگے لکھتے ہیں: ''دربھنگہ ٹائمز میں جمال اویسی کے لیے یہ خصوصی گوشہ ہی خراج عقیدت پیش کرنے کی کوشش نہیں، دراصل ایک ایسے ادبی ساتھی کی یاد کو محفوظ رکھنے کی ایک چھوٹی سی کوشش ہے، جس نے تقریباً اکیس برس تک ہمارے ساتھ قدم ملا کر چلنے کی کوشش کی ہے۔اس گوشے میں ان کی شخصیت، شاعری، نظموں کے اسلوب اور ان سے وابستہ یادوں کو مختلف اہل قلم نے اپنے اپنے انداز میں پیش کیا ہے۔''(ص:9)

گوشے کا آغاز پروفیسر رئیس انور کے ''تعزیتی نوٹ'' سے ہوتا ہے، جس میں جمال اویسی کو بنیادی طور پر ایک شاعر قرار دیتے ہوئے ان کے جدید تر لب و لہجے اور شعری شعور کو نمایاں کیا گیا ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ ''یوں تو جمال اویسی نے اپنی قابل قدر علمی اور ادبی اور تحقیقی صلاحیتیں غزلوں، نظموں اور تحقیدی مضامین میں بکھیریں اور کئی مجموعے اور تحقیدی کتابیں بھی ترتیب دیں جو ان کی ساکھ بنانے میں معاون ہوئیں مگر میری ذاتی ذاتی رائے کہ بنیادی طور پر وہ شاعر تھے، جدید تر لب و لہجے کے ایک عمدہ، پرگو اور ہوشمند شاعر۔''(ص:18)

پروفیسر کوشل مظہری نے ''اویسی کا شعری جمال'' کے عنوان سے ان کی شاعری، بالخصوص نظم، میں موجود اضطراب، جستجو اور فکری تحرک کو موضوع بنایا ہے۔ان کے نزدیک اویسی کی نظمیں قاری کو محض لطف مطالعہ نہیں دیتیں بلکہ اسے غور و فکر اور اپنے باطن میں اترنے کی دعوت بھی دیتی ہیں۔وہ یوں رقم کرتے ہیں: ''اس طرح اویسی کی پوری شاعری اور بالخصوص نظم میں ایک طرح کی اضطراری کیفیت نظر آتی ہے۔ایک ایسا شخص جو اسرار حیات اور موز کائنات کی جستجو میں سرگرداں ہے۔کہیں کچھ سمجھتا ہے کہیں نہیں سمجھتا ہے کہیں پر خالق کائنات سے سوال کر بیٹھتا ہے۔شاید یہی وجہ ہے کہ اویسی کی نظمیں ہمیں سوچنے اور غور کرنے اور اپنے اندروں میں اترنے کی دعوت دیتی ہیں۔ان کی نظمیں انجماد کے بجائے تحرک کی طرف لے جاتی ہیں۔کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اویسی رات کے سناٹے میں سونے والوں کو بیدار کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔شاید انہیں گہرے نیند میں سوتا کسی خطرے کی گھنٹی کا اشارہ معلوم ہوتا ہو۔کہیں کہیں انسانی زندگی کے موز و نکات ان کی نظموں میں علائم کی صورت میں موجود ہوتے ہیں۔دراصل اویسی کو پڑھ کے براہ راست بیانیہ تخلیق کو نرے Statement میں بدل دیتی ہے، یہ نظمیں محض تفنن طبع کا سامان نہیں ہیں۔بلکہ مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی باک نہیں کہ جو ستے ادب کے قاری ہیں وہ آپ اویسی کے متن کے ادراک اور تفہیم کی کوشش کریں تو مشکل ہوگی کہ ان میں پرتیں بہت ہیں اور ان کی اپنی تہذیبی اور تخلیقی جڑیں ہیں جہاں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے تحمل اور غور و فکر کی ضرورت ہے۔''(ص:31-32)

سید اشہد کریم مضمون ''تخلیقی جمال و زبان کا شاعر جمال اویسی'' میں ان کی غزل کے تجزیاتی مطالعے سے اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ انہوں نے جو شعری لہجہ اختیار کیا ہے اس میں لفظ اپنے معنوی جہان آباد کرنے میں تصنع سے پاک نظر آتے ہیں۔ڈاکٹر احسان عالم کا ''جمال اویسی کی نظمیہ شاعری'' بھی اسی سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ڈاکٹر احسان عالم نے ''تقشیم گریز'' کی روشنی میں اویسی کی نظم نگاری کا جائزہ لیتے ہوئے ان کے تخلیقی مزاج اور فکری انفرادیت کو نمایاں کیا ہے۔وہ نتیجہ برآمد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''تقشیم گریز کے مطالعے سے اتنی بات اطمینان سے کہی جا سکتی ہے کہ شاعر نے اپنی تگ و دیر کے باوجود شاعری کو شعوری طور پر اپنا نہیں کیا ہے۔ہاں البتہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ شاعر نے ان دو زبانوں کے شاعر کے فن پاروں کے مطالعے سے اپنے ذوق کی آبیاری کی ہے اور اپنے تخلیقی مزاج کی تربیت کی ہے۔فطری اعتبار سے شاعر ایک نئے منوال اور نئی تلاش کا جوئل ہے، وہ صحیح کے انشال ہونے کے واسطے ایک جہد مسلسل و تعبیر ہے۔بعض مختصر ترین نظموں میں اشارے بہت صبح ہو گئے ہیں اور یہ ہمیں غور سے دیکھا جائے تو اور ادب میں سرزمین دربھنگا کے اعتراف کی شناخت ہے۔''(ص:80)

ڈاکٹر منصور خوشتر کا یہ اداریہ اس انٹرنیٹ یوگ خصوصی مطالعے کو مزید تاریخی اہمیت عطا کرتے ہیں۔یہ اداریہ اس مکالمے، جمال اویسی کے شخصی وجود کے ان رنگوں کو سامنے لاتے ہیں جو ان کی شاعری اور تنقید کے مطالعے سے الگ ایک مکمل انسانی شخصیت کی تشکیل کرتے ہیں۔جمال اویسی تصویروں کی زبانی ایک الگ دنیا آباد ہے، اس گوشے میں آخر میں ان کی دو غزلیں اور دو نظمیں شامل کر کے گوشے کو خوشنما شکل دے کر اور پکمل کیا گیا ہے۔

اس پورے گوشے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ''دربھنگہ ٹائمز'' نے جمال اویسی کو محض تعزیتی یاد میں محفوظ کرنے کے بجائے انہیں ادبی اور تنقیدی مطالعے کا موضوع بنایا ہے۔مختلف قلم کاروں کی تحریریں مل کر ان کے فن اور شخصیت کا ایسا خاکہ پیش کرتی ہیں جس میں شاعر، نقاد، ادیب، دوست اور ایک حساس انسان سب ایک ساتھ دکھائی دیتے ہیں۔یوں جمال اویسی کا یہ گوشہ نہ صرف ان کی یاد کو تازہ کرتا ہے بلکہ ان کے فکر و فن کی از سر نو قرات کی ضرورت بھی محسوس کراتا ہے۔یہی کسی ادبی جریدے کے خصوصی گوشے کی حقیقی معنویت ہے کہ وہ کسی شخصیت کو صرف ماضی کا حوالہ بنا کر نہ چھوڑے بلکہ اس کے فن کو نئے سوالات اور نئی قرا ءت کے ساتھ زندہ رکھے۔اس اعتبار سے ''دربھنگہ ٹائمز'' کا یہ شمارہ اور بالخصوص جمال اویسی کا گوشہ ایک قابل قدر ادبی کاوش قرار دیا جا سکتا ہے۔

اس شمارے میں گوشہ جمال اویسی کے علاوہ دو اور اہم شخصیات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔اول میں پروفیسر ایم کمال الدین اور دوم میں باقونہ رجز۔پروفیسر ایم کمال الدین کو جناب پروفیسر رئیس انور، ڈاکٹر قیام نیر، ڈاکٹر مجاہد الاسلام اور ڈاکٹر منصور خوشتر کے مضامین شامل ہیں۔میرے خیال میں پروفیسر ایم کمال الدین کو اس طور پر یاد کرنے والا ایسا رسالہ دربھنگہ ٹائمز ہی ہے۔اس کا شمارہ ڈاکٹر منصور خوشتر قابل رشک ہیں اور مبارکباد کے مستحق بھی۔دربھنگہ ٹائمز کے ''پیارا پنچیں'' سلسلہ۔۲ میں اردو کی معتبر قلم کار بانو سرتاج کو یاد کیا گیا ہے۔اس ضمن میں ڈاکٹر منصور خوشتر کا مضمون ''بانو سرتاج: بچوں کی دنیا کو محبت سے روشن کرنے والی ادیبہ'' بہترین خراج عقیدت ہے۔ان کے دو افسانے بھی شامل اشاعت ہیں۔

یہ شمارہ اپنی سابقہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ''فکشن مطالعہ'' ''مضامین'' اور مطالعہ شاعری'' کے تحت تحقیدی مضامین اپنے دامن میں سجائے ہوئے ہے۔''کھانا کہانی'' کے عنوان سے دس افسانے، ہندی کہانی کا ایک ترجمہ، غزلیں، تبصرے، المنور ڈسٹرک کی پیش رفت اور خیال آباد میں گیارہ ادبا اور قارئین کے مکتوبات کی شمولیت نے ۲۶۵ صفحات پر محیط اس شمارے کو ایک جامع اور ضخیم رسالہ بنا دیا ہے۔یقین ہے قارئین اسے پسندیدگی کی سند دیں گے۔

9234772764☆☆☆

انسان کی تلاش

افسانہ

محمد بشیر



رات کے گیارہ بج چکے تھے۔شہر کی بلند عمارتوں کی کھڑکیوں میں بجلی بجھتی روشنیاں یوں معلوم ہوتی تھیں جیسے آسمان کے ستارے زمین پر اتر کر اپنے شیشے کے گھروں میں قید ہو گئے ہوں۔سڑکوں پر ٹریفک کم ہو چکی تھی مگر شہر ابھی سویا نہیں تھا۔کہیں دور کسی گاڑی کا ہارن سنائی دیتا، پھر بلند عمارتوں کے درمیان گم سا ہو کر معدوم پڑ جاتا۔مہرین اپنے شاندار بیڈروم کی کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔اس کے ہاتھ میں موبائل تھا اور موبائل کی اسکرین پر ایک آن لائن رشتہ ایپ کھلی ہوئی تھی۔اس کا پروفائل بہت سلیقے سے بنایا گیا تھا: مہرین خالد عمر تیئس سال، ایم فل، سرکاری افسر، قد پانچ فٹ پانچ انچ، تعلیم یافتہ اور معزز خاندان سے تعلق۔

اس کے بعد شریک حیات کے لیے ترجیحات لکھی تھیں: ترجیحاً اعلیٰ سرکاری افسر، آئی ایس، آئی پی ایس، پی سی ایس یا کسی دوسرے اہم انتظامی عہدے پر فائز شخص۔ مطمئن ہو کر موبائل میز پر رکھ دیا۔اسے اپنی خواہش میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی تھی۔اسے لگتا تھا کہ اس نے زندگی میں بہت محنت کی ہے، اپنے لیے ایک مقام بنایا ہے، اس لیے اسے یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لیے ایک خاص معیار رکھے۔اس رات اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ چند سطروں میں لکھی ہوئی یہ ترجیحات اس کی زندگی کے آنے والے کئی برسوں کی سمت طے کرنے والی ہیں۔انسان بعض اوقات اپنی قسمت کا پہلا جملہ خود لکھ دیتا ہے، مگر اسے پڑھنے کی سمجھ بہت دیر بعد آتی ہے۔

مہرین اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی۔اس کے والد خالد صاحب ایک متوسط درجے کے سرکاری ملازم تھے لیکن اپنی بیٹی کی تعلیم اور مستقبل کے بارے میں ان کے خواب بہت بڑے تھے۔جب رشتہ دار کہتے کہ لڑکی کو اتنا پڑھانے کی کیا ضرورت ہے، آخر کار تو گھر ہی سنبھالنا ہے، تو خالد صاحب مسکرا کر کہتے کہ بیٹی کو اتنا ضرور پڑھایا جائے کہ کل وہ اپنی زندگی کے فیصلے خود کر سکے۔مہرین نے بھی والدین کی اسی امید کو اپنی طاقت بنا لیا تھا۔وہ کتابوں میں ڈوبی رہتی، مقابلے کے امتحانات کی تیاری کرتی اور اپنی ہر کامیابی کے ساتھ اپنے اندر اعتماد کا ایک نیا زینہ تعمیر کرتی جاتی۔اس دن اس کا نتیجہ آیا اور اسے سرکاری ملازمت مل گئی، خالد صاحب نے پورے محلے میں مٹھائی بانٹی تھی۔فرزانہ بیگم نے بیٹی کو گلے لگایا تھا اور ان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔شام کو جب گھر خاموش ہوا تو خالد صاحب نے مہرین کے سر پر ہاتھ رکھا۔

''بیٹی، اللہ نے تمہیں بہت کچھ دیا ہے۔بس ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا، عہدہ انسان سے بڑا نہیں ہوتا۔''

مہرین مسکرادی۔

''ابو، آپ کو مجھ پر اتنا بھی اعتبار نہیں؟ میں بھی غرور نہیں کروں گی۔''

خالد صاحب نے بھی مسکرا کر اس کی طرف دیکھا مگر ان کی آواز میں تنبیہ کی برقرار رہی۔

''غرور صرف اپنے عہدے کا نہیں ہوتا، بیٹی۔کبھی کبھی انسان دوسروں کو ان کے عہدوں سے پرکھنے لگتا ہے، یہ بھی غرور ہی کی ایک شکل ہے۔''

مہرین نے اس وقت یہ بات سن تو لی، مگر اس کے دل میں کامیابی کی تازہ خوشی اتنی گہری تھی کہ باپ کی نصیحت وہاں جگہ نہ بنا سکی۔فخر کی دنیا نے جلد ہی اسے ''میڈم'' بنا دیا۔لوگ اس کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لیتے، اس کے دستخط سے فائلیں آگے بڑھتیں اور اس کے ایک فون سے کام تیز ہو جاتے۔رفتہ رفتہ اسے محسوس ہونے لگا کہ دنیا میں انسان کی قدر اس کی قابلیت سے زیادہ اس کے عہدے سے ہوتی ہے۔یہی خیال آہستہ آہستہ اس کی ذاتی زندگی میں بھی داخل ہو گیا۔

بتیس برس کی عمر میں پہلا رشتہ آیا تو فرزانہ بیگم خاصی خوش تھیں۔لڑکا انجینئر تھا، ایک اچھی یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ، ایک معروف نجی کمپنی میں اچھے عہدے پر کام کرتا تھا، خاندان شریف تھا اور اپنا گھر بھی تھا۔فرزانہ بیگم نے تصویر مہرین کے سامنے رکھتے ہوئے بڑے اطمینان سے کہا کہ لڑکے کے پارے میں لوگوں نے اچھی رائے دی ہے۔مہرین نے تصویر دیکھی، پھر فوراً سوال کیا۔

''امی، سرکاری ملازمت ہے؟''

''نہیں، بیٹی۔ایک اچھی کمپنی میں انجینئر ہے۔''

مہرین نے تصویر میز پر رکھ دی۔

''پھر رہنے دیں۔''

ماں کو اس جواب کی جلدی پر حیرت ہوئی۔

''لیکن تم نے بات تو نہیں سنی۔باقی سب اچھا ہے۔''

مہرین نے قدرے اطمینان سے جواب دیا۔

''امی، نجی ملازمت کا کیا بھروسا۔۔۔؟ مجھے اپنے برابر کا شخص چاہیے۔''

ماں نے کچھ لمحے اسے دیکھا۔

''برابر کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ سرکاری۔۔۔؟''

مہرین نے جواب دینے کے بجائے نظریں پھیر لیں۔اس نے اس انجینئر سے یہ پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ وہ اپنے والدین سے کیسا سلوک کرتا ہے، غصے میں کیسا ہے، بیوی کی عزت کو سمجھتا ہے یا نہیں، مشکل وقت میں ساتھ دے سکتا ہے یا نہیں۔اس کے لیے ایک لفظ کافی تھا: ''سرکاری نہیں۔'' چنانچہ پہلا دروازہ بند ہو گیا۔اس کے بعد ایک یونیورسٹی پروفیسر کا رشتہ آیا۔آدمی پڑھا لکھا تھا، تحقیق کرتا تھا، کتابوں سے محبت کرتا تھا اور خاندان بھی باعزت تھا، مگر آمدنی مہرین کی توقع سے کم تھی۔

''لڑکا تو بہت اچھا ہے، بیٹی۔''

ماں نے نرمی سے کہا۔

''امی، اچھا ہونا کافی نہیں۔زندگی بھی تو چلانی ہے۔''

مہرین کا جواب مختصر تھا اور فیصلہ حتمی۔

(جاری)

’چوری چھپتی نہیں، کسی نہ کسی طرح قلعی کھل ہی جاتی ہے‘

رام مندر چندہ چوری معاملہ پر کانگریس پھر حملہ آور، جئے رام رمیش نے کہا کہ کیا جانچ کے نام پر ملک کی عوام اور سپریم کورٹ دونوں کو گمراہ کیا گیا؟



نئی دہلی۔ (ایجنسی) رام مندر چندہ چوری معاملہ پر کانگریس نے ایک بار پھر مرکز کی مودی حکومت کو نشانے پر لیا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جئے رام رمیش نے ٹویٹر ہینڈل ’ایکس‘ پر ایک پوسٹ میں ’چوری چھپتی نہیں، کسی نہ کسی طرح قلعی کھل ہی جاتی ہے‘ عنوان کے ساتھ طویل سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ ’’کہتے ہیں نہ کہ چوری بھی چھپتی نہیں، اور کسی نہ کسی شکل میں اس کی قلعی کھل ہی جاتی ہے۔ ایودھیا کے شری رام مندر میں عطیات کی چوری معاملہ میں ہر روز ہو رہے نئے انکشافات مرکز اور اتر پردیش کی حکومتوں کے ذریعہ کی جا رہی لیپا پوتی کی قلعی کھول رہے ہیں۔ ایس آئی ٹی، جو اپنی جانچ میں مشترکہ طور پر ناکام ثابت ہوئی ہے، اب اس چوری کو چھپانے کی کوششوں کا پردہ فاش کر رہے ہیں۔‘‘ کانگریس لیڈر نے اپنی پوسٹ میں موجودہ حقائق کا مذکرہ رکھتے ہوئے کئی سوالات بھی پر سرقلم ارطقہ کے سامنے اٹھائے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ’’معاملہ اب صرف چوری کا نہیں رہ گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا جانچ کے نام پر ملک کی عوام اور سپریم کورٹ دونوں کو گمراہ کیا گیا؟‘‘ واضح ہے کہ 2 دسمبر 2025 کو سپریم کورٹ کی ہدایت پر ایس آئی ٹی نے اپنی رپورٹ پیش کی تھی۔ ایک لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے اور دوسری عدالت کو گمراہ کرنے کے لیے۔‘‘ وہ مزید لکھتے ہیں کہ ’’20 جولائی کو سپریم کورٹ میں حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ پہلی ٹیم جانچ نہیں کر رہی تھی، پھر 4 اگست کو ایوان اعلیٰ نے اسمبلی میں اسی ٹیم کی ابتدائی جانچ کا حوالہ دیتے ہوئے دیا۔ ایسا کس بنیاد پر کیا گیا؟ کیا ایوان کو غلط بیانی دی گئی، یا سپریم کورٹ کو گمراہ کیا گیا؟ اگر جانچ ہی نہیں ہو رہی تھی تو کس چیز کی جانچ ہو رہی تھی؟ کیا سپریم کورٹ کو دونوں کیسوں میں ایک ہی جانچ ٹیم کی رپورٹ دکھائی گئی؟ کیا یہ سچ ہے کہ 2 دسمبر کو سپریم کورٹ کے سامنے جو رپورٹ پیش کی گئی، وہ 20 جولائی کو ہی تیار کر لی گئی تھی؟ کیا سپریم کورٹ کو یہ بتایا گیا کہ ایس آئی ٹی کی تشکیل 4 اگست کو ہوئی تھی؟ کیا سپریم کورٹ کو دونوں کیسوں میں ایک ہی رپورٹ دکھائی گئی؟ کیا یہ سچ ہے کہ ایس آئی ٹی نے ٹرسٹ کو کلین چٹ دے دی تھی، تو دوسری رپورٹ کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے؟ اس میں کیا نتائج برآمد ہونے والے تھے، یہ تو پہلے ہی طے ہو چکا تھا۔‘‘

کانگریس جنرل سکریٹری کے مطابق سپریم کورٹ کے 17 اگست کے حکم میں واضح ہے کہ ایس آئی ٹی فورٹک آڈیٹر کے ساتھ ٹرسٹ کے طریقہ کار سے جڑے جرائم کی جانچ کر رہی تھی۔ حکم میں اسٹیس رپورٹ عدالت میں سیل بند لفافہ میں داخل کرنے کا انتظام بھی درج ہے۔ ایسے میں اگر 17 اگست کو ایک ایس آئی ٹی کو فورٹ ٹرسٹ کو سونپے جانے کی خبریں درست ہیں، تو یہ کس کے حکم سے ہوا؟ وہ یہ سوالات بھی پوچھتے ہیں کہ ’کیا سپریم کورٹ کو اس کی جانکاری تھی، اور کیا اس کی اجازت لی گئی تھی؟ کیا سپریم کورٹ کو دونوں ایس آئی ٹی میں ایک ہی سینئر آئی پی ایس افسر کو شامل رکھنے کی بات بتائی گئی تھی؟ عدالت کے لیے ایک خفیہ رپورٹ اور ٹرسٹ کے لیے کھلی رپورٹ، یہ دوہرا پیمانہ کیوں؟‘

جئے رام رمیش نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں سوالات کی ایک طرح سے بارش کر دی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ’’23 ستمبر کو وشو ہندو پریشد معاملہ کا ڈینگ منٹر کے 8 ملازمین تک محدود کیسے رہ گیا اور سپریم کورٹ کی واضح ہدایات کے باوجود اس ٹرسٹ کے طریقہ کار سے متعلق جرائم اور دہ مد دار دھیرد یادوں کے کردار کو ڈراکیوں نہیں کیا گیا؟ اگر انہی افسران والے جانچ نظام کی رپورٹ ٹرسٹ کو سونپ دی گئی، جبکہ سپریم کورٹ کے سامنے رپورٹ سیل بند لفافہ میں داخل کی گئی تو اس جانچ کی غیر جانبداری اور خودمختاری پر سنگین سوال اٹھانا فطری ہے۔ کیا ایس جانچ پر ملک اور سپریم کورٹ بھروسہ کر سکتے ہیں۔‘‘ ان کا کہنا ہے کہ کانگریس کا مطالبہ شروع سے ہی واضح رہا ہے، اب وقت ہے کہ سپریم کورٹ کی نگرانی میں ایک نئی اور خود مختار اس ایس آئی ٹی تشکیل دی جائے، جو براہ راست سپریم کورٹ کو رپورٹ کرے۔ جانچ کا دائرہ صرف کا وشنگ سنٹر تک محدود نہ رہے بلکہ ٹرسٹ کے طریقہ کار اور ہر ذمہ دار شخص کے کردار کی بھی غیر جانبدارانہ جانچ ہو۔ پوسٹ کے آخر میں جئے رام رمیش نے 13 اہم مطالبات بھی سامنے رکھے ہیں، جو اس طرح ہیں:

وزیر داخلی کے ذریعہ اسمبلی میں پیش کردہ پہلی ایس آئی ٹی کی تشکیل کا نوٹیفکیشن اور اس کے کام کی ہدایت برسر عام کی جائے۔

پہلی ٹیم کی عبوری اور حتمی دونوں رپورٹس برسر عام کی جائیں۔ یہ بھی بتایا جائے کہ یہ رپورٹس کی حتمی رپورٹ کو سونپی گئیں؟

ایک نئی اور خود مختار ایس آئی ٹی تشکیل ہو، جو براہ راست صرف سپریم کورٹ کو رپورٹ کرے۔ رپورٹ کے طریقہ کار کا سب سے بھی پہلوؤں کی جانچ کرے۔

مذکورہ بالا 3 مطالبات سامنے رکھنے کے بعد جئے رام رمیش نے کہا ہے کہ ’’رام مندر کروڑوں ہندوستانیوں کی آستھا کے عقیدہ کی علامت ہے، کسی ٹرسٹ یا شخص کی ذاتی ملکیت نہیں۔ رام کے نام پر چڑھائے گئے ایک ایک روپے کا حساب دینا ہوگا۔ عقیدہ کے نام پر جوابدہی سے بچنے کی اجازت کسی کو نہیں دی جاسکتی۔‘‘ ساتھ ہی وہ ایس آئی ایم مودی کو مخاطب کرتے ہوئے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ’’وزیر اعظم جی، آپ کی خاموشی ملک کو پریشان کر رہی ہے۔ عملیات چوری کا سچ سامنے آنا ہی چاہیے۔ عقیدہ کے ساتھ دھوکہ کرنے والوں کی جوابدہی طے ہونی چاہیے۔

’حکومت کتابوں کا کچھ تو احترام کرے‘

سنٹرل وسٹا لائبریری معاملے پر سپریم کورٹ کا اظہار فکر



عدالت نے مرکزی حکومت سے کہا کہ اگر آپ کتابوں کو رکھنا نہیں چاہتے تو انہیں کسی دوسرے ملک کو دے دیجیے۔ سخت کتابوں کو محفوظ رکھنے کو ہدایت دی کہ معاملے کی آئندہ سماعت تک کتابوں کو دوسری جگہ منتقل نہ کیا جائے۔

سپریم کورٹ نے پیر (16 نومبر) کو مرکزی حکومت کی سرزنش کی۔ معاملہ دہلی کی 135 سال پرانی سنٹرل سیکریٹریٹ لائبریری کو دوسری جگہ منتقل کرنے کا ہے۔ یہ لائبریری سنٹرل وسٹا ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے تحت منتقل کی جانی ہے۔ لیکن وہاں رکھی تقریباً 8.5 لاکھ کتابوں کی دیکھ بھال کے لیے مناسب انتظام نہیں کیے گئے ہیں۔ یہ لائبریری شاستری بھون میں ہے۔ سنٹرل وسٹا پروجیکٹ کے تحت اس عمارت کو گرانے کی تجویز ہے۔ جسٹس سنجے کمار اور جسٹس منجیت سنگھ پر مشتمل بنچ نے کتابوں کو سنبھالنے کے طریقے پر تشویش کا اظہار کیا۔ بنچ نے کہا کہ سرکاری افسران لائبریری کی دراکو کو بچانے کے لیے مخلص کوشش منعوبہ کے کام کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ جسٹس کمار نے کہا کہ ’’آپ اس کام کو جلد بازی میں مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ان کتابوں کے ساتھ کیا کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں؟ ایسا لگتا ہے کہ اس کے لیے کوئی ٹھوس منصوبہ نہیں ہے۔ آپ کو ان کتابوں کی پروا نہیں ہے۔ یہ ایک وراثت ہے۔‘‘ بنچ کے مطابق یہ کتابیں 1702 سے وابستہ وراثت ہیں۔

جسٹس کمار نے یہ بھی کہا کہ اگر آپ ان کتابوں کو رکھنا نہیں چاہتے تو انہیں کسی دوسرے ملک کو دے دیجیے۔ وہ ملک ان کی دیکھ بھال کرے گا اور ان کی اہمیت سمجھے گا۔ ہم ان کتابوں کی بھی تعزیت بھیجے۔ 8.5 لاکھ کتابوں کو یوں ہی برباد ہونے کے لیے چھوڑا نہیں جا سکتا۔ بنچ نے مرکزی حکومت کو ہدایت دی کہ معاملے کی آئندہ سماعت تک کتابوں کو دوسری جگہ منتقل نہ کیا جائے۔ عدالت نے معاملے کی آئندہ سماعت جمعہ (20 نومبر) کو طے کی ہے۔ سپریم کورٹ اس معاملے میں ازخود نوٹس کر کیا ہے۔ اس معاملے کا نام ہے ’135 سال پرانی لائبریری، 8.5 لاکھ کتابیں اور نئے سنٹرل وسٹا پروجیکٹ میں جگہ کی کمی کا معاملہ‘ سماعت کے دوران بنچ کو بتایا گیا کہ مرکزی حکومت نے پیر کو ہی ایک حلف نامہ داخل کیا ہے۔ حالانکہ اس حلف نامے کو بھی عدالت کی دستاویزات میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

اس معاملے میں سینئر وکیل ہری پریا پدمنابھن کو عدالت نے ایمکس کیوری مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نو ہزار کتابوں کو منتقل کرنے کی جلد بازی دکھائی جا رہی ہے۔ انہوں نے عدالت سے اس عمل کو روکنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مقام و متبادل جگہ کو لے کر مرکزی حکومت کی جانب سے مزید معلومات کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ کوہ پیما تک ان کتابوں کی الماریوں کے نیچے کتنی جگہ استعمال ہو رہی ہے۔ اس کا موازنہ نئی جگہ پر ملنے والی جگہ سے بھی کیا جائے۔ ان کے مطابق لائبریری کی تقریباً 12 لاکھ کتابیں گزشتہ 15 سال سے آرے کے پوم کی ایک جگہ پر رکھی ہوئی ہیں۔ ان کتابوں کی حالت انتہائی خراب ہے۔ مرکزی حکومت کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل ایشوریہ بھاٹی عدالت میں پیش ہوئیں۔ انہوں نے بتایا کہ آرے کے پوم میں رکھی کتابیں قلمی سدن لائبریری سے لائی گئی تھیں۔ اس پر عدالت نے ایمکس کیوری سے کہا کہ وہ یہ جانچ کریں کہ کیا ان کتابوں پر لائبریری کی ٹیگ لگا ہوا ہے۔ کچھ دیمک ویلیلں سننے کے بعد بنچ نے مرکزی حکومت سے کہا کہ سنٹرل سکریٹریٹ لائبریری کی کتابیں آئندہ سماعت تک منتقل نہیں کی جانی چاہئیں۔ جسٹس کمار نے ایشوریہ بھاٹی سے کہا کہ آپ کتابیں منتقل نہیں کریں گی۔ اس کے ساتھ ہی ان سے کہا کہ ’حکومت کتابوں کا کچھ تو احترام کرے۔‘

ہندوستان-میانمار بحری مشق آئی ایم این ای ایکس اختتام پذیر

وشاکھاپٹنم (ایوان آئی) ہندوستان اور میانمار کی بحری افواج کے درمیان مشترکہ بحری مشق آئی ایم این ای ایکس-26 کا آٹھویں ایڈیشن وشاکھاپٹنم میں بنگال کی سمندری سرحد میں کامیاب انعقاد کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ بحریہ نے پیر کے روز بتایا کہ سمندری مرحلے کے دوران ہندوستانی بحریہ کے جنگی جہاز آئی این ایس رانا اور آئی این ایس سمیدھا نے میانمار کی بحریہ کے جنگی جہاز ایم این ایس سین فیو شن کے ساتھ خلیج بنگال میں مشترکہ سرگرمیوں اور آپریشن سے متعلق مشقیں انجام دیں۔ مشق کے بندرگاہی مرحلے میں بہریں کے دوران تبادلہ خیال، ایک دوسرے کے جنگی جہازوں کا دورہ، پیشہ ورانہ بات چیت اور کھیلوں کی سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا۔ ان پروگراموں کے ذریعے دونوں ملکوں کے بحری اہلکاروں کو ایک دوسرے کے تجربات اور کام کرنے کے طریقوں کو سمجھنے کا موقع ملا۔

راوت نے ایس آر اے منصوبوں میں 30 ہزار کروڑ روپے کے گھوٹالے کا الزام لگایا



ممبئی، (ایوان آئی) شیوسینا (یو بی ٹی) کی رہنما سنجے راوت نے پیر کو مہاراشٹر میں جھونپڑپٹی کے تحت تعاونی طور پر بی ایم سی کی منظوری ضروری ہے، انہیں اس آرے کے پاس بھیجا گیا اور سرکاری دباؤ میں پاس کر دیا گیا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ پھنچ بلڈرز کو فائدہ پہنچانے کے لیے بغیر جھونپڑ پٹیوں والے پلاٹوں پر بھی اس آر اے کے قاعدہ 33(10) کو غیر قانونی طور پر نافذ کیا جا رہا ہے۔ سنجے راوت نے الزام لگایا کہ 300 سے زائد ایسی ترقیاتی تجاویز، جو اس آر اے کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں، کو ایک خط کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس سینئر آئی اے ایس افسر نے ان پر ناقص گورننس کی جانب توجہ مبذول کرائی تھی اور بتایا تھا کہ اس سے ریاست کو 30,000 کروڑ روپے کا نقصان ہو سکتا ہے۔ انہوں نے سوال کیا، ’’اگر وزیر اعلیٰ ایک ایماندار سینئر آئی اے ایس افسر کے خط کو ہی نظر انداز کر دیتے ہیں تو عام شہریوں کو کیا امید رہ جاتی ہے۔‘‘

انہوں نے 10 جون 2024 کو اس وقت کے بی ایم سی کمشنر بھیشم کھرنگر کی جانب سے ہائوسنگ سیکرٹری اور وزیر اعلیٰ کو لکھے گئے ایک اور خط کا بھی ذکر کیا۔ اس خط میں خبردار کیا گیا تھا کہ بلڈر ریونیو چوہان اور رکن اسمبلی راجے ڈمبالکر اس آرے کے راستے سے بی ایم سی کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ مسٹر راوت نے وزیر اعلیٰ مسٹر فڈنویس کو نشانہ بناتے ہوئے پوچھا کہ کیا وہ پولیس کو اپنے کنٹرول میں لینے کو مقصد کچھ منتخب بلڈروں کو ممبئی کو لوٹنے کی کھلی چھوٹ دینا ہے۔

امت شاہ نے فرقہ نویس اور شندے کے ساتھ بند کمرے میں کی اسٹریٹجک میٹنگ



پونے، (ایوان آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے پیر کو پونے کے ایک ہوٹل میں مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے ساتھ بند کمرے میں اعلیٰ سطحی میٹنگ کی۔ اس سے قبل اتوار کو مسٹر فڈنویس کی مشترکہ ہوئی ملاقات کے بعد مشترکہ نے آج صبح سینئر پی بلیٹ روڈ پر واقع ہے ڈیلیمیرٹ ہوٹل میں پی ہے کے سربراہ شیو سینا کے ساتھ میٹنگ میں شامل ہونے کے لیے پہنچے۔ اعلیٰ قیادت کی اس اہم میٹنگ کے قبل پی ہے پی ایم چندر کانت پاٹیل، ریونیو چوہان اور رکن اسمبلی راجے ڈمبالکر سمیت کئی سینئر رہنماؤں نے بھی مرکزی وزیر سے ملاقات کی۔ ذرائع نے تصدیق کی کہ اس کے بعد مسٹر شاہ مسٹر فڈنویس، مسٹر شندے اور مسٹر پاٹیل نے بند کمرے میں ایک ساتھ میٹنگ کی، حالانکہ میٹنگ کے ایجنڈے کی سرکاری تفصیلات ابھی خفیہ رکھی گئی ہیں۔ مسٹر شاہ اس وقت پونے کے دو روزہ دورے پر ہیں، جہاں آج انہوں نے متعدد اہم عوامی پروگراموں میں شرکت کرنی ہے۔ پس پردہ جاری سیاسی سرگرمیوں نے مہاراشٹر کی سیاست میں بھی مرکزی دلچسپی کو جنم دیا ہے۔ سیاسی ماہرین کے مطابق ایجنڈے میں دو اہم مسائل حاوی ہیں: مہاراشٹر کی کئی حصوں میں خشک سالی کی صورتحال، اور مقامی باڈی انتخابات۔ یہ میٹنگ ایسے وقت میں ہوئی ہے جب ریاست کے کئی حصوں میں کسان خشک سالی کی وجہ سے شدید مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ریاست کے وزیر زراعت نے حال ہی میں کہا تھا کہ ریاست کے 40 سے زائد تعلقوں کو خشک سالی سے متاثر قرار دینے کی سفارش کی جائے گی۔ اس کے علاوہ، ریاست کے کئی حصوں میں بلدی انتخابات کے لیے تیاریاں زور پکڑ رہی ہیں۔ ایسے میں ریاست کی حکمران جماعتوں کے لیے یہ میٹنگ بہت اہم سمجھی جا رہی ہے۔ میٹنگ کے بعد مسٹر شاہ کے ساتھ مسٹر فڈنویس اور مسٹر شندے کی ملاقات کی بھی توقع ہے۔ اس کے بعد مسٹر شاہ ممبئی روانہ ہو جائیں گے، جہاں وہ ایک اور پروگرام میں شرکت کریں گے۔ اس کے بعد وہ دہلی واپس جائیں گے۔ مسٹر شاہ کے اس دورے کو مہاراشٹر کی سیاست میں بہت اہم سمجھا جا رہا ہے، کیونکہ یہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب ریاست کی حکمران جماعتیں آئندہ بلدی انتخابات کی تیاری کر رہی ہیں۔ اس دورے کے دوران مسٹر شاہ کی ملاقاتوں سے ریاست کی سیاست میں نئی سمت کا تعین ہونے کی توقع ہے۔

تمل ناڈو میں برڈ فلو کا خطرہ، 40 ہزار مرغیاں تلف، 3 ماہ تک برائلر فارمنگ پر پابندی

چنئی، تمل ناڈو میں برڈ فلو کے خطرے کے پیش نظر احتیاطی اقدامات تیز کر دیے گئے ہیں۔ ریاست کے ضلع کلکٹروں کے ایک پلاری فارم میں 5 ایچ 1 وائرس کی تصدیق کے بعد تقریباً 40 ہزار مرغیاں تلف کر دی گئی ہیں، جبکہ متاثرہ علاقے میں تین ماہ تک برائلر مرغیوں کی پرورش پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ حکام نے ریاست بھر میں نگرانی اور بچاؤ کے تمام ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ریاست کے ڈائریکٹر صحت ڈاکٹر سم سندرم نے بتایا کہ اب تک تمل ناڈو میں انسانوں کے اندر برڈ فلو کے انفیکشن کا کوئی معاملہ سامنے نہیں آیا ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ خوف زدہ ہونے کے بجائے احتیاطی تدابیر پر عمل کریں۔ اطلاعات کے مطابق ضلع کلکٹر اور محکمہ صحت کی ہدایات

اقبال کا کلام انسان کو خودشناسی، خودداری اور سماجی ذمہ داری کا شعور عطا کرتا ہے: پروفیسر علی احمد فاطمی

کلامِ اقبال کی عصری معنویت پر پریاگ راج میں قومی سیمینار کا انعقاد ماہرینِ ادب کا فکرِ اقبال، فلسفۂ خودی اور انسانی اقدار کے مختلف پہلوؤں پر اظہارِ خیال



پریاگ راج: سہ ماہی ادبی و تحقیقی رسالہ ”ادب سلسلہ“ نئی دہلی نے شعبۂ اردو، الہ آباد یونیورسٹی کے اشتراک سے کریلی باغ، پریاگ راج کے نواب گارڈن میں ”کلامِ اقبال کی عصری معنویت“ کے عنوان سے ایک روزہ قومی سیمینار کا انعقاد کیا۔ سیمینار میں ملک کے مختلف جامعات اور علمی و ادبی اداروں سے وابستہ ممتاز اساتذہ، دانش وروں، ادبا اور محققین نے شرکت کی۔ مختلف علمی نشستوں میں علامہ اقبال کے فکر و فلسفہ، خودی، انسان دوستی، اخوت اور انسانی اقدار کے تناظر میں ان کے کلام کی عصری معنویت پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ سیمینار کی صدارت معروف نقاد اور دانش ور پروفیسر علی احمد فاطمی نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے کہا کہ اقبال کا کلام انسان کو اپنی شناخت، خودداری اور سماجی ذمہ داری کا شعور عطا کرتا ہے۔ ان کی شاعری محض جذباتی اظہار نہیں بلکہ ایک وسیع فکری اور انسانی وژن کی حامل ہے۔ اقبال کے یہاں انسان کی عظمت، خود اعتمادی اور اجتماعی زندگی کے تقاضوں کا جو تصور ملتا ہے، وہ آج بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے اقبال کے کلام کو اس کے وسیع سماجی تہذیبی اور انسانی پس منظر میں سمجھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ کے ڈائریکٹر پروفیسر عبدالحق سیمینار کے مہمانِ خصوصی تھے، جب کہ پروفیسر صابر حبیب رشید، سابق صدر شعبۂ عربی، فارسی، الہ آباد یونیورسٹی اور سینئر صحافی مظہر عالم مظہری، پنجاب کیسری و ہند سماچار گروپ، جالندھر مہمانانِ اعزازی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔

پروفیسر راہی فدائی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اقبال کی شاعری میں انسان اور انسانیت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ان کے افکار کسی ایک عہد یا خطے تک محدود نہیں بلکہ ان میں پوری انسانیت کے لیے رہنمائی کا سامان موجود ہے۔ انہوں نے نئی نسل کو اقبال کے فکر و فن سے روشناس کرانے اور ان کے کلام پر سنجیدہ تحقیقی کام کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ پروفیسر صالحہ رشید نے اقبال کے کلام میں انسانی احساسات، سماجی شعور اور فکری بالیدگی کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور تعلیم اور معاشرے کے باہمی رشتوں کو موضوع بنایا، جب کہ مظہر عالم مظہری نے اردو فکری مباحث کو عوام تک پہنچانے میں صحافت کے کردار پر اظہارِ خیال کیا۔ سیمینار میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ڈاکٹر ریحان اختر قاسمی نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ انہوں نے اقبال کی شاعری، فلسفۂ خودی اور ان کے تصورِ انسان کے مختلف پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ اقبال کا پیغام انسان کو اپنی ذات کے ساتھ معاشرے کے تئیں بھی ذمہ داری کا احساس دلاتا ہے اور بہتر انسانی اقدار کی تشکیل کی تحریک دیتا ہے۔ سیمینار کے پہلے اجلاس میں مقالات کی نگرانی ڈاکٹر عبدالحق سنگھ دیو یونیورسٹی کیانے کی۔ اس نشست میں مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالات پیش کیے گئے اور اقبال کے فکری و ادبی جہات پر علمی و تنقیدی تبادلہ خیال ہوا۔ اجلاس کے اختتام پر شعبۂ اردو، الہ آباد یونیورسٹی کے ڈاکٹر ظفر اللہ انصاری نے اظہارِ تشکر کیا۔ دوسرا اجلاس تکنیکی نشست کے طور پر منعقد ہوا، جس کی صدارت پروفیسر ماہ الحق نے کی، جب کہ نظامت کے فرائض شعبۂ عربی و فارسی، الہ آباد یونیورسٹی کی ڈاکٹر نیلوفر نے انجام دیے۔ اس نشست میں مقالات کی نگرانی شعبۂ اردو کے صدر ڈاکٹر سنجے کمار و ڈاکٹر کاشف، ڈاکٹر حسین جیلانی، مہاتما گاندھی کاشی ودیاپیٹھ، وارانسی اور ڈاکٹر شاہدخان، فتح پور نے کی۔ نشست کے اختتام پر ”ادب سلسلہ“ کے مدیر محمد زماں آزردہ نے اظہارِ تشکر پیش کیا۔ سیمینار کے آغاز میں ”ادب سلسلہ“ کے مدیر محمد سلیم بیگ نے استقبالیہ کلمات پیش کیے اور ملک کے مختلف حصوں سے تشریف لانے والے مہمانوں، مقالہ نگاروں اور شرکا کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے اس علمی و ادبی اجتماع کے انعقاد کی غرض و غایت اور موضوع کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر ڈاکٹر عارض محمد قادری، ڈاکٹر شمیم اللہ خان، ڈاکٹر حسنین فاطمہ، عین ان فاروقی، سلمان اختر، ڈاکٹر محمد علیم، بیگم اللہ خان لدن بھائی، ڈاکٹر طاہرہ پروین، عتیق ابراہیم، ڈاکٹر بلال، ڈاکٹر عرفان، شاہ شہود حسین فاطمہ، رئیس کفیل احمد، عبد الحکم محمد زید، اوساف عبد الرشید، عبد اللہ، محمد شمیم، ابو طالب، بدر الزماں علی، رضا انجم فاطمی، مجد اللہ، محمد بدر خان، محمد شارق، سمیت متعدد اہل علم و ادب موجود تھے۔

سہ ماہی ”ادب سلسلہ“ کی جانب سے شعبۂ اردو، الہ آباد یونیورسٹی کے اشتراک سے اس سیمینار کا انعقاد اقبال شناسی کے فروغ اور سنجیدہ علمی و تحقیقی مکالمے کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت ہے۔ اس اجتماع نے اس حقیقت کو پھر نمایاں کیا کہ اقبال کی پیغام کی مخصوص عہد یا طبقے تک محدود نہیں، بلکہ خودی، انسان دوستی، اخوت، رواداری اور احترامِ آدمیت پر مبنی ان کی فکر آج کے معاشرتی حالات میں بھی گہری معنویت رکھتی ہے۔

حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت پر مجلس کا انعقاد

آیت اللہ ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی کا فارسی میں خطاب، سیرت و عظمتِ فاطمہ زہراؑ پر تفصیلی روشنی ڈالی



نانڈیڑ/امیٹھی/گنگر (نامہ نگار) نانڈیڑ تحصیل کے رام پور منگروڑ پاٹیا گاؤں میں دوشنبہ کے روز حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے موقع پر سماجی کارکن سید شرعی علی کی جانب سے مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس موقع پر دہلی سے تشریف لائے شیعہ عالم دین مولانا سید عزادار حسین نے حضرت فاطمہ زہرا کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضرت فاطمہ زہرا کی زندگی کے ہر لمحے میں اہل ایمان کے لیے عظیم نمونہ عمل موجود ہے۔ ان کی سیرت اور کردار سے ہر دور میں خواتین کو سبق حاصل کرنا چاہیے۔ وہیں ایران کے شہر باہوں دہلی سے تشریف لائے آیت اللہ ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی نے فارسی زبان میں اپنے خطاب میں کہا کہ حضرت فاطمہ زہرا کی عظمت کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ دنیا کے تمام دانشور اور علمائے کرام بھی مل کر ان کی شخصیت کا مکمل احاطہ نہیں کر سکتے۔ ڈاکٹر حکیم الٰہی نے اپنی پوری تقریر فارسی زبان میں پیش کی۔ جس کا اردو ترجمہ مولانا سید قمر حسنین نے کیا۔ آخر میں انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا کے مصائب بیان کیے۔ جسے سن کر مجلس میں موجود مومنین کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ مجلس میں مولانا نور الحسن، مولانا حیدر عابدی، مولانا محمد عابدی قمی، مولانا عرفان مہدی، مولانا اشفاق حسنین، مولانا عباس الحسن، مولانا شاہد حسین، مولانا محمد عاظم، مولانا رہبر سلطانی امام جمعہ جلال پور، مولانا منور حسین، مولانا محمد مبشر اور مبارک جلال پوری سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔

ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی کی نوتعمیر شدہ مسجد کے افتتاح میں شرکت

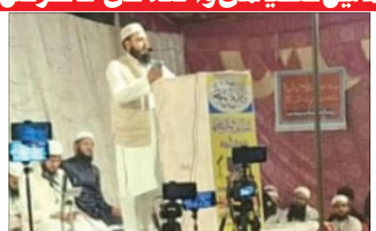
عبادت گاہ میں حاضری سے روحانی سکون اور علم حاصل ہوتا ہے، صفائی اور انسانیت کے پیغام کو عام کرنے کی اپیل



جلال پور، امیٹھی/گنگر: شہر کے سرائے چوک پر واقع رضویہ حضرت فاطمہ زہرا مسجد کی نوتعمیر شدہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر ذہبی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ ایرانی گلچر ہاؤس کے آیت اللہ ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی نے اس پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ عبادت گاہ پر حاضری سے روحانی سکون اور علم حاصل ہوتا ہے، صفائی اور انسانیت کے پیغام کو عام کریں۔ آیت اللہ ڈاکٹر حکیم الٰہی نے آئے ہوئی نسلوں کو اللہ (خدا) کا شکر ادا کرنے کی ترغیب دیتے اور انہیں صحیح راستے پر چلنے کی تعلیم دیتے ہوئے خصوصی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی مقامات کا مقصد صرف عبادت تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ انہیں معاشرے میں اچھی اقدار اور انسانی اقدار کو بھی فروغ دینا چاہیے۔ مولانا سید قمر حسنین دہلوی نے آیت اللہ حکیم الٰہی کی فارسی تقریر کا اردو میں ترجمہ کیا۔ مولانا سید عزادار حسین دہلوی نے اپنے خطاب میں عزا سے فاطمی کا حوالہ دیا اور بی بی حضرت فاطمہ زہرا کو خواتین کے لیے رول ماڈل قرار دیا۔ اس نے اس کی زندگی، قربانیوں اور مذہبی خدمات پر روشنی ڈالی اور ہمیں اس کے دکھائے ہوئے راستے پر چلنے کا درس دیا۔ آخر میں جب مولانا نے بی بی فاطمہ کی دردناک شہادت کا ذکر کیا تو پروگرام میں موجود عقیدت مند جذباتی ہو گئے، اور بہت سے لوگوں کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ پروگرام کا آغاز مولانا ضیغم عباس باقری نے آئے ہوئے مہمانوں کے استقبال سے کیا۔ اس موقع پر مولانا مہدی حسن واعظ، مولانا رہبر سلطانی، حیدر عباس ایڈووکیٹ، مولانا نور الحسن، اختر جلالپوری، اور کثیر تعداد میں علمائے کرام اور عقیدت مند موجود تھے۔ جلال پور انپٹی معاشرے میں اچھی اقدار اور انسانی اقدار کو پولیس انسپکٹر اپے پرتاپ سنگھ یادو پولیس فورس کے ساتھ اس تقریب کے دوران حفاظتی انتظامات کے انچارج تھے۔

تعلیمی بیداری وقت کی اہم ضرورت، نئی نسل کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے

جامعۃ الشیخ عبدالستار نانکوی میں تعلیمی و اصلاحی کانفرنس، علماء کا خطاب

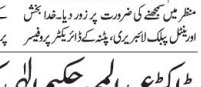


سہارنپور (احمد رضا) آج مغربی اتر پردیش کی معروف درسگاہ جامعۃ الشیخ عبدالستار نانکہ تیڑہ چھپلپٹ ضلع سہارنپور میں تعلیمی بیداری کے عنوان سے ایک عظیم الشان تعلیمی اور اصلاحی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا جس کی صدارت جامعہ ہذا کے صدر عالم دین مولی کمال عارف باللہ حضرت حافظ الرحمن قاسمی نانکوی نے فرمائی پروگرام کا آغاز جامعہ جمیل احمد نانکوی کے استاذ تجوید و قرأت قاری خوش الحان قاری مطیع اللہ حفظہ اللہ کی پرسوز تلاوت کلام پاک سے ہوا جب کہ شارح اسلام مولانا قاری فرحان قاسمی نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں نعتیہ کلام پیش کیا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض کنوینر پروگرام مولانا مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی نانکوی اور مولانا مفتی عثمان قاسمی نے مشترکہ طور پر انجام دیے اس موقع پر جامعہ کے مہتمم حضرت الحاج فضل الرحمن رئیسی صاحبزادہ مولانا شمیم احمد نانکوی نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا۔ انہوں نے تمام معزز مہمانوں علماء و مشائخ اور شرکائے اجلاس کا پرتپاک خیر مقدم کرتے ہوئے تعلیمی بیداری کانفرنس کے انعقاد کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے تعلیم کی اہمیت و افادیت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی معاشرے کی اصلاح، ترقی اور خوش حالی کا انحصار تعلیم و تربیت پر ہے۔ انہوں نے اس موقع پر ادارے کے بانی اپنے جد امجد حضرت قطب عالم شیخ حافظ عبدالستار نانکوی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی علمی اور تعلیمی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے اخلاص جدوجہد اور جذبات کو ادارے کی ترقی کا سرمایہ قرار دیا اور تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کانفرنس کے مہمانِ خصوصی صدر جمعیت علماء مغربی اتر پردیش حضرت مولانا محمد عاقل صاحب باغم و شیخ الحدیث جامعہ بدر العلوم گڑھی دولت نے اپنے خطاب میں تعلیم کی اہمیت و ضرورت پر مفصل روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا کہ افادیت پر مفصل روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا کہ کسی بھی قوم کی ترقی عزت اور سربلندی کی بنیادی راز علم و تعلیم میں پوشیدہ ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی نئی نسل کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیں اور دینی و عصری دونوں میدانوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے تعلیمی بیداری کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس مقصد کے لیے انفرادی کوششوں کے بجائے اجتماعی جدوجہد کا زیر ہے! حضرت پیر جی حافظ حسین احمد بوڑیوی صاحب رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے وقت کی اہمیت و افادیت پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ وقت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عظیم نعمت اور انسانی زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے۔ جو افراد اور قومیں وقت کی قدر کرتی ہیں وہی کامیابی اور ترقی کی منزلیں حاصل کرتی ہیں۔ انہوں نے حاضرین کو نصیحت کی کہ زندگی کے قیمتی لمحات کو غیر ضروری مشاغل میں ضائع کرنے کے بجائے علم، عبادت، اصلاحِ معاشرہ اور خدمتِ خلق میں صرف کیا جائے جامعہ کاشف العلوم چھپلپٹ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد آصف صاحب ندوی نے تعلیمِ قرآن و حدیث کی اہمیت و افادیت پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی تعلیم ہی انسان کو زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ سکھاتی ہے۔ دینی تعلیم انسان کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے ساتھ اس کے اخلاق و کردار کو بھی سنوارتی ہے۔ انہوں نے والدین کو متوجہ کیا کہ وہ اپنی اولاد کو قرآن و سنت کی تعلیم سے آراستہ کرنے کو اپنی بنیادی ذمہ داری سمجھیں۔

فارچون کی ’گھر کا کھانا، گھر کی چھٹ‘ مہم، روایتی ذائقوں اور خاندانی رشتوں کو دے گی نئی پہچان

گورکھپور: ایڈیبلویل ایگری بزنس لمیٹڈ کے معروف خوردنی تیل برانڈ فارچون نے ایک نئی فارچون سوایتن آئل نے چھٹ پوجا کے موقع پر اپنا نیا تشہیری مہم ’گھر کا کھانا، گھر کی چھٹ‘ شروع کیا ہے۔ یہ مہم کھانے پینے خاندانی روایات اور اپنے گھر فراہنوں کی طرف لوٹنے کی خوشی کے درمیان جذباتی رشتے کو اجاگر کرتی ہے۔ بہار، اتر پردیش اور جھارکھنڈ کی ثقافتی روایات سے جڑی یہ مہم انہوں کے ساتھ چھٹ منانے کی یادوں اور نسل در نسل چلی آ رہی روایات کو دوبارہ جینے کے احساس کو نمایاں کرتی ہے۔ بہار، اتر پردیش اور جھارکھنڈ کے خاندانوں کے لیے چھٹ پوجا خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ یہ تہوار شکر، روایات، عقیدت اور تشکر کی تیاریوں کے ذریعے کئی نسلوں کو ایک ساتھ جوڑتا ہے۔ شمگھاؤں جیسے روایتی پکوان تیار کرنے سے لے کر ارنیوں کے ساتھ گھاٹوں پر رسم ادا کرنے تک، چھٹ کا ہر پہلو نئی نسل کو گہرائی سے جوڑتا ہے۔ اسی جذبات کو مکرر کرتے ہوئے فارچون سوایتن آئل کی پیمپاین روایتی دائقوں اور رسم و رواج کا جشن مناتی ہے، جو چھٹ پوجا کو ہر خاندان کے لیے ایک خاص اور یادگار موقع بناتے ہیں۔

اس مہم کی خاص کشش ”گھر کا کھانا، گھر کی چھٹ“ کے عنوان سے تیار کیا گیا ایڈیٹوریل کنٹرشن ہے۔ یہ ویڈیو پچیس میں چھوٹے نانی یا دادی اور گھر والوں کی جذباتی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ ملک ترازو کے باوجود اپنی رسم و رواج، گھر میں تیار ہونے والے تہوار کے خصوصی پکوان اور خاندان کے ساتھ گزارے گئے لمحات کس طرح نسلوں کو آپس میں جوڑے رکھتے ہیں۔ اس مہم کی بہار، اتر پردیش اور جھارکھنڈ میں ٹریفک قوانین کی پابندی کو اپنی روزمرہ کی زندگی کا حصہ بنائیں: پردیپ چودھری



بلند شہر 16 نومبر (پریس ریلیز) آج میسرز کوسمک تحفظ کھپولا 2026 کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ اس سلسلے میں محکمہ خزانہ بلند شہر اور روڈ ویز محکمہ بلند شہر کے مشترکہ تعاون سے ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں صدر اسمبلی حلقہ بلند شہر کے رکن اسمبلی پردیپ چودھری بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ انہوں نے سڑک تحفظ کے تعلق سے اہم معلومات فراہم کراتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ ٹریفک قوانین کی پابندی کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں۔ انہوں نے خصوصی طور پر دو پہیہ گاڑی چلاتے وقت ہیلمٹ پہننے اور چار پہیہ گاڑی میں سفر کے دوران سیٹ بیلٹ لگانے کی تلقین کی۔ پروگرام میں سڑک تحفظ سے متعلق تمام متعلقہ محکموں اور اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر موجود تمام افراد کو سڑک تحفظ کے اصولوں پر عمل کرنے اور ٹریفک قوانین کی پابندی کرنے کا حلف بھی دلایا گیا۔ تقریب کے اختتام پر سڑک تحفظ کے متعلق سے عوام میں بیداری پیدا کرنے کے لیے تشہیری گاڑی اور بائیک ریلی کو مہمان خصوصی نے ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔

شارجہ انٹرنیشنل بک فیئر میں امروہہ کی معروف شاعرہ مسکان ریاض کی شرکت

اردو زبان، ادب و تہذیب کے فروغ پر زور۔ کتب اور اخبارات کے مطالعے سے ملیگا اردو زبان کو فروغ: مسکان ریاض



امروہہ/شارجہ: ہندوستان کی معروف و مقبول شاعرہ مسکان سید ریاض نے عالمی شہرت یافتہ شارجہ انٹرنیشنل بک فیئر میں خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے عالمی کتاب میلے میں کئے مختلف اردو اشاعتی اداروں کے اسٹالز کا دورہ کیا اور بالخصوص اردو تاریخ، تنقید اور تحقیق و شاعری کی اہم و نادر کتب کا گہرائی سے جائزہ لیا۔ میلے کے دوران ہندوستان کے معروف اشاعتی ادارے ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس کے اسٹال پر ادارے کے روح رواں مصطفیٰ کمال پاشا نے مسکان سید ریاض کا پرتپاک استقبال کیا اور انہیں عصر حاضر کے مقبول ترین شاعر جون ایلیا کا مجموعہ کلام ”گمان“ جون ایلیا، بطور تحفہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ عالمی کتاب میلے میں اپنے آبائی شہر امروہہ اور بانی تصانیف کو نمایاں مقام پر دیکھ کر مسکان ریاض نے بے حد مسرت اور فخر کا اظہار کیا۔ اس موقع پر کتابوں کی افادیت اور اردو زبان کے مستقبل پر گفتگو کرتے ہوئے مسکان ریاض نے کہا کہ ”آج ہمیں انسانی تہذیب وارثوں کی اشد ضرورت ہے اور مطالعہ کا شوق نہ صرف ہمیں بلکہ ہماری آنے والی نسلوں کی بھی ذمہ داری ہے۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں بھی کتابوں کی اہمیت و افادیت مسلم ہے کیونکہ کتابیں ہی حقیقی گہرائی اور گہری پائیدگی کتابوں سے رشتہ جوڑے بغیر ممکن نہیں۔ جہاں تک اردو زبان کا تعلق ہے دیگر زبانوں میں مستثنا نہیں بلکہ ایک مکمل تہذیب، ثقافتی اور محبت کا استعارہ ہے۔ اردو کی چاشنی، اس کا لوچ اور اظہار کا سلیقہ اسے دنیا کی دیگر زبانوں میں ممتاز بناتا ہے۔“ انہوں نے عالمی ممالک بالخصوص متحدہ عرب امارات میں اردو کی مقبولیت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مزید کہا کہ یہ ہوائے اسی میں اردو زبان و ادب جس تیزی سے فروغ پا رہا ہے اور یہاں کے عالمی کتاب میلوں میں اردو کتابوں کی جو پذیرائی ہو رہی ہے وہ ہم سب کے لیے باعث اطمینان ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اردو زبان کی ترویج و اشاعت ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے، جس کے لیے ہمیں اپنی نئی نسل کو کتابوں اور اردو ادب سے جوڑنا ہوگا۔ انہوں نے اس بات پر بھی خوشی ظاہر کی کہ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس نے امروہہ میں اپنا ایک سینٹر کھول لیا ہے۔

تھپتھپی میں مجالسِ عزائے فاطمیہ کا انعقاد، 45 افراد نے خون کا عطیہ دیا

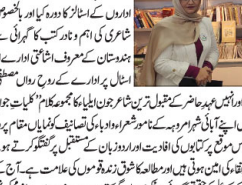
انجمن سعیدیہ کے زیر اہتمام چار روزہ مجالس میں علماء کے خطابات اور نوحہ خوانی



دیوبند، 16/ نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے نزدیکی گاؤں تھپتھپی میں مرسل اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی لاڈلی بیٹی جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے موقع پر انجمن سعیدیہ کے زیر اہتمام 11 نومبر سے 14 نومبر تک مجالس عزائے فاطمیہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں سوز وسلام اور نوحہ خوانی کے فرائض مولانا محمد سعید حسین سعید اور اوصاف حسین نے انجام دیے جبکہ مجالس عزا میں ترتیب سے مولانا موئس رضا فیض آبادی، مولانا غلام علی منظور، مولانا آنس خان سلطان پوری اور مولانا جعفر عباس لکھنؤی نے خطاب کیا۔ مجالس میں مقررین نے بی بی فاطمہ کی زندگی اور ان کی عظمت و جلالت پر روشنی ڈالی اور حاضرین سے نیک بننے، خود کو تعلیمات فاطمی سے آراستہ کرنے، اہل رسول کا وفادار بننے اور ملک عزیز میں بھائی چارہ قائم رکھنے کی اپیل کی۔ مولانا سید محمد سعید نے افتتاحی کلمات میں اس پروگرام کی تاریخ اور اہمیت پر روشنی ڈالی اور مجالس میں حصہ لینے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کے حق میں دعا کی نیز مرحومین کو یاد کرنے اور ملک میں امن وامان و بقائے باہم قائم رکھنے پر زور دیا۔ مجلس کے مرسل اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی لاڈلی بیٹی جناب فاطمہ زہرا کی مظلومانہ شہادت کے موقع پر، انجمن سعیدیہ کے زیر اہتمام 11 نومبر سے 14 نومبر تک مجالس عزائے فاطمیہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں سوز وسلام اور نوحہ خوانی کے فرائض مولانا محمد سعید حسین سعید اور اوصاف حسین نے انجام دیے جبکہ مجالس عزا میں ترتیب سے مولانا موئس رضا فیض آبادی، مولانا غلام علی منظور، مولانا آنس خان سلطان پوری اور مولانا جعفر عباس لکھنؤی نے خطاب کیا۔ مجالس میں مقررین نے بی بی فاطمہ کی زندگی اور ان کی عظمت و جلالت پر روشنی ڈالی اور حاضرین سے نیک بننے، خود کو تعلیمات فاطمی سے آراستہ کرنے، اہل رسول کا وفادار بننے اور ملک عزیز میں بھائی چارہ قائم رکھنے کی اپیل کی۔ مولانا سید محمد سعید نے افتتاحی کلمات میں اس پروگرام کی تاریخ اور اہمیت پر روشنی ڈالی اور مجالس میں حصہ لینے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کے حق میں دعا کی نیز مرحومین کو یاد کرنے اور ملک میں امن وامان و بقائے باہم قائم رکھنے پر زور دیا۔ مجلس کے اختتام پر ملک و ملت کی سلامتی کے لیے خون عطیہ کیمپ بھی لگایا گیا۔ جس میں ملی بلڈ بینک کے ماہر ڈاکٹروں کی سربراہی میں تقریباً صبح دس بجے سے عزاخانہ ابوطالب تھپتھپی میں شام چار بجے تک خون عطیہ کیمپ میں سیکڑوں لوگوں نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ کیمپ کے اختتام تک 45 مرد وخواتین نے بی بی کے نام پر خون کا عطیہ دیا۔ انجمن سعیدیہ کے میڈیا انچارج حسن سعید نے بتایا کہ یہ پروگرام گزشتہ پندرہ (16) برسوں سے انجمن کے زیر اہتمام منعقد ہوتا چلا آرہا ہے، جس میں کافی تعداد میں مومنین شرکت کرتے ہیں۔ اس سال بھی کثیر تعداد میں عزادارون نے شرکت کی اور پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت میں بی بی کا پرسہ پیش کیا۔

ملکی پور میں 34.34 لاکھ روپے کے ترقیاتی منصوبوں کا سنگ بنیاد

امیٹھی کرپارک اور شمشان گھاٹ کی تعمیر کا کام بھومی پوجن کے ساتھ شروع



ایودھیا/ملکی پور/ اسمبلی حلقہ گرام سبھا جگدیش پور (گدہ پور) میں ترقیاتی کاموں کو رفتار دیتے ہوئے امیٹھی کرپارک کی تعمیر کا آغاز بھومی پوجن کے ساتھ کیا گیا۔ ملکی پور کے رکن اسمبلی (ایم ایل اے) چندر بھانو پاسوان نے باضابطہ پوجا بیٹھ کر ترقیاتی کام کا سنگ بنیاد رکھا۔ امیٹھی کرپارک کی تعمیر 10 لاکھ روپے کی لاگت سے کرائی جائے گی۔ اس کے علاوہ گاؤں میں 24 لاکھ 34 ہزار روپے کی لاگت سے شمشان گھاٹ کی تعمیر بھی کرائی جائے گی۔ ان دونوں ترقیاتی منصوبوں پر مجموعی طور پر 34 لاکھ 34 ہزار روپے خرچ کیے جائیں گے۔ اس موقع پر ایم ایل اے چندر بھانو پاسوان نے کہا کہ ”امیٹھی کرپارک گاؤں کے لوگوں کے لیے ایک اہم عوامی مقام بنے گا، جہاں سماجی اور کھیلوں سرگرمیوں کو فروغ ملے گا، جبکہ شمشان گھاٹ کی تعمیر سے دیہاتیوں کو ایک ضروری سہولت میسر ہوگی۔ ایم ایل اے نے کہا کہ علاقے کی ترقی اور عوامی فلاح و بہبود ان کی اولین ترجیح ہے اور بنیادی سہولیات سے جڑے کام آئندہ بھی جاری رہیں گے۔

سینئر صحافی محمد جاوید صدیقی کی والدہ کا انتقال

نمازِ جنازہ و تدفین میں سیاسی، سماجی اور صحافتی شخصیات کی شرکت، اہلِ خانہ سے اظہارِ تعزیت

نانڈیڑ/امیٹھی/گنگر (نامہ نگار) نانڈیڑ بار ایسوسی ایشن کے سینئر وکیل اور معروف صحافی محمد جاوید صدیقی کی والدہ کا تقریباً 105 برس کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ وہ طویل عرصے سے علیل تھیں۔ ان کی وفات کی خبر سے اہلِ علاقہ، شہر کے تاجروں، صحافیوں اور معتقلین میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ مرحومہ کی تدفین 16 نومبر دوشنبہ کے روز بعد نمازِ ظہر شہر کے مبارک پور قبرستان میں عمل میں آئی۔ نمازِ جنازہ اور تدفین میں رکن پارلیمنٹ (لوک سبھا) ڈاکٹر سنیل رام موریا، رکنِ اسمبلی رام موریا، سابق ارکانِ قانون ساز کونسل بیرالال یادو اور شامل درما، بابا رک پرکھ سرجیت درما، ضلع پنچایت صدر سارا دھور اور سید فیضان احمد (چاند میاں) مگر پالکا نانڈیڑ کے سابق چیئرمین حاجی افتخار احمد انصاری، مصعب عظیم، ڈاکٹر گیان احمد اور ڈاکٹر سمیت بڑی تعداد میں سیاسی، سماجی و صحافتی شخصیات، معززینِ شہر، رشتہ داروں اور مقامی باشندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر شرکا نے محمد جاوید صدیقی اہلِ خانہ کو تعزیت پیش کی اور مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی۔ بتایا جاتا ہے کہ مرحومہ نہایت نیک سیرت، عبادت گزار اور نرم دل خاتون تھیں۔

حکومتی اسکیموں کا فائدہ آخری پائیدان پر کھڑے شخص تک پہنچانا ذمہ داری

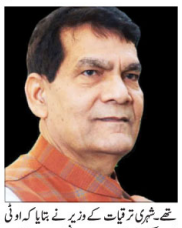
”یوگی کی پاتی“ کے 50 ہفتے مکمل، کافی ٹیبل بک کا اجرا اور نمائش کا افتتاح



لکھنؤ (یواین آئی) ۱۲ر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ نے پیر کو کہا کہ حکومت کی اسکیموں کا فائدہ سماج کے آخری پائیدان پر کھڑے شخص تک پہنچانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یوگی کی پاتی اسی حساسیت، سرکار اور دلی مکالمے کا ذریعہ ہے۔ یوگی نے یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر ۱ر پردیش کے 25 کروڑ عوام کے ساتھ رابطے کے انوکھے سفر کے شاندار 50 ہفتے مکمل ہونے کے موقع پر شائع ہونے والی یوگی کی پاتی کی رسمی رونمائی کا اجرا کیا۔ انہوں نے اس مکالماتی سفر پر مبنی نمائش گاہ اور پنچایتی راج وبھاگ کے پویلین کا بھی معائنہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایک طرف وہ نظام تھا، جس نے برسوں کے چلے معصوم بچوں کو تڑپتے ہوئے مرنے کے لیے چھوڑ دیا اور دوسری طرف آج کا نظام ہے، جس نے ان بچوں اور عام لوگوں کو جو زندگی اور کوالٹی آف لائف دی ہے۔ یہی حکومت کی حساسیت اور ذمہ داری کی حقیقی مثال ہے۔ حکومت نے کسی پر کوئی احسان یا مہربانی نہیں کی ہے، بلکہ نہ فرائض کی ادائیگی کی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اپنی سرکاری مصروفیت کے درمیان اکثر ان کے ذہن میں خیال آتا تھا کہ عوامی زندگی کے ایسے ان چھوئے پہلوؤں کو عام شہریوں کے ساتھ کیسے شیئر کیا جائے، جن کی معلومات سماج کے بڑے حصے تک نہیں پہنچ پاتیں۔ عوامی زندگی کے 28-29 سال کے تجربے میں انہوں نے محسوس کیا کہ کئی ایسے سماج، طبقے اور موضوعات ہیں، جن کے بارے میں عام لوگوں کو خاطر خواہ معلومات نہیں ہے۔ یوگی کی پاتی کے ذریعے انہی پہلوؤں کو سامنے لانے اور سماج کے ہر طبقے کو مکالمے سے جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے وِنائکا لیجنڈی کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ تقریباً 120 سال پہلے برطانوی حکومت نے ریلوے لائن بچھانے کے لیے پرتاپ پیتانے پور جنگلات کی کٹائی کی تھی۔ اس کے بعد جنگلات کو دوبارہ تیار کرنے کے لیے کچھ لوگوں کو ان علاقوں میں بسایا گیا۔ انہیں شرط دی گئی کہ وہ درخت لگائیں گے اور جنگلات کی حفاظت کریں گے اور بدلے میں انہیں کچھ زمین ملے گی، جس سے وہ اپنا گزر بسر کر سکیں۔ لیکن جیسے جیسے جنگلات پروان چڑھے، ویسے ویسے ان خاندانوں کی اراضی اور نظر اندازی بڑھتی گئی۔ سنہ 1947 میں آزادی ملی گیا، لیکن ان خاندانوں کو حقیقی آزادی اور شہری حقوق نہیں مل سکے۔ ان کے پاس بجلی، سڑک، پانی اور راشن کارڈ تک نہیں تھے۔ وہ اپنے گرام پردھان کا انتخاب بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کئی نسلیں جنگلات میں محرومی اور تفلت کے درمیان زندگی گزارتی رہیں۔ یوگی نے سال 2005-06 کے ایک واقعے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مہاراج گنج میں ایک بار انہوں نے پھٹے پرانے کپڑوں اور ننگے پاؤں پیدل جانے والے وِنٹا نگما خاندان کا ایک لمبا جلوس دیکھا، جس کے قحبہ گاڑی رکوا کر ان سے پوچھا کہ وہ کون ہیں اور کہاں جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ نیپالی ہیں اور ضلع ہیڈ کوارٹر پر مظاہرہ کرنے جا رہے ہیں۔ بات چیت میں پتہ چلا کہ ان کے درمیان بہار سے کچھ لوگ بھی آ گئے تھے اور انہیں اپنے احتجاج کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ فوراً مہاراج گنج کے کارکنوں کو فون کر کے ان کے رات کے قیام اور کھانے کا انتظام کرایا۔ دل چالیں کلومیٹر کے بعد اگلے دن ضلع مجسٹریٹ کو سونپنے کے لیے ان کا میمورنڈم بھی تیار کرایا۔ بعد میں انہیں پورا کیس یاد نہیں رہا۔ ان کے مسائل سنے اور یقین دلایا کہ اب ان کی لڑائی لڑی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ وِنٹا نگما خاندانوں کی بستیاں مہاراج گنج میں 18، گورکھپور میں پانچ اور اس کے علاوہ سدھارتھ نگر، بلرام پور، گونڈہ، کھیری اور پیلی بھیت سمیت کئی ضلعوں میں تھیں۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ اس مسئلے کے حل کے لیے انہوں نے ضلع مجسٹریٹ، ایس پی، ڈی ایف او اور ڈی ایم کی ایک ٹیم تشکیل دی تھی۔ اس ٹیم نے ان کی شناخت کی، ان کے نام ووٹر لسٹ میں درج کرائے، ان کے لیے راشن کارڈ بنوائے اور ان کے بچوں کے لیے اسکول میں داخلے کرائے۔ یوگی نے کہا کہ ان کی زندگی میں یہ ایک بڑا لمحہ تھا، جب انہیں محسوس ہوا کہ ان کی بات سنی جا رہی ہے اور ان کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایک اور واقعہ بلرام پور کا ہے، جہاں ایک بزرگ خاتون اپنی پوتی کے ساتھ ان سے ملنے آئی تھیں۔ بچی کی ماں کا انتقال ہو چکا تھا اور باپ نے دوسری شادی کر لی تھی۔ بچی کی دیکھ بھال کی ذمہ داری دادی پر تھی، جو بیوہ تھیں اور ان کے پاس کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا۔ بچی کی پرورش کے لیے انہیں ہر ماہ 1000 روپے کی ضرورت تھی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس طرح کے معاملات میں ہمدردی کے ساتھ ساتھ ایک مضبوط نظام کی ضرورت ہوتی ہے، جو ایسے لوگوں کی مدد کر سکے۔ اسی سوچ کے تحت ’مکھیہ منتری ماتر وندنا یوجنا‘ شروع کی گئی ہے، جس کے تحت ایسی خواتین کو ہر ماہ 1000 روپے کی مدد دی جاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کی پاتی کا مقصد صرف کامیابیوں کا ذکر نہیں ہے، بلکہ ان کمیوں کو بھی سامنے لانا ہے، جن کی وجہ سے کچھ لوگ اب تک ترقی کے ثمرات سے محروم رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی پاتی کا مقصد ان لوگوں کی آواز بننا ہے، جن کی آواز اب تک نہیں پہنچ پائی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کی پاتی کا ایک اور مقصد ان لوگوں کی کوششوں کو سامنے لانا ہے، جو بغیر کسی شور شرابے کے اپنے اپنے علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی محنت کو پہچان دینا اور دوسروں کو ان سے سیکھنے کا موقع فراہم کرنا بھی اس کا ایک اہم پہلو ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کی پاتی کا ایک اور مقصد ان لوگوں کی آواز بننا ہے، جن کی آواز اب تک نہیں پہنچ پائی ہے۔ یہی حکومت کی حساسیت اور ذمہ داری کی حقیقی مثال ہے۔ حکومت نے کسی پر کوئی احسان یا مہربانی نہیں کی ہے، بلکہ نہ فرائض کی ادائیگی کی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اپنی سرکاری مصروفیت کے درمیان اکثر ان کے ذہن میں خیال آتا تھا کہ عوامی زندگی کے ایسے ان چھوئے پہلوؤں کو عام شہریوں کے ساتھ کیسے شیئر کیا جائے، جن کی معلومات سماج کے بڑے حصے تک نہیں پہنچ پاتیں۔ عوامی زندگی کے 28-29 سال کے تجربے میں انہوں نے محسوس کیا کہ کئی ایسے سماج، طبقے اور موضوعات ہیں، جن کے بارے میں عام لوگوں کو خاطر خواہ معلومات نہیں ہے۔ یوگی کی پاتی کے ذریعے انہی پہلوؤں کو سامنے لانے اور سماج کے ہر طبقے کو مکالمے سے جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے وِنائکا لیجنڈی کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ تقریباً 120 سال پہلے برطانوی حکومت نے ریلوے لائن بچھانے کے لیے پرتاپ پیتانے پور جنگلات کی کٹائی کی تھی۔ اس کے بعد جنگلات کو دوبارہ تیار کرنے کے لیے کچھ لوگوں کو ان علاقوں میں بسایا گیا۔ انہیں شرط دی گئی کہ وہ درخت لگائیں گے اور جنگلات کی حفاظت کریں گے اور بدلے میں انہیں کچھ زمین ملے گی، جس سے وہ اپنا گزر بسر کر سکیں۔ لیکن جیسے جیسے جنگلات پروان چڑھے، ویسے ویسے ان خاندانوں کی اراضی اور نظر اندازی بڑھتی گئی۔ سنہ 1947 میں آزادی ملی گیا، لیکن ان خاندانوں کو حقیقی آزادی اور شہری حقوق نہیں مل سکے۔ ان کے پاس بجلی، سڑک، پانی اور راشن کارڈ تک نہیں تھے۔ وہ اپنے گرام پردھان کا انتخاب بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کئی نسلیں جنگلات میں محرومی اور تفلت کے درمیان زندگی گزارتی رہیں۔ یوگی نے سال 2005-06 کے ایک واقعے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مہاراج گنج میں ایک بار انہوں نے پھٹے پرانے کپڑوں اور ننگے پاؤں پیدل جانے والے وِنٹا نگما خاندانوں کا ایک لمبا جلوس دیکھا، جس کے قحبہ گاڑی رکوا کر ان سے پوچھا کہ وہ کون ہیں اور کہاں جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ نیپالی ہیں اور ضلع ہیڈ کوارٹر پر مظاہرہ کرنے جا رہے ہیں۔ بات چیت میں پتہ چلا کہ ان کے درمیان بہار سے کچھ لوگ بھی آ گئے تھے اور انہیں اپنے احتجاج کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ فوراً مہاراج گنج کے کارکنوں کو فون کر کے ان کے رات کے قیام اور کھانے کا انتظام کرایا۔ دل چالیں کلومیٹر کے بعد اگلے دن ضلع مجسٹریٹ کو سونپنے کے لیے ان کا میمورنڈم بھی تیار کرایا۔ بعد میں انہیں پورا کیس یاد نہیں رہا۔ ان کے مسائل سنے اور یقین دلایا کہ اب ان کی لڑائی لڑی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ وِنٹا نگما خاندانوں کی بستیاں مہاراج گنج میں 18، گورکھپور میں پانچ اور اس کے علاوہ سدھارتھ نگر، بلرام پور، گونڈہ، کھیری اور پیلی بھیت سمیت کئی ضلعوں میں تھیں۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ اس مسئلے کے حل کے لیے انہوں نے ضلع مجسٹریٹ، ایس پی، ڈی ایف او اور ڈی ایم کی ایک ٹیم تشکیل دی تھی۔ اس ٹیم نے ان کی شناخت کی، ان کے نام ووٹر لسٹ میں درج کرائے، ان کے لیے راشن کارڈ بنوائے اور ان کے بچوں کے لیے اسکول میں داخلے کرائے۔ یوگی نے کہا کہ ان کی زندگی میں یہ ایک بڑا لمحہ تھا، جب انہیں محسوس ہوا کہ ان کی بات سنی جا رہی ہے اور ان کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایک اور واقعہ بلرام پور کا ہے، جہاں ایک بزرگ خاتون اپنی پوتی کے ساتھ ان سے ملنے آئی تھیں۔ بچی کی ماں کا انتقال ہو چکا تھا اور باپ نے دوسری شادی کر لی تھی۔ بچی کی دیکھ بھال کی ذمہ داری دادی پر تھی، جو بیوہ تھیں اور ان کے پاس کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا۔ بچی کی پرورش کے لیے انہیں ہر ماہ 1000 روپے کی ضرورت تھی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس طرح کے معاملات میں ہمدردی کے ساتھ ساتھ ایک مضبوط نظام کی ضرورت ہوتی ہے، جو ایسے لوگوں کی مدد کر سکے۔ اسی سوچ کے تحت ’مکھیہ منتری ماتر وندنا یوجنا‘ شروع کی گئی ہے، جس کے تحت ایسی خواتین کو ہر ماہ 1000 روپے کی مدد دی جاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کی پاتی کا مقصد صرف کامیابیوں کا ذکر نہیں ہے، بلکہ ان کمیوں کو بھی سامنے لانا ہے، جن کی وجہ سے کچھ لوگ اب تک ترقی کے ثمرات سے محروم رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی پاتی کا ایک اور مقصد ان لوگوں کی آواز بننا ہے، جن کی آواز اب تک نہیں پہنچ پائی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کی پاتی کا ایک اور مقصد ان لوگوں کی کوششوں کو سامنے لانا ہے، جو بغیر کسی شور شرابے کے اپنے اپنے علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی محنت کو پہچان دینا اور دوسروں کو ان سے سیکھنے کا موقع فراہم کرنا بھی اس کا ایک اہم پہلو ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کی پاتی کا ایک اور مقصد ان لوگوں کی آواز بننا ہے، جن کی آواز اب تک نہیں پہنچ پائی ہے۔

اوٹی ایس اسکیم کی آخری تاریخ میں ایک ماہ کی توسیع، 14 دسمبر تک درخواستیں

ہاؤس، واٹر اور سیوریج ٹیکس کے نادہندگان کو سود و سرچارج میں چھوٹ کا موقع



لکھنؤ، 16 نومبر۔ اتر پردیش کے شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے ون ٹائم سیٹلمنٹ اسکیم (OTS) کی آخری تاریخ میں ایک ماہ کی توسیع کے بارے میں معلومات دے کر ریاست کے شہری علاقوں میں رہنے والے عمارت کے مالکان اور ٹیکس دہندگان کو ایک بڑی راحت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ کی قیادت میں ریاستی حکومت شہریوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے اور ان کے مسائل کے آسان اور موثر حل کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں ہاؤس ٹیکس، واٹر ٹیکس اور سیوریج ٹیکس کے نادہندگان کو ریلیف فراہم کرتے ہوئے اوٹی ایس اسکیم میں درخواست دینے کی آخری تاریخ 14 دسمبر 2026 تک بڑھا دی گئی ہے اور مقررہ رقم جمع کرانے کی آخری تاریخ 15 جنوری 2027 تک بڑھا دی گئی ہے۔ وزیر شرما نے کہا کہ ریاستی حکومت کا مقصد نہ صرف ریونیو اکٹھا کرنا ہے بلکہ شہریوں کو معاشی ریلیف فراہم کرنا اور انہیں بقایا ٹیکسوں کے بوجھ سے آزاد کرانا ہے۔ آخری تاریخ میں توسیع کا فیصلہ اسکیم میں بڑھتی ہوئی دلچسپی اور اس کے فوائد کو زیادہ سے زیادہ مکانوں مالکان تک پہنچانے کے لیے کیا گیا۔ یہ ان ٹیکس دہندگان کو ایک اور موقع بھی فراہم کرے گا جو مختلف وجوہات کی بنا پر پہلے سے مقررہ مدت کے اندر درخواست دینے سے قاصر تھے۔ وزیر شرما نے بتایا کہ اوٹی ایس اسکیم کے تحت نہ صرف میونسپل کارپوریشنوں کے ہاؤس ٹیکس کے معاملے میں بلکہ جلجلی محکمہ کے بقایا واٹر ٹیکس، سیوریج ٹیکس وغیرہ کے معاملات میں بھی راحت فراہم کی گئی ہے۔ اسکیم کے تحت، مقررہ رقم جمع کرکے 01 اپریل 2026 تک کے زیر التواء واجبات کے تصفیہ پر قواعد کے مطابق سود اور سرچارج کی چھوٹ فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ اسکیم عمارتوں کے مالکان کو مالی ریلیف فراہم کرنے کے علاوہ شہری اداروں کے ریونیو سسٹم کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ مسٹر شرما نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی ترغیب اور وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ کی رہنمائی میں ریاستی حکومت شہری خدمات کو مزید آسان، شفاف اور شہریوں کے موافق بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے، OTS اسکیم آن لائن اور آف لائن دونوں طرح سے درخواست دینے کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ شہری متعلقہ پورٹل پر اپنی میونسپل کارپوریشن، واٹر اینڈ سینی ٹیشن ڈویژن یا نوٹیفائیڈ ایریا بورڈ کے دفتر جا کر یا آن لائن پورٹل پر اپنی شناخت (یونیک آئی ڈی) کے ساتھ لاگ ان کرکے، اپنے موبائل نمبر اور OTP کے ساتھ الاگ ان کرکے، اور اپنی جائیداد کی تفصیلات بھر کر درخواست دے سکتے ہیں۔ اس سے انہیں دفتر کی غیر ضروری پریشانیوں سے نجات ملے گی۔ شہری ترقیات کے وزیر جناب اے کے شرما نے تمام میونسپل کارپوریشنوں کے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اسکیم کی توسیع شدہ آخری تاریخ کی وسیع پیمانے پر تشہیر کو یقینی بنائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اہل عمارت کے مالکان اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ درخواست اور زیر التوا تصفیے کے عمل کو سادہ اور شفاف رکھا جائے، اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ شہریوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے عہدیداروں کو بھی ہدایت دی کہ وہ موصول ہونے والی درخواستوں کو بروقت نمٹانے کو یقینی بنائیں۔ وزیر شرما نے ریاست میں تمام متعلقہ عمارت کے مالکان اور نادہندگان سے اپیل کی کہ وہ توسیع شدہ آخری تاریخ کا فائدہ اٹھائیں اور اپنے زیر التواء ٹیکسوں کا تصفیہ کریں۔ انہوں نے کہا، ریاستی حکومت کا مقصد شہریوں کو آسان اور شفاف ٹیکس نظام میں شفافیت لانا اور شہری اداروں کی مالی طور پر مضبوط کرنا ہے۔ ’سکمت عوامی سہولیات کو وسعت دینے اور شہری ترقی کو نئی تحریک دینے کے لیے پوری عزم کے ساتھ کام کر رہی ہے۔

”اے بی وی پی سے وابستگی نکلی تو چھوڑ دوں گا سیاست“

سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی تصویر پر چندر شیکھر آزاد نے دیا بیان



لکھنؤ 16 نومبر (یو این آئی) آزاد سماج پارٹی کے قومی صدر اور نگینہ کے رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد کی ایک تصویر سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے، جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ اپنی پڑھائی کے دوران اے بی وی پی (اے بی وی پی) سے وابستہ تھے، اور اسی وجہ سے بی جے پی انہیں مسلم اور دلت ووٹ کاٹنے کے لیے پروموٹ کر رہی ہے۔ اس پر اب چندر شیکھر آزاد نے رد عمل دیا ہے۔ نگینہ کے ایم پی چندر شیکھر آزاد نے ایک نیوز ایجنسی کو انٹرویو دیا، جس میں انہوں نے وائرل تصویر پر ردِ عمل دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد سے وابستہ تھے تو وہ سیاست چھوڑ دیں گے۔ تاہم، انہوں نے کہا کہ وہ اپنی طالب علمی کے دوران ایک پارٹی کا حصہ تھے، لیکن یہ نہیں بتایا کہ یہ کون سی جماعت ہے۔ نگینہ کے ایم پی چندر شیکھر آزاد نے کہا کہ وہ ڈی ایس ڈی (پی جی) کالج، دہرہ دون میں تعلیم حاصل کرنے گئے، اور یہ نہیں دیکھے گئے کہ دوسری پارٹیاں کیا کر رہی ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ برسلیٹ کے لیے سرٹیفکیٹ کی کیا ضرورت ہے اور ایک پڑھے لکھے گواری کی کیا ضرورت ہے؟ میں وہاں پڑھنے گیا تھا۔ میرے والد چاہتے تھے کہ میں جج بنوں۔ جب انکنرے چندر شیکھر آزاد سے پوچھا گیا کہ آپ نے وہاں کیوں جوائن کیا؟ اس کی ڈی ایف وابستہ طلبہ تنظیم اے بی وی پی کے عہدیدار تھے۔ اس نے اب سوشل میڈیا پر ایک بہت پیچیدہ بات کہی ہے۔

اعظم خان کی گرفتاری پر الہ آباد ہائی کورٹ نے ای ڈی سے جواب طلب کیا

پریاگ راج، 16 نومبر (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کی گرفتاری کے سلسلے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) سے جواب طلب کیا ہے۔ جسٹس راجیو گپتا اور جسٹس سنگھ کی بنچ نے ای ڈی سے پوچھا کہ آیا اعظم خان کو بھی کسی اطلاع کے بغیر کیوں گرفتار کیا گیا؟ ای ڈی کے وکیل نے کہا کہ اعظم خان کو ان کے حقوق کے مطابق ہر سطح پر نوٹس دیا گیا، لیکن انہوں نے تعاون نہیں کیا۔ ای ڈی نے ایک ویڈیو بھی فراہم کیا تھا۔ کیس کی سماعت جاری رہے گی، آئندہ سماعت کل ہوگی۔ اعظم خان کی نمائندگی کرتے ہوئے سینئر وکیل کپل سبل نے گرفتاری کے قانونی جواز پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ای ڈی نے گرفتاری سے پہلے ملاقات نہیں کی اور نہ ہی گرفتار کیا تھا۔ انہوں نے ای ڈی کی کارروائی کو انتقامی قرار دیا۔ سپریم کورٹ نے بھی کورٹ کو گرفتاری کا جواز پیش کرنے کی ہدایت کی تھی۔ واضح رہے کہ آج خارجی آبادی ایک عدالت نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سینئر لیڈر اعظم خان کو معاندانہ حراست میں بھیج دیا۔ قبل ازیں معمولی مالی دھوکہ دہی کے ایک معاملے میں 17 نومبر کو اتر پردیش میں ووٹوں کی تنظیم کو لے کر ایس پی اور کانگریس کے درمیان میٹنگ ہونے والی ہے۔ اس میٹنگ سے پہلے اکھلیش یادو نے ایک پروگرام کے دوران کہا تھا کہ کانگریس نے اتر پردیش میں 181 سیٹوں کا مطالبہ کیا تھا۔ اس انکشاف نے ریاست کے سیاسی حلقوں میں اتحاد میں سیٹوں کی تقسیم کے حوالے سے بحث چھیڑ دی ہے۔ اب دونوں جماعتوں کے درمیان منگل کو ہونے والی ملاقات میں نشستوں کی تقسیم پر تفصیلی بات چیت متوقع ہے۔ اس ملاقات میں اس بات پر تبادلہ خیال کیا جائے گا کہ دونوں جماعتیں کن نشستوں پر متفق ہو سکتی ہیں۔ اکھلیش کا تازہ بیان اشارہ کرتا ہے کہ جیت کا امکان سیٹوں کی تقسیم کا بنیادی عنصر ہوگا۔ اس میٹنگ کے دوران اکھلیش یادو نے متعدد اہم امور پر بھی اپنی پوزیشن واضح کی۔ انہوں نے کہا، ’میں ان تمام لوگوں سے درخواست کرتا ہوں جو تنظیم سازی، نوجوانوں کے مسائل سے جڑے ہیں اور ہمارے ساتھ آنا چاہتے ہیں، وہ ہمارے ساتھ سیٹ شیئرنگ کمیٹی میں شامل ہوں۔ ان کا نام ووٹر لسٹ میں مقدس ڈبی لگائیں تاکہ ان کا پروگرام آسانی سے چل سکے۔ اگر وہ بیرونی محسوس کریں تو وہ کسی ایجنسی ڈاکٹر کو بلائیں۔‘ اکھلیش کے اس بیان کو متعدد سیاسی مبصرین پی ڈی اے کے پروگرام کی گونج کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، یہ بھی کی نظریں 2027 کے یوپی انتخابات سے قبل سماج وادی پارٹی اور کانگریس کے درمیان سیٹوں کی تقسیم کی بات چیت کیسے آگے بڑھتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دونوں جماعتیں کتنی سیٹوں پر سمجھوتہ کر پاتی ہیں۔

یوپی انتخابات: سیٹوں کی تقسیم جیتنے والے امیدواروں کی بنیاد پر ہوگی: اکھلیش

ایس پی اور کانگریس کے درمیان کل میٹنگ، 181 نشستوں کے مطالبے پر بھی ہوگی بات چیت



لکھنؤ، 16 نومبر (پی این ایس) 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے قبل سماج وادی پارٹی اور کانگریس کے درمیان سیٹوں کی تقسیم کو لے کر سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ ان قیاس آرائیوں کے درمیان کہ کانگریس 181 سیٹوں کا مطالبہ کر رہی ہے، ایس پی صدر اکھلیش یادو نے سیٹ بانٹنے کے اپنے فارمولے کو واضح کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں جماعتیں گہرائی سے بات کریں گی اور اس بات کا یقین کریں گی کہ کون کونسی سیٹ جیت سکتا ہے۔ اکھلیش کے مطابق، جو بھی جیتے گا اسے سیٹ ملے گی، یعنی اتحاد کے اندر سیٹوں کی تقسیم جیتنے والے امیدوار کی صلاحیتوں پر مبنی ہوگی۔ سماجوادی پارٹی کا کہنا ہے کہ یہ انہی ایسے وقت میں آیا ہے جب منگل 17 نومبر کو اتر پردیش میں سیٹوں کی تقسیم کو لے کر ایس پی اور کانگریس کے درمیان میٹنگ ہونے والی ہے۔ اس میٹنگ سے پہلے اکھلیش یادو نے واضح کیا کہ دونوں پارٹیاں مل کر انگیز لڑیں گی اور سیٹوں کی تقسیم کے بارے میں بھی اتحاد کے ساتھی طے کیا جائے گی۔ اس پی صدر اکھلیش یادو نے اشارہ دیا کہ سیٹوں کی تقسیم جیتنے والے امیدواروں کی بنیاد پر ہوگی